وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

ہزار ہزار شکر خالقِ دوجہان مالک زمین و آسمان کہ یہ دیوان بلاغت نشان مصنفہ
مداح رسول عربی جناب مغفرت مآب جان محمد صاحب سنی مرحوم اورنگ آبادی الموسومہ

بستان سنی

یعنے کامل

دیوان سنی

جسکو جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلال پوری سلمہ القوی نے مرتب فرمایا
اور امیدوار فضل رحیم قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب تاجر کتب نے اپنے

مطبع کریمی بمبئی میں چھپوا کر شایع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد ونعت امیدوار رحمتِ خالق کونین حاجی سید تجمل حسین تجمل جلالپوری مقیم بمبئی عرض پرداز ہو کہ ایک زمانہ سی کلام سُنی طبع ہو ہو کر شائع ہوتا چلا آتا ہے اور برابر مداحان رسول آخر الزمان مین خلعت مقبولیت پاتا ہے اندنون حسن اتفاق سے میری دوست منشی جان محمد صاحب شاطر رئیس بمبئی کا سکندرآباد جانا ہوا تو اکثر بزم میلاد شریف مین شریک ہوئے اور حضرت سُنی مرحوم کی غیر مطبوعہ قصائد پڑہتے ہوئے سُنا اونکو یہ خیال ہوا کہ یہ قصائد بھی چھپ جائیں تو اور شہرون اور قصبون کے مولودیے بھی اس سے فیض اوٹھائین غرضکہ وہ اکثر مولودخوانون سے ملے اور اُن قصیدونکو کسی نے دیا اور کسی نے وعدہ کیا حاصل مرام بڑی سعی اور کوشش سے ہمارے دوست شاطر نے اون قصیدونکو جمع کرکے راقم کو پاس بہیجدیا کہ انھین بھی چھپوا دیا جائے مین نے جدید کلام جناب قاضی عبدالکریم صاحب ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع کریمی بمبئی کے حضور پیش کیا آپ بہت محظوظ ہوئے تو احقر نے تمام کلام قدیم وجدید جمع کرکے اسکا نام بستان سنی یعنی کامل دیوان سنی رکھا خداوند عالم اس دیوان خوش عنوان کو مقبول کرے۔ آمین ثم آمین۔

اطلاع

تاجران ذی شان سے مخفی نرہے کہ اس دیوان کا حق باضابطہ رجسٹری کراکے جناب قاضی عبدالکریم صاحب ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع کریمی بمبئی نے اپنے قبضہ مین رکھا ہو لہذا کوئی صاحب بلغیر اجازت انکی قصد طبع نفرماوین بعوض نفع قلیل نقصان کثیر کی زحمت نہ اوٹھائین۔ راقم تجمل جلالپوری

اگر کچھہ وصف خلاق دو عالم کا رقم ہوتا
تو سینہ چاک پھر کسواسطے اپنا قلم ہوتا

جو تسکین دِہ نہ فضل کبریائی دمبدم ہوتا
گنہگارون کو کیا کیا رنج ہوتا اور غم ہوتا

اگر دعوائے حمدِ کبریا کرتے زبان سے ہم
قلم کی طرح سے اپنا بھی فوراً سر قلم ہوتا

بدلتا شانِ قہاری نہ وہ گر شانِ رحمت سے
قیامت ٹوٹ ہی پڑتی غضب ہوتا ستم ہوتا

نظر آتا جہان خالق کا جلوہ کیا نظر آتا
صفائی مین اگر یہ دل ہمارا جام جم ہوتا

اگر ہر موئے تن تا زندگانی بھی ادا کرتے
زیادہ سے زیادہ شکر اوسکا کم سے کم ہوتا

شفاعت کا نہ یون ہوتا بھروسہ اہل عصیانکو
جو ہاتھہ آیا نہ اپنے دامنِ خیر الامم ہوتا

اگر خوش قسمتی سے گھر مرا بنتا مدینہ مین
نہ مین جنت کا طالب عمر بھر حق کی قسم ہوتا

نکرتا خاتمہ بالخیر اگر اللہ ای سنی
تو پھر نام محمدؐ لب پہ کیونکر مرتے دم ہوتا

عیان تحریر بسم اللہ ہی ہے فضل رحمان کا
بیاض صبح بخشش سرورق ہے میرے دیوان کا

خدا کو بھا گیا جب حسن اوس سلطان خوبان کا
بنا کر آئینہ درپیش رکھا روئے جانان کا

تصور جب ہوا اللہ کو کثرت کے سامان کا
ہوا محبوب باری خان سامان اپنے سبحان کا

ثنا خوان خود خدا ہے اوسکے کامل حسن ایمان کا
ازل مین کعبہ دین ہو گیا رخ جس مسلمان کا

بیاض صبح محشر عکس ہے دلبر کے دامان کا
خورِ روزِ قیامت ہے ستارہ کفش جانان کا

بیان کس مونہہ سے ہو یہ ماجرا ہے جان بریان کا
کہ خور پھینکا ہوا اچھالا ہے میرے داغ ہجران کا

دلیل نحن اقرب سے ہوا تحقیق یہ ہمکو
خدا کو بھی نہ چھوڑا عشق کامل حسن انسان کا

جگر کو آہ نے چھیدا اثرہ مین اشک ہین سفتہ
ہوا وہ مثقب مرجان یہ مثقب دُرِ غلطان کا

تمہارا نور چمکیگا ترحم سے قیامت مین
چراغِ صبح کا عالم بنے خورشید تابان کا

کہا ہے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اللہ نے
مراتب اور ہین یہ مرتبہ صدیقؓ ذیشان کا

خبر ہے بعد میرے گر نبی ہوتا عمرؓ ہوتا
خلافت مین نہ رکھا نام جس نے کفر و بطلان کا

ملائک نے حیا کی جس سے کیا کامل حیا ہوگی
لقب ہے باحیا و کامل الایمان عثمانؓ کا

اوڑایا ذوالفقار تیز سے سر کفر کا یکدم
ہوا ہے قوت اسلام بازو شاہؓ مردان کا

تمھاری آل اور اولاد کا سنی ثنا خوان ہے
صلہ مین مغفرت دینا ہی مطلب اس ثنا خوانکا

عشق جب پیدا نہ تھا تب عشق کا دستور تھا
تھا خدا ناظر نبیؐ کا اوس کا یہ منظور تھا

جسم سے جان دور تھی اور جسم جان سے دور تھا
قالبِ ارواح بوالارواح سے معمور تھا

جب تلک تھا ذات کے اندر احد مشہور تھا
ہو گیا احمدؐ جدا ہو کر اوسیکا نور تھا

حضرتِ موسیٰ کہان تھے اور کہان تھا کوہِ طور
دید پہلے کس نبی کی کیسا خدا کا نور تھا

خلق کی شہرت نہ تھی پر تو نبیؐ مشہور تھا
احمدؐ احب کچھ نہ تھا رب تھا تیرا انکور تھا

چشم کھلتے ہی کیا نظارۂ خوبیٔ حق
دیدۂ آدم مین مردم بنکے تو مستور تھا

مرہمِ رحمت سے تیرے ہو گیا اب اندمال
زخمِ عصیان پر ہماری ورنہ کیا انگور تھا

جب جدائی خوش نہ آئی نحن اقرب کہدیا
وصل تیرا ہر طرح اللہ کو منظور تھا

خشک تابِ عارضِ تابان سے بالکل ہو گیا
چشمۂ خورشید شاید آب سے معمور تھا

بے سبب کب تھا تیری صبحِ ولادت کا ظہور
ریشِ عصیانِ جہان کو مرہم کافور تھا

کیا طباشیر آپ کی صبحِ ولادت ہو گئی
اس تپِ عصیان سے عالم سبکا سب رنجور تھا

مثلِ شپر دید سے اے مہرِ نورِ حق تیری
دیدۂ اہلِ بغاوت پہلے ہی سے کور تھا

تیرے باعث ہو گئی آدم کی توبہ مستجاب
آگے پیدائش کے تو ایسا ہی ذی مقدور تھا

یا نبیؐ سنی کی یون کرنا شفاعت رب کے پاس
وصف سے میری یہ دنیا مین بہت مسرور تھا

داغِ عشقِ احمدؐی دل پر ہے شعلہ طور کا
سینۂ مشتاق مین ہے ایک عالم نور کا

کیون نہ ہو داغِ فراقِ یار ٹھنڈا نور بار
ہے مہ میلاد پھاہا مرہم کافور کا

فی الحقیقت نورِ حق کا حق یہ ہے دار و مدار
حق اگر بولون ابھی درجہ ملے منصور کا

روئے روشن کے تصور مین کوئی مرحوم ہو
کیا عجب خورشید محشر گل ہو شمع گور کا

محنتِ ہجران سے نقدِ وصل کی راحت نصیب
وجہہ روزینہ یہی ہے آپ کے مزدور کا

زخمِ عشقِ مہرو مین خون کے قطرے ہین لعل
ہے درِ کانِ بدخشان مونھ میرے ناسور کا

زندہ کر کر پھر نئے سر سے مسیحا کیا کرے
لاشہ ہو مرحوم جب اس چشم کے مغفور کا

اے شکر لب تیری فرقت مین ہوئی یہ لاغری
بار ہے اک ناتوانائی سے تن پر دور کا

ضبط سے بالکل نہین رکھتی کبھی سوزِ درون
شور کچھ دیگر ہے اب آہِ دلِ پر شور کا

نغمہ پردازی پہ اپنی کیون نہ ہو نازان یہ دل — بلبل شیدا ہے تیرے روضۂ مبرور کا
آپ کا شائق ہون اے آقائے عالم بیقصور — مین نہ جنت کا ہون طالب ورنہ طالب حور کا
ہے باوصاف حمیدہ والی ملک دکن — تخت ہو قائم ہمیشہ اس شہ مشہور کا
یا رسول اللہ سنی ہے غلام چاریار — دل سے ہے فدوی وہ آل طاہر واطہر کا

شکر خدا کہ ہمکو یہی مصطفےٰ ملا — جب مصطفےٰ ملا تو یہ جانو خدا ملا
نعت رسول خالق باری سے کیا ملا — ایمان و دین رحمت حق یہہ صلا ملا
جس کو غبار خاک رہ مصطفےٰ ملا — گیا چشم مغفرت کے لیئے توتیا ملا
دل مین ہے ہمکو شعلۂ نور خدا ملا — موسیٰ کو سیر طور مین فرماؤ کیا ملا
کسکی تلاش مین کرین یہ عمر صرف ہم — حق صاف مل گیا کہ ہمین حق نما ملا
کس آرزو کی آرزو پھر ہم کرین کہو — دل جسکی آرزو مین تھا وہ دلربا ملا
طے کرنی راہ پل کی بڑی فکر تھی ہمین — فضل خدا سے سوئے خدا رہنما ملا
چشم امید باز ہوئی صاف خلق کی — جب توتیائے خاک شہ اصفیا ملا
شکل حباب زیست ہین بحر فنا مین ہم — شکر خدا کہ توشۂ راہ بقا ملا
پیش از طلوع نیر صبح وجود خلق — مجھکو لقائے سید روشن لقا ملا
مرآت حق نما ہے وجود محمدیؐ — حق کا خیال کر کہ تجھے آئینا ملا
یا مصطفےٰ تجھی پہ بزرگی ہوئی ہے ختم — بعد از خدا کے کہہ یہ کسے مرتبا ملا
طاؤس ہے مزار بزرگان کا مورچھل — ناقے کا تیرے اسکو کہین نقش پا ملا
پیغمبرونکا حق نے کیا جسکو پیشوا — اے سنی دیکھ ہمکو وہی پیشوا ملا

سوز ہجر احمدیؐ مین یہان تا فلک نالہ ہوا — سلسلہ آنسو کا گردن مین میری مالا ہوا
شعلہائے سوز دل کی یہان تلک رفعت ہوئی — ماہ کے اطراف میری آہ کا ہالا ہوا
گرمیٔ عشق نبیؐ مین آبداری یہ ہوئی — گوہر یکتا ہمارے مونھہ کا تبخالا ہوا
روضۂ شاداب یثرب کے سفر کی شوق مین — غنچۂ نسرین ہمارے پانؤنکا چھالا ہوا
صید دام زلف والا بخشش امت ہوئی — جب نگین عرش میرا گیسوؤن والا ہوا

نعت والا کے صلے مین حق تعالیٰ سے مجھے
قدسیون مین بھی ہے شہرت وصف جو کرتا ہون ہم
جز مدینے کے نہ کھیلے اور دیگر جائے پر
لخت دل مژگان پہ آیا چشم آتش بار سے
کون سی ساعت ہو یارب آستان پاک پر
حق اوتارا دین احمد کو تو از بہر نثار

رات دن کا دور خط انعام دوشالا ہوا
عالم بالا پہ اپنا بول گیا بالا ہوا
چشم کے جھولے مین طفل اشک ہر پالا ہوا
بادزن اک ایک منقل ایک پرکالا ہوا
جبہہ سائی مین رہون مین اپنا سر ڈالا ہوا
ماکیان بدعت ہوئی اور کفر بزغالا ہوا

جبکہ ای سنی ہوئی صبح ولادت آشکار
کفر اور بدعت کی شب کا صاف موبنہ کالا ہوا

جب رسول اللہ کا عالم مین آنا ہوگیا
کیا مبارک ہادیِ برحق کا آنا ہوگیا
ہم فقیرونکا نکیون ہو عرش اعظم پر دماغ
کرکے انکار آپ سے بوجہل نادان ہی رہا
کیون نہ اپنی بخت پر روح القدس کو رشک ہو
جالیون سے جھانک کر دیکھینگے تربت بار بار
اتنو بجتے رہتے ہین توحید کے ڈنکے مدام
کیون تڑپنے کا مزہ حاصل نہو یہ دل میرا
جب دکھادی اک جھلک اپنی شہ لولاک نی
جان نکلی ہے تمنائے وصال شاہ مین
اسقدر لکھیں ثنائین روضۂ پرنور کی

نور دین پاک سے روشن زمانا ہوگیا
اہل عصیان کا بھی جنت مین ٹھکانا ہوگیا
بہر بستر مصطفےٰ کا آستانا ہوگیا
لایا جو ایمان آنحضرت پہ دانا ہوگیا
نخل طیبہ پر ہمارا آشیانا ہوگیا
گر مدینہ مین کبھی اپنا بھی جانا ہوگیا
بت پرستی کی تھی کثرت وہ زمانا ہوگیا
تیر مژگان محمدؐ کا نشانا ہوگیا
مثل موسیٰؑ ہوش مین دشوار آنا ہوگیا
کس قدر مسعود اپنا جی سے جانا ہوگیا
گلشن جنت مین سنی کا ٹھکانا ہوگیا

قلم نے لوح پہ جب مصطفےٰؐ کا نام لکھا
قلم کا موبنہ نہین جو لکھ سکے نبیؐ کا نام
جناب حضرت بوبکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ
لکھا تو کیا یہ لکھا کلک نے بحکم حق
قدوم احمد مرسلؐ لیئے زمین کا جب

تو اوسکے ساتھ ہی اللہ کا سلام لکھا
طفیل اون کے ہی جو کچھ کہ تھا تمام لکھا
علیؓ شاہ امامت باحترام لکھا
یہ چارون ہو وینگے خلفای ذوالکرام لکھا
بنام حضرت آدمؑ سب انتظام لکھا

لکھا جماعت و مرسل کو افضل و اعلیٰ — مگر رسول کو اون سب کا پیش امام لکھا
تمام عالم پستی و عالم بالا — لکھا یہ سب پہ محمدؐ کے زیر بام لکھا
لکھا نبیون کو سب اون کی ذات کی بخشش — پہ آپ کو جو لکھا شافع انام لکھا
لکھا نبیون کو درجہ بدرجہ ہووین گے — پہ مصطفیٰ پہ نبوت کا انصرام لکھا
جو ہونگین امتین پیغمبرون کی نافرمان — سزا ملیگی ہے جنت اونھین حرام لکھا
پہ مصطفیٰ کی جو امت کے عاصیان ہونگی — خدا غفور وہ زمرے کا ہے تمام لکھا
ہے ابتدائے نبوت وہ عالی رتبت سی — اسی پہ ختم رسالت ہے والسلام لکھا
حصول حاجت و مقصد مراد کار ضرور — اونھین کے نام سے امت کا پورا کام لکھا
ہوئی اونھین کے سبب سے بلندی و پستی — زمین پانون سے سر سے فلک کا بام لکھا
تمام خلق مین ہو روشنائی لیل و نہار — جبین سے شمس کو رخ سے مہ تمام لکھا
جو ہون گے تابع فرمان اور نافرمان — قلم نے ہر دو جماعت کو بخت و خام لکھا
سفیدی اور سیاہی جہان کی آنکھون سی — قلم نے عارض و کاکل سے صبح و شام لکھا
لکھا وہ سینۂ اقدس سے مخزن عرفان — تو دل سے کعبۂ مقصود خاص و عام لکھا
چہ ذقن کو لکھا صاف چشمۂ حیوان — تو ناف پاک سے کوثر کا خاص جام لکھا
ذقن سے سیب جنان قد سی سرو خلد برین — دہان و لب سے شگوفون کا آب تام لکھا
گلو سے حنجرۂ داؤدی خوش الحان — زبان پاک سے شیرینی کلام لکھا
لکھا پسینے سے پھولون کو خط سے سبزہ بہار — دہن سے غنچۂ خوشبو کا رنگ و فام لکھا
وجود شانون سے اونکے لکھا کرم سے عدم — تو پشت عالیہ سے پشتی انام لکھا
شکم سے آپ کے لکھا خزینۂ رحمت — تو ران و ساق سے کونین کا قیام لکھا
لکھا سعادت کونین ہر دو ساعد سے — تو دونون دست مبارک سے فیض عام لکھا
غضب سے نار لکھا رحم سے لکھا جنت — یہ گرم و سرد اونھین کے سبب تمام لکھا
وہ شور فتنۂ و آشوب حشر کے اندر — قلم نے قد سے شفاعت کا اہتمام لکھا
نماز و زہد کو اوقات حسن اسعد سے — تو صبر و شکر سے اونکے مہ صیام لکھا

تمام حور و ملک اور ساری جن و بشر | کنیز کین وہ رہین گی تو یہ غلام لکھا
غرض مین کیا لکھون جو جو ہوا یہ عالم مین | قلم نے اونکی ہی ہستی سے لے کے وام لکھا
ضعیف ہو گئی امت مدد کرو آقا | خدا نے حامی امت تمھارا نام لکھا
کرو مدد کہ عنید ان دین ہون نابود | ازل سے حق نے تمھین فاتح مہام لکھا

قصیدہ کیجئے مقبول یا رسول اللہ | صفت مین آپکی جو سنی غلام لکھا

واحسرتا کہ ماہِ ربیع العلا چلا | روز تولد شہ ہر دو سرا چلا
آنے سے ماہِ پاک کے آئی تھی جان مین جان | جسوقت وہ چلا تو گویا دم میرا چلا
اسے مبتلائے درد فراق محمدی | جلدی علاج کر لو کہ روز شفا چلا
مرہم تھا صبح روز ولادت کا آفتاب | میرے جگر کے زخم پہ پھاہا رکھا چلا
پھاہا تھا ماہ مرہم زنگار تھی وہ شب | انگور اپنے زخم کا پھر پھوٹتا چلا
مشتاق عندلیبین تھین مدت سی باغ مین | وقت بہار آیا یہ یکدم رہا چلا
آیا طبیب بر سر بالین دردمند | دیکھا نگاہِ رحم سی کچھ یک ذرا چلا
خالی نہین ہے رنج سے رخصت یہ ماہ کی | زخم جگر پہ اور نمک چھینکتا چلا
کیونکر نہ اشکبار رہے چشم عاشقان | ہو کر جدا مکان سے جب آشنا چلا
ایماہ تیری چاندنی تھی فرش زرفشان | افلاس ہم پہ ڈال کے بستر اوٹھا چلا
سیراب ہم ابھی نہوئے تھے ای ابر رحم | پیاسے ہی ہمکو چھوڑ کے ہو کر جدا چلا
ابروئے مصطفے کا تصور تھا رات دن | گیا اے ہلال ماہ کرم موتھہ بتا چلا

سنی کی جان سنتے ہی بس لب پہ آ گئی | شہرہ ہوا جو ماہِ تولد چلا چلا

یا مصطفے ظہور ہے تیرے ظہور کا | مظہر گنا ہے حق نے تجھے اپنے نور کا
تجھ مین خدا مین دیدۂ احول کو ہے دوئی | باعث ہوا ہی تو نظر کے قصور کا
تاریکی مزار سے اندیشہ کچھ نہین | جب نور ہے چراغ غریبون کی گور کا
شاید خیال تھا کہ بنون رحم عالمین | ویسا ہوا تھا جیسا تصور حضور کا
معراج مین فلک پہ ملا نور حق سی جب | یاد آیا ہوگا موسیٰ کو وہ شعلہ طور کا

حضرت کی ماہیت کو نہ جبریل پا سکا ادراک بے شعور ہے اپنے شعور کا

دل میرا اگر قبول کرین کچھ عجب نہین تحفہ کیا قبول سلیمانؑ نے مور کا

گستاخی ہو معاف ہوئے آپ جب رحیم باعث اسی بھروسے ہے اپنے غرور کا

دل داغ سوز عشق نبیؐ سے ہے لالہ زار کیا لالہ بلکہ ٹکڑا ہے ایک ایک نور کا

ہو ویگا آفتاب وہی داغ عشق جب ہوگا عیان سفیدہ جو صبح نشور کا

محکوم ہر کدام نہ کرنا شہا کبھو مچھر چلے نہ زور کسی اہل زور کا

دل سے ہے بار یاب ہمیشہ حضور مین ظاہر مین یہ غلام ہے ہر چند دور کا

محتاج ہر کسی کا نہو جاے تا بہ عمر صدقہ دلا دو سنی کو کچھ اپنی گور کا

کیا ہے فضل علی شان خیر الورا ہین سبھی زیر فرمان خیر الورا

یا الٰہی پئے شان خیر الورا دیکھون مین روئے تابان خیر الورا

مہر محشر دکھائے جب اپنی طپش سر پہ ہو اپنے دامان خیر الورا

بلبل زار ہے قلب مضطر میرا ہے مدینہ گلستان خیر الورا

ہوگی بخشش جب امت کی محشر کے دن پورے ہون گے تب ارمان خیر الورا

خوان رحمت ہے اونکا جہان کے لیے سارا عالم ہے مہمان خیر الورا

ہین جبین ملائک سر آستان اے زہے عزت و شان خیر الورا

دیکھ چشم کرم سے ہماری طرف اے خدا بہر چشمان خیر الورا

جسکو کہتے ہین لوگ آسمان بلند اوس سے بالا ہے ایوان خیر الورا

طائر دل ہوا مبتلا دیکھکر حلقۂ زلف پیچان خیر الورا

اوسکے اشعار مقبول ہون ایخدا ہے جو سنی ثنا خوان خیر الورا

چاہا خدا نے دیکھے جب آپ نور اپنا گر آئینہ نبیؐ کو دیکھا ظہور اپنا

موسیٰؑ کی طرح ہمکو ہے سیر طور دلمین شعلہ ہے نور احمدؐ سینہ ہے طور اپنا

کسواسطے ہین فاخر جن و ملک پہ ہم سب احمدؐ کے ہے بھروسے سارا غرور اپنا

نور نبیؐ کا جلوہ ہر چیز مین عیان ہے گر تم نہ دیکھو جانو ہے یہ قصور اپنا

یا مصطفیٰ محمدؐ مین دور ہون بلا لے / بلوا تو پھر نہ چھوڑ وا ب مجھسے حضور اپنا
کب دل ملے شکستہ جز مرحمت نبیؐ کی / ہے سنگ معصیت سے سب شیشہ چور اپنا
ملاحی گر کرے نا احمدؐ تو جانو ہووے / دریائے معصیت سے کیونکر عبور اپنا
ڈرتا ہے کیون بلائے محشر سے تو ہر اکدم / احمدؐ کو کر وسیلہ رب ہے غفور اپنا
کر چشم دل کشادہ جب دیکھہ نور احمدؐ / کیونکر دکھے تجلی دیدہ ہے کور اپنا
دیگر ہے کون جس سے حاجت طلب کرین ہم / احمدؐ سے ہی بر آوے کار ضرور اپنا
باطن مین فی الحقیقت نزدیک ہی ہو ہر دم / ظاہر مین گو وسیلہ رہتا ہے دور اپنا
ہان گرم مہری ہونا حب نبیؐ مین ہر دم / حامی وہی ہے وقت صبح نشور اپنا
ہے کون ہاتھہ پکڑے اوسوقت پر ہمارا / ہے اک وسیلہ احمدؐ ہنگام صور اپنا
سیلاب موج رحمت ذکر نبیؐ ہے جانو / کیون تشنہ ہم رہین گے دریا ہے پور اپنا
احمدؐ کو رکھہ وسیلہ ہر ایک سے تو سنی / کیون التجا کرے ہو کھو کر شعور اپنا

پیمبرون مین کسی نے نہ ایسا کام کیا / یہ چھوڑا کے عاصیون کو جو نبیؐ نے نام کیا
سلام کیون نہ مرا اس نبیؐ پہ ہووے سدا / خدا نے اپنا جسے مورد سلام کیا
تجلی جسکی دو عالم مین ہو تعجب کیا / کہ جس نبیؐ نے مہ چرخ کو غلام کیا
وہ نور ذات احد جلوہ کر کے امکان مین / حقیقت آپ ہی آیا نبیؐ کا نام کیا
قصیدہ کر کے رسالت کا یہ خدا نے شروع / بنام ختم رسل اوسکو اختتام کیا
کسی نبیؐ نے مہم سر نہ کی شفاعت کی / مگر یہ کار محمدؐ نے ہی تمام کیا
ضرور کب تھا خدا کو ظہور کثرت کا / نبیؐ کے واسطے یہ سارا انتظام کیا
وہ عالی جاہ کی کیا منزلت قیاس کرو / خدا کے عرش معلی پہ جا مقام کیا
ہزار شکر کہ وہ مقتدا ہمارا ہوا / خدا نے خیل رسل کا جسے امام کیا
ہے اذن کسکو شفاعت کا یا شفیع ورا / خدا نے آپ ہی کو شافع انام کیا
کلیم اوسکو کہو لا مکان پر جا کر / کہ جس نے روبرو واللہ سے کلام کیا
برائے راہنمائی حسن خلق اللہ / پیام جو تھا خدا کا وہی پیام کیا

ہی سنی رحمتِ للعالمین ذات نبیؐ
کہ جس نے اپنی عنایت کا فیض عام کیا

قیامت ہوگی جب خورشید نیزے پر کھڑا ہوگا
زمین تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا

کہینگے نفسی نفسی سب پیمبر ویسی حالت مین
نگہبان اپنی امت کا محمدؐ مصطفےٰؐ ہوگا

نہ بیٹا مان کو پوچھیگا نہ مان بیٹے کو پوچھیگی
نہ بھائی ہوویگا اپنا نہ کوئی آشنا ہوگا

وہان ہے کون کسکا سب رہین گر اپنی حالتین
مگر اسوقت پر حامی رسولِ کبریا ہوگا

تُلین گی نیکیان امت کی میزان مین جو محشر کو
گرانی سے گناہون کی اگر پلہ جھکا ہوگا

کرم سے لطف سے اپنے نبیؐ صل علیٰ اُسدم
رکھینگے ہاتھ اوس پلہ مین جو پلہ اوٹھا ہوگا

فرشتے جانب دوزخ گنہگارونکو کھینچینگے
پکارینگے نبیؐ کو جب بڑا شور وبکا ہوگا

یہ سنکر جب شفیع عاصیان ہونگے باینحالت
برہنہ پاؤن ہوونگے سرِ اقدس کھلا ہوگا

گذر جب پُل پہ ہوویگا ہے رستہ تیز خنجر سے
خدا کے حکم سے اوس روز دوزخ پر دھرا ہوگا

جو نیکوکار عابد متقی اہل صفا ہونگے
وہ درہ سے ایسے لوگونکا گذر مثل ہوا ہوگا

گنہگارونکا ایسا حال ہوگا اے مسلمانو
گرینگے کٹ کے دوزخ مین عذاب وبیجا بڑا ہوگا

محمدؐ مصطفےٰؐ اسجا نہایت مہربانی سے
پکڑ کر ہاتھ اونکا سوئے جنت رہنما ہوگا

گذر اسجا سے جسوقت سبکا ہوگا جنت مین
بفضل مصطفےٰؐ حق سے نہایت مرحبا ہوگا

ملینگی نعمتین اوسجا یہ انمین نعمت عظمیٰ
طفیل مصطفےٰؐ اون سب کو دیدارِ خدا ہوگا

تو رکھ توقع تو اے سنی نبیؐ کی فضل واحسان سے
جو رتبہ اہل جنت کا ہے تجھکو بھی عطا ہوگا

اے فروغ ماہِ حسن از روئے رخشانِ شما
مشرق انوار خوبی شد گریبان شما

اے بہار غنچہ دین لعل خندانِ شما
آبروئے خوبی از چاہ زنخدان شما

دل پریشان ہے کہ کب ہمدست ہو یہ آرزو
خاطرِ مجموع ما از زلفِ پریشان شما

خلق سب خواب عدم سی جاگ اوٹھی یک بیک
زانکہ زو بردیدہ آبے روی رخشان شما

یا رسولِ نیک اختر کیجئے ایسی مدد
تا ببوسم ہمچو گردون خاک ایوان شما

یا نبیؐ ہرچند قرب آستان سے دور ہین
بندۂ درگاہ ہستیم وثنا خوان شما

شوق تو دیدار کا ہے جان لب پر آگئی
باز گردد یا بر آید چیست فرمان شما

اے کمان ابرو یہ گوشے ہین گذر تو کیجیے
عاشقون کا راز دور چشم سے چھپتا نہین
قول سے حافظ کے کہتا ہے یہ سنی احمدا
یہ دعا سنی کی ہے فضل خدا مقبول ہو

کاندرین رہ گشتہ بسیار ند قربان شما
بہ کہ بفروشند مستوری بمستان شما
روزی ما باد لعل شکر افشان شما
اے سر ناحق شناسان گوی میدان شما

جوشش عشق قدم سے پہلے کیا پیدا ہوا
روئے ہستی مین جو نور مصطفیٰ پیدا ہوا
جب جہان پیدا ہوا غم حشر کا پیدا ہوا
چاہا حق نے آپ ہی اپنی تجلی دیکھے جب
مشتری خود حق ہے جسکی آب و تاب صافی کا
رحمۃ للعالمین ہے حامی روز جزا
مطلع دیوان عالم آپ ہی پہلے ہوا
حق نے چاہا موجب رحمت ہو بندو نپر تو جب
راحم امت نبیؐ ایسا بھی کوئی ہو گیا
حق نے کی خواہش ظہور اپنے کا باعث ہو کوئی
اسم بیشک ہے خداے پاک کا رب رحیم
راہ رحمت کسطرح مسدود ہوا ے مومنو
مولد و منشا ہے احمدؐ کا مکان لامکان
جب نبیؐ پیدا ہوئے امت کو یہ آئی ندا
ابتک اے سنی شفیق و شافع کل عاصیان

یہ کہ محبوب حدوث مصطفیٰ پیدا ہوا
روح ہر مومن کو بس عشق خدا پیدا ہوا
اوسکے ضد پر شافع یوم الجزا پیدا ہوا
صاف تر مرآت نور مصطفیٰ پیدا ہوا
بحر رحمت سے وہ دُرِ بے بہا پیدا ہوا
عاصیون کے سر پہ رحمت بار کیا پیدا ہوا
آپ ہی پھر ہو گے اوسکا خاتمہ پیدا ہوا
رحمۃ للعالمین خیر الورا پیدا ہوا
بطن سے جو امتی کہتا ہوا پیدا ہوا
تب محمدؐ مظہر نور خدا پیدا ہوا
رحمۃ للعالمین احمدؐ بھی کیا پیدا ہوا
گمرہون کے واسطے ہے رہنما پیدا ہوا
ظاہر اپ دیکھنے کو اس جگہہ پیدا ہوا
ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوا
جز محمدؐ کے نہ کوئی دوسرا پیدا ہوا

روز حساب فضل جو ہوگا آلہ کا
فرمان ایسا حشر مین ہوگا آلہ کا
بتلا کے جب کہینگے یہ امت کو جبرئیل
ہو ویگا جبرئیل کو یہ حکم کردگار

دفتر اولٹ ہی جاویگا اپنے گناہ کا
لشکر کہان ہے آج مرے بادشاہ کا
موجود ہے رسالہ رسالت پناہ کا
لے آؤ مستحق ہے کرم کی نگاہ کا

حضرت نبیؐ کے ساتھ ہوا سوقت جبرئیل
زمرہ یہ لے چلیگا علا پائیگاہ کا

حیرت زدہ ہو پوچھینگے آپسمین قدسیان
ذیشان قافلہ ہے یہ کس اہلِ جاہ کا

سردار اسکا کون ہو باشان اُبہت
یہ دبدبہ ہے حشر مین جسکی سپاہ کا

بولینگے پھر نبیؐ کی سواری کو دیکھکر
شاید رسالہ ہے یہ شہ دین پناہ کا

ہوگی ندائے غیب کہ صلِّ علیٰ کہو
لشکر یہ عالیشان ہے دو عالم کے شاہ کا

استادہ پھر تو ہووینگی اللہ کے روبرو
ثانی نظر کو آویگا دفتر گناہ کا

چہرے کھلینگے روبرو اللہ کے تمام
ہوگا ملاحظہ جو وہ فرد سیاہ کا

بولیگا حق کہ میری نظر انپہ کچھ نہین
ہے پاس اس شفیع بلا اشتباہ کا

فردگنہ پہ میم کراب اون کی جبرئیل
بخشا گناہ اونکے ہر اک سال و ماہ کا

پہلے ہی مین نے اپنے محمدؐ رسول کو
خلعت دیا شفاعت عصیان تباہ کا

اب جائزے مین خلعت رحمت دیا اونھین
نہلاوے پانی انکو تو کوثر کے چاہ کا

اور نقد مغفرت مین بقائے مین دیدیا
کر وضع شمسی قمری دن اونکے گناہ کا

عالی خطاب اہل بہشت آج کر عطا
منصب خصوص اونکو دیا مینے جاہ کا

میزان پہ اوسکا پلۂ نیکی جھکا رہے
موزون رسالہ ہے شہ ذی دستگاہ کا

جنت کی سمت جاوے یہ دوزخ کو سرد کر
مرکب براق سب کو رہے پُل کی راہ کا

اوسکی توجہی ہوئی جاگیر خلد پر
رضوان سرشتہ دار ہوا اس سپاہ کا

جنت مین چوکی پہرہ لگادو اوسکے سب
ہو پاسبان نبیؐ کی ہی خوابگاہ کا

مخصوص ہوگیا ہے مری صرف خاص مین
خاصہ رسالہ ہے یہ میرے دادخواہ کا

ہفتے مین ایکبار اسے فضل و لطف سے
انعام دونگا زر میرے فیض نگاہ کا

میرے نبیؐ کی فوج کی لگتی ہو اب نشست
ہان انتظام خلد کی ہو پیشگاہ کا

چہرونپہ انکے ہووینگی جو مُہر مغفرت
ہے سنی یہ طفیل رسالت پناہ کا

یا نبیؐ جس نے تیرا روضۂ انور دیکھا
اوس نے بیشک چمن خلد مطہر دیکھا

تشنۂ شربت دیدار ہی رکھا مجھکو
میری جانب نہ ذرا اے شہ کوثر دیکھا

بخشوا ہی لیا خالق سے گنہگاروں کو
حشر والو کرم شافع محشر دیکھا

انبیا اور بھی آئے نظر اہل عظمت
نہ کسیکو تیرے رتبے کے برابر دیکھا

اوسکی تقدیر ہے نیک اوسکا مقدر اچھا
جس نے جلوہ تیرا اے ماہ منور دیکھا

کیسی خاطر سے سر حشر ملک پیش آئی
سید پاک کو جب میری مدد پر دیکھا

پھر گیا آنکھ میں بجلی کا تڑپنا اوسکی
جس نے ہجر شہ دیں میں مجھے مضطر دیکھا

کھل گئی دل کی کلی شاد ہوا دل اوسکا
جسکی جانب شہ کونین نے ہنسکر دیکھا

لیگئے قبر سے طیبہ میں ملک لاش اوسکی
تمنے سنی کا ثنا خواں مقدر دیکھا

نہ ہووے مجھ سے ثنائے اعلیٰ ثنائے تو بر ملائے اعلیٰ
خدا کی رحمت سے یا محمد یہ لامکان شد سرائے اعلیٰ

گئے ہو تم اوس مقام اوپر کسی نبی کو نہ تھا میسر
تمھارا یہ رتبہ یا محمد کہ عرش شد زیر پائے اعلیٰ

پناہ مانگے گی ساری خلقت مگر بعزت تمھاری امت
رہے گی محشر کو یا محمد تمام تحت لوائے اعلیٰ

ہیں ہم وہ بیمار کیا دوا ہو اگر دوا ہو تو اس سے کیا ہو
ہے درد عصیان کو یا محمد شفاعت تو شفائے اعلیٰ

کسی کا اسجا نہیں گذارا نہ مارے پروان کوئی فرشتہ
تمھاری اللہ نے یا محمد بقرب خود کرد جائے اعلیٰ

ازل سے لے تا بروز محشر ہے بحر رحمت کا وہ شناور
تمھاری صورت کا یا محمد ہر آنکہ شد آشنائے اعلیٰ

بنائے گر کوئی لاکھ تدبیر کرے نہ زر اسکو کوئی اکسیر
مس گنہ کو ہے یا محمد محبت کیمیائے اعلیٰ

زر شفاعت کی عام بخشش تجھی سے ہو گی بغیر رنجش
خدا نے دی آپ یا محمد بدست تو این عطائے اعلیٰ

خدا نے تم کو ہی دی شفاعت جو تم کہین وہ قبول عزت
نہووے کسطرح یا محمدؐ نجات ما از دعائے اعلیٰ

خدا نے بخشی تمھین برحمت کلید قفلِ درِ شفاعت
خدا بھی راضی رہے یا محمدؐ بصد رضا بر رضائے اعلیٰ

جو ہو قیامت مین مجھ پہ آفت تپش ہو خورشید کی بشدت
چھپا لو اوسوقت یا محمدؐ مرا بزیر لوائے اعلیٰ

رکھے ہے جو احتیاج سنی وہ پائے امید آج سنی
کچھ ایسا ہو رحم یا محمدؐ باین گدائے ہرائے اعلیٰ

ولہٗ

نہووے وصفِ لقائے اعلیٰ رخِ تو بدر الدجائے اعلیٰ
ہمیشہ کرتے ہین یا محمدؐ ثنائے تو بر ملائے اعلیٰ

تمھارا اسہر ہے بجائے قرآن ہر ایک مو سے ہے نور باران
جو فرق نازک ہے یا محمدؐ یقین راہ ہدائے اعلیٰ

تمھارے ہین وے جو ہر دو کاکل ہین باغ جنت کے گویا سنبل
جہان معطر ہے یا محمدؐ ز بوئے آن مشکسائے اعلیٰ

وہ زلف ہے لام خط رحمت کہ ہمکو اسلام سے ہے رفعت
ہین لوح پر نور یا محمدؐ عذار روشن بنائے اعلیٰ

ہین سارے اسلام سے مسلمان یہ سلسلے پر ہے سبکا ایمان
ہمارا ایمان یا محمدؐ فتادہ اندر قفائے اعلیٰ

وے دونون ابرو ہین قاب قوسین دبا ہین دونو کمان حرمین
بہ کفر فاتح ہین یا محمدؐ یہ تیر مژگانہائے اعلیٰ

عیان ز پیشانی نور رحمت تمھارے گالون کو کیا دون نسبت
تھا ایک خورشید یا محمدؐ دوم چو بدرِ سمائے اعلیٰ

ہین جام کوثر کی دونون آنکھین سواد رحمت سدا نظر مین
بعین رحمت ہین یا محمدؐ بنظر کنان دیدہائے اعلیٰ
الف جو اللہ کے اسم کا ہو تمھاری بینی سے نسبت اوسکو
تمھارا ہر لب ہے یا محمدؐ عقیق کان طلائے اعلیٰ
تمھارے دندان وہ دُر یکتا اگر ہو بیعانہ دین و دنیا
بجز خدا انکے یا محمدؐ کند کدامی بہائے اعلیٰ
تمھارا چہرہ خدا کو مقبول تمھارے دو کان فضل کے پھول
تمھاری گردن ہے یا محمدؐ صراحی خوشنمائے اعلیٰ
ذقن سے قد سے ہین کیا دون نسبت کہ اسکو حق نے یہ دی ہو زینت
ہے سیب جنت کا یا محمدؐ بسر و خوش دلربائے اعلیٰ
وہ خوش محاسن کی رخ پہ زینت کرن ہے اطراف مہر رحمت
وہ موج غبغب ہے یا محمدؐ بہ بحر رحمت فزائے اعلیٰ
کروگے محشر مین تم عنایت تمام امت پہ عام رحمت
ہے گنج رحمت کا یا محمدؐ بطین صدر صفائے اعلیٰ
سحر سعادت کے ہر دو ساعد ہمیشہ قبضہ مین فضل بیحد
تمھارے کف مین ہے یا محمدؐ بجوش بحر عطائے اعلیٰ
حریر آسا ہے پشت تختہ مگر شفاعت کا ہے وہ نامہ
تمھین عطا ہے وہ یا محمدؐ بہ مہر جبل وعلائے اعلیٰ
یہ وہ ہے فرمان خاتمیت کہ تم پہ ہے ختم اب نبوت
خدا نے کی مہر یا محمدؐ تو خاتم الانبیائے اعلیٰ
مگر نظر مین نہ آئے کسکی میان عقل آ گئی ہے غلطی
اب آگے عصمت کا یا محمدؐ نہادہ ام بر خدائے اعلیٰ
شکم نہین ہے ہے نور یک جا ہے ناف کوثر کا گویا چشمہ

ستون دین کے ہین یا محمد یہ ہر دو ذیشان پائے اعلی
وہ زانو اوپر ہین مہر اور ماہ ہین ران اور ساق ہر دو فی جاہ
ہر ایک ناخن ہے یا محمد ہلال عید الضحا سے اعلی
کروگے محشر مین جب شفاعت مجھے بھی دینا ز شفاعت
ز روز میثاق یا محمد من از تو دارم رجائے اعلی
نہ کوئی برلاوے کام سنی تمھین سے حل ہو مہام سنی
عطا ہو کچھہ اوسکو یا محمد بفضل و لطف و عطائے اعلی

چشم ہے جائے مصطفے دل ہو سرای مصطفے
زلف رسائے مصطفے ہے شب قدر مومنین
نور صفائے مصطفے شمس ضحائے چرخ دین
ناخن پائے مصطفے مومنو ماہ عید ہے
ہے یہ ہوائے مصطفے باغ جہان سبز تر
صدر صفائے مصطفے مخزن سر ذات حق
ظل ردائے مصطفے حشر مین ہمیہ ہوویگا
فضل و عطائے مصطفے ہمیہ ہمیشہ جاری ہے
حق نے برائے مصطفے پیدا کیا جہان کو
بولین گے وائے مصطفے سختی سے ہم جو حشر مین
ہوگی صدائے مصطفے لطف سے جب یا امتی

دل ہے سرائے مصطفے چشم ہو جائے مصطفے
ہے شب قدر مومنین زلف رسائے مصطفے
شمس ضحائے چرخ دین مہر لقائے مصطفے
مومنو ماہ عید ہے ناخن پائے مصطفے
باغ جہان سبز تر ہے یہ ہوائے مصطفے
مخزن سر ذات حق صدر صفائے مصطفے
حشر مین ہمیہ ہوویگا ظل ردائے مصطفے
ہمیہ ہمیشہ جاری ہے فضل و عطائے مصطفے
پیدا کیا جہان کو حق نے برائے مصطفے
سختی سے ہم جو حشر مین بولینگے وائے مصطفے
لطف سے جب یا امتی ہوگی صدائے مصطفے

کیا ہی عطائے مصطفے سنی ہمارے حال پر

سنی ہمارے حال پر کیا ہی عطائے مصطفے

جان برضائے مصطفے دل تہ پائے مصطفے
تحت لوائے مصطفے ہر دو جہان ہین بالیقین
جب کہین ہائے مصطفے نار سقر کو دیکھہ ہم
تب ہو صلائے مصطفے اب چلو باغ خلد کو

دل تہ پائے مصطفے جان برضائے مصطفے
ہر دو جہان ہین بالیقین تحت لوائے مصطفے
نار سقر کو دیکھہ ہم جب کہین ہائے مصطفے
اب چلو باغ خلد کو تب ہو صلائے مصطفے

لطف وعطاے مصطفےٰ کیسا ہی ہمیہ دیکھیے
نیک تھی راے مصطفےٰ بخشش عاصیان کیئے
دیکھو وفاے مصطفےٰ حامی عاصیان ہوئے
شان گداے مصطفےٰ شاہون سے بس دوچند ہے
اپنا سواے مصطفےٰ حشر مین کون ہے شفیع
خوف ورجاے مصطفےٰ کرنا ہمین ضرور ہے
دین بقاے مصطفےٰ تا بہ ابد بقا ہے یہہ
قدر وقضاے مصطفےٰ قدر وقضا خدا کی ہے
نور وضیاے مصطفےٰ جلوہ کوہ طور ہے
ہم یہ دعاے مصطفےٰ حشر کو بخشے جائین گے

کیسا ہے ہمیہ دیکھیے لطف وعطاے مصطفےٰ
بخشش عاصیان کیئے نیک تھی راے مصطفےٰ
حامی عاصیان ہوے دیکھو وفاے مصطفےٰ
شاہون سے بس دوچند ہے شان گداے مصطفےٰ
حشر مین کون ہے شفیع اپنا سواے مصطفےٰ
کرنا ہمین ضرور ہے خوف ورجاے مصطفےٰ
تا بہ ابد بقا ہے یہ دین بقاے مصطفےٰ
قدر وقضا خدا کی ہے قدر وقضاے مصطفےٰ
جلوہ کوہ طور ہے نور وضیاے مصطفےٰ
حشر کو بخشے جائینگے ہم بدعاے مصطفےٰ

وصف وثناے مصطفےٰ سنی ہو تجھسے کب ادا
سنی ہو تجھسے کب ادا وصف وثناے مصطفےٰ

یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
تم ہو نور خدا تم سے ظاہر ہوا
تم امام رسل بیچگون بے مثل
زندہ تم سے عیان ہو گئے مردگان
انگلیون سے نبی نہر جاری ہوئی
تم نے شق قمر کر دیا چرخ پر
تم سے ہر دوسرا ہو گئے برملا
نخل خرما بجا سنگ سے ظاہر ہوا
لاکھون بیمار کو روبرواے مسیح
ہوگے شیرین دہن تم نے حق سے سخن
آیا سنگ گران جب بہ آب روان
ریت کو یا نبی تم نے حلوے سی کی

یا شفیع الورا مرحبا مرحبا
نور ہر دوسرا مرحبا مرحبا
افضل الانبیا مرحبا مرحبا
یا حبیب خدا مرحبا مرحبا
آپ کی برملا مرحبا مرحبا
یا نبی مصطفےٰ مرحبا مرحبا
خاصۂ کبریا مرحبا مرحبا
تم نے پیدا کیا مرحبا مرحبا
تم نے دی ہے شفا مرحبا مرحبا
روبرو ہے کیا مرحبا مرحبا
حکم جدم ہوا مرحبا مرحبا
اور کیا با مزا مرحبا مرحبا

بانٹ پر آپ کی ہرنی آئی چپلی — مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

اپنے مسواک کو تم نے گاڑا ہو جو — جھاڑ اوسکا ہوا مرحبا مرحبا

ثانی ہی نا ہوا اور نا ہووے گا — یا نبیؐ آپ کا مرحبا مرحبا

ایک فرشتے کے تھے ہر دو بازو جلے — آپ نے پر دیا مرحبا مرحبا

گو وہ تھا جلکے موا تم نے زندہ کیا — پھر وہ آدم ہوا مرحبا مرحبا

رہرو کفر پر تم نے کی جو نظر — وہ مسلمان ہوا مرحبا مرحبا

لاکھون ہی گمرہان آئے رہ پر بجا — آپ ہو رہنما مرحبا مرحبا

پیدا ہو کر نبیؐ کہتے تھے امتی — اپنے لب کو ہلا مرحبا مرحبا

روز محشر ہو جب دینگے تم ہمکو تب — مغفرت کی صلا مرحبا مرحبا

یا شفیع الامم تم نے کرکے کرم — راہِ حق دی بتا مرحبا مرحبا

ہے خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ — تم بھی ہو بے چرا مرحبا مرحبا

نور حق نے جو کی اپنی جلوہ گری — تم سے ظاہر ہوا مرحبا مرحبا

فی الحقیقت خدا خود تھا جلوہ نما — تم کو مظہر کیا مرحبا مرحبا

وہ تھا نور صمد جلوہ گر خود احد — نام احمد رکھا مرحبا مرحبا

تم شریعت خدا تم طریقت خدا — تم حقیقت خدا مرحبا مرحبا

کیسا بولون خدا تم کو یا مصطفےٰ — ہو نہ حق سے جدا مرحبا مرحبا

گر مین بولون خدا ہو شریعت خفا — تم کو یا مصطفےٰ مرحبا مرحبا

تم مین حق مین بجا فرق اتنا ہوا — یا امام الہدیٰ مرحبا مرحبا

حق کو ہے نہ پسر اور نہ مادر پدر — اے شہ اصفیا مرحبا مرحبا

ہے خدا ذات تو تم صفت اوسکی ہو — راز دانِ خدا مرحبا مرحبا

ذات ہے جبتلک کب صفت ہو الگ — ذات تک تم بقا مرحبا مرحبا

یہ سخن عارفو غور سے گر سنو — بولوگے بارہا مرحبا مرحبا

سنی ہو تر زبان کہتا ہو ہر زمان — ہو نبیؐ پر فدا مرحبا مرحبا

جلوہ رخِ احمدؐ کا نظر آئے تو اچھا
وہ نور اِن آنکھون مین اُتر آئی تو اچھا

آنکھون کو ملون نقش کفِ پائے نبیؐ سے
یہ آرزوِ دل کی میری بر آئی تو اچھا

گل ایسا کھلائے رخِ سرور کی محبت
داغِ دلِ غمناک ابھر آئی تو اچھا

گر یون نہین قسمت مین لکھا خواہین الکن
روضہ شہِ والا کا نظر آئی تو اچھا

کب تک نہ مین جی کھولکی روؤن غمِ شہ مین
اب جوشش پہ یہ دیدۂ تر آئی تو اچھا

آئے قدمِ سیدِ لولاک کسی دن
اللہ کی رحمت میرے گھر آئی تو اچھا

محشر مین ہراسان ہی بہت امتِ عاصی
بخشش کو شہِ جن و بشر آئی تو اچھا

اب بادِ صبا غنچۂ خاطر کو کھلا جائے
گلزار مدینہ سے ادہر آئی تو اچھا

نکلی ہی سواری شہِ لولاک لما کی
سخنؔ بھی سرِ راہگذر آئی تو اچھا

ہے شہد آب دہن ہمارا
نبات کی جا سخن ہمارا

وہ شیرین لب کی صفت کے باعث
قلم ہے شکر دہن ہمارا

بوصف آن لب یہ مان پان ہے
کہ پیکدان ہے یمن ہمارا

وہ زلف مشکین کے ہم گدا ہین
ہے مرگ چھالا ختن ہمارا

وہ تازہ تر گل کے ہم ہین بلبل
کہ لامکان ہے چمن ہمارا

بنایا روح القدس کو بلبل
نگار گل پیرہن ہمارا

نہین ہے جنت کی ہم کو پروا
ہے کوئے احمدؐ چمن ہمارا

لگا ہے شوقِ خدا پرستی
ہے دلربا بت شکن ہمارا

جو ہو مدینہ مین لاشِ عریان
ہو دھوپ وہانکی کفن ہمارا

مزار کی جا پہ سبز گنبد
بنے یہ چرخ کہن ہمارا

زہے مقدر بدشت یثرب
غبار بنجائے تن ہمارا

بسوز ہجران مہیر خوبی
ہے نالہ آتش فگن ہمارا

وہ گل گے روضے مین واہ قسمت
بنے جو ہریالی تن ہمارا

ریاضِ وحدت کے مدح خوان ہین
کہ تازہ تر ہے چمن ہمارا

دوئی کے پتھر کو پھینکتے ہین
ہمارے آقا کا ہے دوعالم
دعا یہ کرتے ہین یا محمدؐ
بکفر غالب رہین یہ مقصد
نزول موسیٰ پہ من وسلویٰ

یہی ہے دیوانہ پن ہمارا
جہان رہین ہم وطن ہمارا
ہو دور رنج و محن ہمارا
برائے شاہِ زمن ہمارا
ہے وصف احمدؐ کا من ہمارا

نجات کامل ہے پھر تو سنی
قبول ہو گر سخن ہمارا

یارب تو بتا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
چہرہ سے عیان انوار خدا ہے جس سے منور ہر دوسرا
رخسار منور جلوہ کنان چمکا ٹسے روشن ہر دو جہان
لب لعل فزون از لعل یمن تھا نور کا شعلہ سیب ذقن
پیشانی سے جسکی صاف عیان بس نور خدائے ہر دو جہان
بینی سے الف اللہ کا عیان پُر سرّ خدا ہے درج دہان
ابروئے مبارک مثل کمان تھا سہم مژہ سے کفر نہان
بادام یہ دو آنکھونکی ہم کر دینگے نثار اوس چشم پہ ہم
بے نور ہین جب دیکھینگے ہم تو مردہ دلونپر کر کے کرم
اوس سینہ مین روشن سِرِّ خدا اُنکے لیے تھا پیٹ بھرا
تو نور خدا کو دیکھ ہم کیا بولون تجھسے ہے رب کی قسم
وہ دست تھا تھا دستِ کرم ہر راہ ہدایت پر تھا قدم

تا دیکھون سدا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
ہے بدر دجیٰ تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
ہے شمس ضحیٰ تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
ہے ماہ لقا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
ہے نور خدا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
واصلِ علی تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
ہے دفع بلا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
گر دیکھین ذرا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
دیوے گی جلا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
ہے شمع ہدا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
مرآتِ صفا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی
ہے راہ نما تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی

اے سنی از لمین تونے اگر دیکھی ہے تو ر کھیو اوسکی خبر
ہان بھول نہ جا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِ علی

جسوقت خورِ نورِ نبیؐ دید مین چمکا
جب قصد کیا وصف محمدؐ کے رقم کا
دیوان جو ہوا وصف محمدؐ کے رقم کا
ایمان ملا دین ملا ہم کو عزیزو

ہر ذرہ نظر آگیا اسرار قِدم کا
سر جھک گیا سجدہ مین ہی اکبار قلم کا
شیرازہ یہ یکبار ہوا رشتہ دم کا
یہ صاف تصدق ہے محمدؐ کے قدم کا

کیا لطف ہے کیا فیض ہے کیا فضل و عنایت   باللہ کہ مالک ہے وہی فیض اتم کا
بتلائی رہ نیک کیا وعدۂ بخشش   کس مونھہ سے ادا شکر ہو احمدؐ کی کرم کا
ہر صبح کو ہر شام کو ہر سمت ہر اکجا   جلوہ ہے اسی مہر عرب ماہِ عجم کا
ایمان ہے ہدایت ہے محمدؐ کی صفت مین   لو خوان کشادہ ہے یہان فضل و نعم کا
سجدے کیے لیئے شکر کے اے قبلۂ عالم   بس ہے مجھے محراب تری ابرو کے خم کا
کب فکر او سے مہر قیامت کی ہو شاہا   جب سایہ ہو امت پہ تیری دین کے علم کا
جب لگ چکی امت کی تیری سر سے شفاعت   سب خوش ہوئی جاتا رہا غم حشر کی غم کا
گمراہی مین ہم تھے ہمکو دی کس نی ہدایت   یہ سارا کرم ہے اسی جامی امم کا

ایمان دیا دین دیا ہمکو وہ سنی   کیا فیض ہی کیا فضل اہی الطاف شیم کا

تم ہو شاہ انبیا یا مصطفےٰ   ہو رسول کبریا یا مصطفےٰ
جو تمھاری راہ پر قائم رہے   ہو گئے وے اولیا یا مصطفےٰ
دین حق نے لی صفائی آپ سے   تم ہو شاہِ اصفیا یا مصطفےٰ
زیب و زینت تم سے تقویٰ کو ہوئی   تم ہو زین الاتقیا یا مصطفےٰ
سب بزرگون کو بزرگی آپ سے   تم ہو ازکی الازکیا یا مصطفےٰ
جب ہوئین ظاہر تمھاری نیکیان   چھپ گئے سب اشقیا یا مصطفےٰ
ہو ہدایت آپ کی جسکو تو پھر   راستہ سیدھا لیا یا مصطفےٰ
آپ کی الفت مین بس پیوند دل   خوش ہوا جس نی سیا یا مصطفےٰ
جو تمھارے قول پر ثابت رہا   نیکنامی سے جیا یا مصطفےٰ
آپ کی الفت مین جو تشنہ ہوا   ساغر کوثر پیا یا مصطفےٰ
فرش سے خوش ہے مدینے کا مجھے   ہو عطا اک بوریا یا مصطفےٰ
اُسکے فرمان مین جہان جو آپ کا   ہے ادا فرمان کیا یا مصطفےٰ

گر صفائی چاہتا ہے دل کی تو
روز و شب کہہ سنیا یا مصطفےٰ

آفتاب نور ہے چہرہ رسول اللہ کا
جلوۂ کوہ طور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جبہہ و رخ سے عرق رحمت کا ظاہر ہی سدا
رحم سے مجھور ہے چہرہ رسول اللہ کا

قوسِ وابرو تیر مژگان سے بہم چلہ کشید
کفر پر منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا

چشم رحمت سے گنہگاران امت کی طرف
روز و شب ناظور ہے چہرہ رسول اللہ کا

فتح دی حق نے شفاعت پر نگہ کے تیر کو
ناصر و منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا

بینی ور وئے جمالِ دین و دنیا بالیقین
بلکہ خالص نور ہے چہرہ رسول اللہ کا

عارض انور نے بخشی روشنائی مہر کو
نور چشم کور ہے چہرہ رسول اللہ کا

گوش عالی جوہر عزت کے ہر دو کان ہین
گوہر اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ہے زبان و لب سے ہر دم گفتگوئے مغفرت
غافر و مغفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

فرد عصیانِ امم دھولے ذقن کا ہے عرق
رکھے یہ مقدور ہے چہرہ رسول اللہ کا

چشم دل سے دیکھ از روئے ترحم پاس ہے
تجھ سے کب ہاجور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ہر دو عالم ذکر حسنِ پاک سے ہین ترزبان
ہر جگہہ مذکور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آفتاب اوجِ رحمت جلوۂ وحدت یقین
نور سے معمور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جسنے دیکھا اُسنے نقدِ مغفرت حاصل کیا
فیض سے گنجور ہے چہرہ رسول اللہ کا

مردمک کو مرحمت نورِ بصارت کیون نہو
چشم مین مستور ہے چہرہ رسول اللہ کا

نور احمدؐ دید مین موجود ہے ہر شے مین دیکھ
گو بظاہر دور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صاف تر رومال رحمت سے ہوئی لوث حدوث
پاک ہے مبرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

راغب و ناظر ہے رب العالمین سوئے حبیب
کیا اوسے منظور ہے چہرہ رسول اللہ کا

نور وحدت سے مجلّی و منور بالیقین
حسن سے موفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

کون سی جا ہے جہان شہرت نہین اُس حسن کی
ہر طرف مشہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آب رحمت سی ہوئی ہے شست وشوئے رویاک
طاہر و اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صفحۂ دل پر میرے حسن ہدایت کیون نہو
اوسپہ تو مسطور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ماہِ تابان جب سراے سنی فلک تک اب تلک
دیکھکر مسرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

دید احمدؐ کا انتظار رہا ۔۔۔ عمر بھر قلب بیقرار رہا
آستان بوسی سے شہِ والا ۔۔۔ ہائے محروم خاکسار رہا
خادم بادشاہِ دین ہون مین ۔۔۔ مجکو کیا کیا یہ افتخار رہا
داغ عشق رخِ محمدؐ سے ۔۔۔ دلِ مہجور لالہ زار رہا
گھر کیئے دل مین سارے عالم کے ۔۔۔ سرور دین کا جان نثار رہا
دل مین کھٹکا نہ خار غم اپنے ۔۔۔ عشق احمدؐ گلے کے ہار رہا
واصفان نبیؐ مین اے سنی ۔۔۔ شکر ہے اپنا بھی شمار رہا

ذکر ہر دم ہے میرا کلمہ رسول اللہ کا ۔۔۔ ورد کرتا ہون سدا کلمہ رسول اللہ کا
ہو تجلی دل کو اور ایمان کامل اوسکا ہو ۔۔۔ صدق سے جس نے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا
ہے یہی ذکر جلی ورد اسکا کر اس طرح سے ۔۔۔ دمبدم صبح و مسا کلمہ رسول اللہ کا
لا الٰہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے کر ۔۔۔ تا کرے دل کو صفا کلمہ رسول اللہ کا
عاقبت کے خوف سے گر تم پڑھو گے مومنو ۔۔۔ دیگا دوزخ سے بچا کلمہ رسول اللہ کا
ہے دم عیسیٰ اسی مین ذکر کر اے مردہ دل ۔۔۔ دے ہے مردہ کو جلا کلمہ رسول اللہ کا
گر کرے دنیا کی خاطر ورد اسکا جو کوئی ۔۔۔ برکت اوسکو دیویگا کلمہ رسول اللہ کا
جس نے ورد اسکا کیا بہر خدا طلبی تو بس ۔۔۔ حق سے دیڈالا ملا کلمہ رسول اللہ کا
کیون نہ میرا القلقہ ہو روز و شب ہر ایکدم ۔۔۔ نقش دل پر ہو گیا کلمہ رسول اللہ کا
آئینے سے دل کے ہو زنگ کدورت صاف تر ۔۔۔ قلب کا ہے مصقلہ کلمہ رسول اللہ کا
گر خدا بینی تجھے منظور ہے یہ ذکر کر ۔۔۔ دیگا نور حق بتا کلمہ رسول اللہ کا
جنت الماویٰ ہے اوسکے واسطے اے مومنو ۔۔۔ دمبدم جس نے کہا کلمہ رسول اللہ کا
جلوۂ نور الٰہی اس سے دل مین ہو نمود ۔۔۔ دیکھ لے ہے حق نما کلمہ رسول اللہ کا
کاتب قدرت نے چاہا مشق عالم کا کرے ۔۔۔ لوح پر پہلے لکھا کلمہ رسول اللہ کا
تیرے ایمان کو ہو استقلال اسکی ذکر سے ۔۔۔ روز و شب کہہ سنیا کلمہ رسول اللہ کا
جب شفیع المذنبین امت کا آقا ہو گیا ۔۔۔ خوف کیا محشر کا جب ایسا وسیلہ ہو گیا

نور ایمان سے منور کیون نہو سارا جہان
دین احمدؐ کا دو عالم مین جو شہرا ہوگیا

مومنون کے دل کو اکبارگی تجلی ہوگئی
نور پاک مصطفےٰؐ کا جبکہ جلوہ ہوگیا

کیا بزرگی مین کرون ذات محمدؐ کی بیان
جسکے باعث اطہر و اشرف یہ کعبہ ہوگیا

شافع روز جزا ہم عاصیون کے واسطے
جز رسول کبریا پھر کون ایسا ہوگیا

لے زمین سے تا فلک ایمان کو رفعت ہوگئی
رایت دین محمدؐ جبکہ برپا ہوگیا

جب تولد سید لولاک تکے مین ہوئے
مومنون کا کیا کہون اس سمت قبلہ ہوگیا

دہشت دنیا نہ عقبیٰ قبر کی بھی فکر کیا
شافع روز جزا جسوقت اپنا ہوگیا

دین ملا ایمان ملا رحمت ہوئی ہم پر نزول
باعث رحمت یقین حضرت کا آنا ہوگیا

منزل رحمت ہوا یہ سطحۂ روئے زمین
جب شفیع المذنبین دنیا مین پیدا ہوگیا

بے مثال و بے چگون ذات محمدؐ کو کہو
ورنہ بتلاؤ نبیؐ کا کون ہمتا ہوگیا

جب نبیؐ پیدا ہوئے دنیا و دین دونون ہوئی
دو جہان کا الغرض اسباب سارا ہوگیا

کیون نہ امت کو شرف بخشے رسول کبریا
جسکے قدمون سے مشرف عرش اعلیٰ ہوگیا

وادی یثرب خدا دکھلائے اے سنی مجھے
عشق احمدؐ کا یہ میرے سر مین سودا ہوگیا

بڑا مشتاق ہے مدت سے دل میرا محمدؐ کا
بتا دے جلد تر یارب مجھے روضا محمدؐ کا

نحوست اوٹھ گئی دنیا سے اک لخت اے مسلمانو
دو عالم مین ہوا جسوقت سے شہرا محمدؐ کا

چراغ نور ایمان سے ہوا ہے دلکا گھر روشن
مہ نور ہدایت دل پہ جب چمکا محمدؐ کا

ہمین کیا خوف ہے یارو کہو روز قیامت سے
گنہگارون کے چھوڑو اینکو ہے وعدہ محمدؐ کا

نہین ہے فکر ہمکو گرمی خورشید محشر کی
ہمارے سر پہ ہے اے مومنو سایہ محمدؐ کا

مہم بخشش امت نہووے فتح کیونکر اب
کہ شمشیر شفاعت پر تو ہے قبضہ محمدؐ کا

ادا ہو شکر کیون اوسکا پڑے تھے ہم ضلالت مین
ہدایت حق نے دی ہمکو یہ ہے صدقہ محمدؐ کا

تجلی دین اعظم کی ہوئی مشرق سے مغرب تک
جو نور حق سے کثرت مین ہوا جلوہ محمدؐ کا

ازل سے دل میرا آشفتہ نور مجسم ہے
کہ خوش آتا ہے جنت سے مجھے صحرا احمدؐ کا

خیال زلف عنبر بوئے احمدؐ سر سے کب جاوے
ہوا ہے روز اول سے مجھے سودا احمدؐ کا

خدا کا نور اقدس لاشریک و وحدہٗ برحق
خدا نے نور احمدؐ کو کیا خلقت مین لاثانی

جمالِ ذاتِ اظہر ہے تو ہے یکتا محمدؐ کا
نہین تھا اور نہ ہوویگا کوئی ہمتا محمدؐ کا

کہان ہم اور کہان یہ دین نزولِ رحمِ حق کب تھا
یہ جانو موجبِ رحمت ہوا آنا محمدؐ کا

چھوڑائی راہ بد ہم سے عطا کی نعمتِ ایمان
بیانِ فضل و احسان مین کرون کیا کیا محمدؐ کا

ہین سب خواہندۂ افضال ذاتِ احمدِ اسنیٰ
یقین جانو کہ سب پر دست ہے بالا محمدؐ کا

اے مصدرِ رحمتِ خدائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وے منزلِ فضلِ کبریائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

اے معدنِ فیض والسخائی وے مخزنِ جود والعطائی
اے صاحبِ صادق الوفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

بینی توئی حال مومنان را دانی توئی راز عاصیان را
اے واقفِ سرِ اختفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

پوشیدہ نماند بر تو ہر سر ہستی توئی ذرہ ذرہ مخبر
اے باعثِ ارض والسمائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

بکشادی بجا تو راز اعظم ہستی توئی سید دو عالم
اے سرورِ خیلِ انبیائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

دانستہ خبر ز حال امت دادی تو امید از شفاعت
اے غافرِ ذنب والخطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

بکشادی تو عقدہائے دین را دادی تو صفائی مومنان را
اے گوہرِ تاجِ اصطفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

بنمودی تو راہ دین بگمرہ کردی تو ز راہ دین آگہ
اے ہادیِ صدق والصفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

ہستی توئی مقتدائے پاکان اسرار ازل بتو نمایان
اے جوہرِ کانِ اجتبائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

ہر ذرہ راز حق تو دانی رخشان ز تو مہر آسمانی
اے صورت شمس والضحائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
کردی چہ بجال ما عنایت بخشیدی تو گنج راز وحدت
اے مالک جود والعطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ظاہر نشود سخاوت تو عام ست بجا کرامت تو
اے صاحب فیض والسخائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وصفت چہ کند زبان سنی ہستی توئی راز دان سنی
اے احمدؐ احسن الثنائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

عشق احمدؐ کا ہے عجب چٹکا
مار بھی کھا کے زلف کی لٹ کا
یار اپنا شفیع محشر ہے
پاس نفس و قدم ہے رہ شاغل
وسوسہ ڈال دے اگر خناس
راہِ مولا میں ہے وہی ہشیار
نامِ عقبیٰ ہے مسکن و آرام
سر یہ لے لا آلہ کی گٹھری
کرکے اثبات ذکر الا اللہ
نام احمدؐ سے کھل گئے اسرار
درِ نورِ یقین جو باز ہوا
یا نبیؐ آپ کا یہ رتبہ ہے
احمدؐ اب تک ہے نگون سر سب
میم احمدؐ سے کھل گیا اسرار
جام کوثر سے کرا سے سیراب

دل کو سودا ہے زلف کی لٹ کا
پھر نہ چھوٹا وہ جاکے جو لٹکا
عاقبت کا کہاں رہا کھٹکا
اور جانب خیال مت بھٹکا
اوسکو لاحول کا لگا سٹکا
گرد غفلات کو جو کہ ہے جھٹکا
ہے یہ دنیا مقام کھٹ کھٹ کا
جبکہ ہمت کا باندھکر ٹپکا
قلب آشفتہ پر اوسے ٹپکا
اُٹھا پردہ احد کی چوکھٹ کا
نہ رہا پھر تو آسرا ایٹ کا
عرش تکیہ بنا چھپر کھٹ کا
سن کے آوازہ تیری آہٹ کا
راز ہے اور کچھ یہ گھونگٹ کا
سنی عاشق ہے تیری پن گھٹ کا

رخ سرور دو عالم کہین بے نقاب ہوتا تو نہ حشر تک طلوع مہ و آفتاب ہوتا

کبھی ہوتا یا الہی تو یہ انقلاب ہوتا سوئے روضۂ محمدؐ مین روان شتاب ہوتا

جو ٹھہرتی امتحان کی غم عشق مصطفےٰ مین تو میری پکار ہوتی تو مین انتخاب ہوتا

دل داغدار کی گر کبھی دیکھہ پاتا تابش سر آسمان یقین ہے خجل آفتاب ہوتا

جو دکھاتے سرورِ دین رخ رشک برق امین نہ یہ بیقراری ہوتی نہ یہ اضطراب ہوتا

ہو ار دبر وئے دندان تو سب آبرو ڈبوئی نہ مقابل آتا گوہر نہ یون آب آب ہوتا

جو قبول خلق ہوتا نہ کلام اپنا ہر سو تو نہ شاد اتنا سنی دل کامیاب ہوتا

تم ہو نور خدا یا رسولِ خدا تم ہو شمس الضحیٰ یا رسولِ خدا

نورِ اطہر سے روشن ہوئے دو جہان تم ہو قمر الضیا یا رسولِ خدا

بحر عصیان سے تم پار کر دو مجھے ڈوب جاؤن مین نا یا رسولِ خدا

مجھکو طاقت و قوت عطا کیجیے ہون مین بیدست و پا یا رسولِ خدا

مجھپہ اپنا کرم آپ رکھیے سدا حال بد ہے میرا یا رسولِ خدا

ایسی ہو وے عنایات کچھ آپ کی میری رد ہو بلا یا رسولِ خدا

شکل اطہر مجھے کیون بتاتے نہین کیون ہو مجھسے خفا یا رسولِ خدا

رحم کر کر یہ فدوی پہ بہر خدا دیجے صورت بتا یا رسولِ خدا

نقد بخشش سے مجھکو کرو تم غنی ہون مین مثلِ گدا یا رسولِ خدا

تم سے امید بخشش کی رکھتا ہون مین دو نہ دل سے بھلا یا رسولِ خدا

رکھیے دنیا و عقبیٰ مین عزت میری اور کردو بھلا یا رسولِ خدا

موت آوے تو بالخیر و ایمان ہم خاتمہ ہو میرا یا رسولِ خدا

جبکہ اس سے بچون یہ کرم کیجیے یا نبی مصطفےٰ یا رسولِ خدا

مجھکو امید ہے آپکے فضل سے بر لے آؤ ذرا یا رسولِ خدا

جان کندن کی سختی سے دیجے بچا تم بلطف و عطا یا رسولِ خدا

اور تنگی سے قبر کی دیجیے رہا جب مین گھبراؤنگا یا رسولِ خدا

جب

جبکہ آسانی ہووے وہانسے مجھے ❊ اور ہے اک بلا یارسولِ خدا
اوسکو بھی کردو آسان بعزت خود ❊ یا امینِ خدا یارسولِ خدا
اب یہ عاجز وبیکس وناچار کی ❊ ہے یہ تم سے دعا یارسولِ خدا
مجھکو دوزخ سے آپ بچا لیجیے ❊ از برائے خدا یارسولِ خدا
جبکہ دوزخ سے مین بچ رہون باکرم ❊ اور ہے اک دعا یارسولِ خدا
ٹال دیجیے اسکو بھی بہرِ خدا ❊ آپ خیر الوریٰ یارسولِ خدا
روز محشر مین زیر لوا دو جگہہ ❊ ہے یہی التجا یارسولِ خدا
گرم خورشید ہوگا قیامت مین جب ❊ دیجیے دامن اوڑھا یارسولِ خدا
جبکہ محشر کی تنگی سے بچ جاؤنگا ❊ پھر یہ ہے مدعا یارسولِ خدا
اوسکو بھی تم کرم سے دلانا مجھے ❊ یا شفیع الوریٰ یارسولِ خدا
جبکہ میزان مین تو لینگے میری بدی ❊ کیجیے ایسی عطا یارسولِ خدا
میرے پلہ مین جب ہاتھ رکھ دیجیے ❊ تم بلطفِ علا یارسولِ خدا
جبکہ اس سے بھی بچ جاؤنگا مین بہم ❊ اور ایک ہے رجا یارسولِ خدا
یہ بھی امید بر لاؤ میری بھلا ❊ یا امام الہدیٰ یارسولِ خدا
پل کا رستہ جو تلوار سے تیز ہے ❊ جب وہان جاؤنگا یارسولِ خدا
آپ ایسا گذاریجے اس راہ سے ❊ مجھکو مشکل ہوا یارسولِ خدا
جبکہ جنت مین جاؤگے مت کیجیے ❊ مجھکو یکدم جدا یارسولِ خدا
مین گنہگار ہون تم بفضل وکرم ❊ کیجیے عفوِ عطا یارسولِ خدا
جب مدینے مین ہووے گا تیرا گذر ❊ کہنا بادِ صبا یارسولِ خدا

وہ جو سنی ہے عاصی مریض گنہ ❊ اوسکو دیجے شفا یارسولِ خدا

جو غوث مکرم پر دنیا مین فدا ہوگا ❊ وہ عرش کے سایہ مین محشر کو کھڑا ہوگا
جو غوث کا واصف ہے رتبے مین وہ کیا ہوگا ❊ مقبول رسول اللہ مرغوب خدا ہوگا
ہو کیون نہ قدم اوسکا کاندھے پہ ولیون کی ❊ احمد کا قدم جسنے کاندھے پہ لیا ہوگا

ایک روز کہا دل نے کیون فکر کری ہے تو — کیا فکر مین گھل گھل کر کیون مفت فنا ہوگا
اے سنی تو رکھہ حاجت اوس ذات مقدس سی — بے برگ اگر ہے تو بابرگ و نوا ہوگا
دنیا مین تو خوش ہوگا عقبیٰ مین یہ ہے رتبہ — اوس غوث معظم کے تو تحت لوا ہوگا
کر عرض مجھے لینا اسوقت کرامت سے — جب غوث نشان تیرا محشر مین کھڑا ہوگا
پروا یہ ہمین کب ہے وہ شاہ دو عالم ہے — یا غوث تیرا سایہ جسپر کہ پڑا ہوگا
یا غوث دعا کیجے ہے حال بتنگ میرا — کیونکر نہ فراغت ہو گر فضل تیرا ہوگا
مردون کو کیئے زندہ بس تم نے کرامت سی — دل مردہ میرا زندہ اب تم سے کیا ہوگا
کب کار میرا ہونے کچھہ دیر بھی لگتی ہے — جب قدرت تیرے ہاتھون اور حکم قضا ہوگا
کر فضل و عنایت کچھہ تا میری مدد ہووے — رتبہ میرا اے آقا کیونکر نہ بڑا ہوگا
یا غوث یہ سنی کا ہو ویگا وگر رتبہ — جب ہاتھہ تیرا سر پر با فضل و عطا ہوگا

کیا خوف حشر مین ہے گناہِ کبیر کا — فدوی ہون مین غلام ہون مین دستگیر کا
بابل مین تیرے گلشن مدح و ثنا کا ہون — صلِّ علیٰ ہے نالہ میرے ہر صفیر کا
پوچھین فرشتے قبر مین بندہ تو کسکا ہے — امت ہے کسکی نام ہے کیا تیرے پیر کا
دونگا جواب بندۂ حق امتِ نبیؐ — بے شبہہ مین مرید ہون پیران پیر کا
پروائے جاہ و دولت دنیا ہے کب اوسے — ہووے گدا اگر کوئی پیران پیر کا
بغداد کی نصیب سے گر خاک کچھہ ملے — پھر دل ہو میرا کاہیکو خواہان عبیر کا
کیونکر نہ ہو تجلی میرے دل کو مومنو — مداح ہون مین اوس شہِ روشن ضمیر کا
محشر مین اوسکے نیچے خدایا بٹھا مجھے — جسدم نشان کھڑا رہے غوث کبیر کا
یا غوث ایسے وقت مین کچھہ مرحمت کرو — از بس شکستہ حال ہے اب اس فقیر کا
منظور تیرے در کی گدائی ہے اب مجھے — خواہان نہین ہون دولت و جاہِ کبیر کا
کچھہ فضل ایسا ہو کہ ہو حاصل میری مراد — امیدوار بیٹھا ہون فضلِ خطیر کا
یا غوث مجھکو اپنے غلامون مین کر قبول — مین ہون غلام تیرے غلام حقیر کا
ای سنی میرے حق مین ہی جنت سی خوبتر — روضہ اگر مین دیکھہ لون غوثِ منیر کا

ذرا سا غم نہین روز جزا کا
نہین آتے نظر گیسوئے احمدؐ
نکیونکر سارے عالم کو ہوا لفت
نکیونکر رحمت خالق ہو نازل
مدینے شوق لیجائے گا دل کا
خدا کر دیتا ہے مقصود پورے
محبو ہو مدینہ کو روانہ +
زبان پر آیا اور دل ہو گیا خوش

میری مداحی کا عالم ہے قائل

سہارا ہے محمدؐ مصطفےٰ کا
مقدر مین یہ بل ہے کس بلا کا
محمدؐ ہے دولارا کبریا کا
جہان ہو ذکر سلطان ہدا کا
نہین محتاج ہون مین رہنما کا
دلاتے ہین جو صدقہ مصطفےٰ کا
بھروسہ کیا ہے عمر بیوفا کا
عجب ہے نام محبوب خدا کا

ثنا خوان ہونہین سنی مصطفیٰ کا

تو صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جائے فنا
اسباب کر کچھہ کوچ کا جانا ہے پھر سوے بقا
سونے سے کر توبہ یہان سونا ہے پھر تجھکو وہان
میثاق مین قالو ابلیٰ اللہ سے تو نے کہا
یاد خدا کر جان سے بچ پنجۂ شیطان سے
سن بات میری ایجوان یہ وقت پھر تجھکو کہان
جب موت تیری آویگی بیشک تجھے لیجاویگی
اب قبر کی کچھہ فکر کر اپنا بھلا چاہے اگر
ہان قبر کا یہ حال ہے غافل وہان موتھہ لال ہے
بس قبر ہے اک اژدہا موتھہ کھولکر بیٹھا ہوا
جب قبر مین تجھکو لیجا داخل کرینگے اقربا
تو گور مین جب جاویگا کہہ یہان سے کیا لیجاویگا
بس قبر ہے تاریک تر ہوگا عذاب انجائے پر
ہان قبر تیرا خانہ ہے وہان اپنا نا بیگانہ ہے

ہان اپنے حق کی کر ثنا دنیا سمجھ جائے فنا
غفلت سے کبتک سوویگا دنیا سمجھ جائے فنا
سونے سے وہ سونا کہان دنیا سمجھ جائے فنا
وہ قول اپنا لا بجا دنیا سمجھ جائے فنا
کر زندگی ایمان سے دنیا سمجھ جائے فنا
قائم نہین دورجہان دنیا سمجھ جائے فنا
پھر تجھہ سے کیا بن آویگی دنیا سمجھ جائے فنا
قائم وہی ہے تیرا گھر دنیا سمجھ جائے فنا
غافل کا بد احوال ہے دنیا سمجھ جائے فنا
کچھہ دہیان کرکے گور کا دنیا سمجھ جائے فنا
انجائے کیسا ہو ویگا دنیا سمجھ جائے فنا
موتھہ حق کو کیا بتلاویگا دنیا سمجھ جائے فنا
کر لے عبادت اے لپسر دنیا سمجھ جائے فنا
دنیا یہ کیون دیوانہ ہے دنیا سمجھ جائے فنا

یہ مال اور رتبہ تیرا کب ساتھ تیرے آویگا
ہے آخرش سب کو فنا دنیا سمجھ جائے فنا

دن حشر کا ہوگا عجب اوس روز تجھپر ہے غضب
دنیا نہ کام آویگی تب دنیا سمجھ جائے فنا

ڈالیگی تجھکو نار مین ہہجاویگا آزار مین
مت پڑ جہان کے کار مین دنیا سمجھ جائے فنا

پھنسکر تو مکر دہر مین گر کر گنہ کے بحر مین
مت پڑ خدا کے قہر مین دنیا سمجھ جائے فنا

گر دل سے تو یاد صمد مت کر کسی سے ضد وکد
سب چھوڑ دے اعمال بد دنیا سمجھ جائے فنا

حق کی عبادت سینیا ہی پُر سعادت سنیا
گر دل سے طاعت سنیا دنیا سمجھ جائے فنا

کیون جلوہ دکھاتے نہین اللہ کے محبوب
کیون سامنے آتے نہین اللہ کے محبوب

گر قرب سے محروم رہے طالبِ مضطر
پر دل سے بھلاتے نہین اللہ کے محبوب

اللہ کا نازل ہو غضب جان پر اوسکی
جس شخص کو بھاتے نہین اللہ کے محبوب

کیا نکلے میرے قلب سے دیدار کی حسرت
رویا مین بھی آتے نہین اللہ کے محبوب

ہر محفلِ میلاد مین تشریف ہین لاتے
کس بزم مین آتے نہین اللہ کے محبوب

دیکھو تو مین کس دام الم مین ہون گرفتار
کیون غم سے چھڑاتے نہین اللہ کے محبوب

کیا اخترِ تقدیر مرا اوج پہ آئے
در پر تو بلاتے نہین اللہ کے محبوب

پھر کون قیامت مین شفاعت کی خبر دے
جب مژدہ سناتے نہین اللہ کے محبوب

آنکھین تو بچھائے ہوئے کب سے ہوئین سنی
اس راہ سے آتے نہین اللہ کے محبوب

پڑی نبی کے جو دندان کی آب در تہ آب
صدف مین ہو گیا در خوش اب در تہ آب

فقط نہ خشکی پہ بل اہل آب در تہ آب
نبی کا کرتے ہین ذکرِ ثواب در تہ آب

نبی کا فیض جو پہونچا شتاب در تہ آب
صدف بھی ہو گئی اہل نصاب در تہ آب

اثر کیا نہ وہ ماہی پہ آب سے ہرگز
سنا تھا وصف رسالت مآب در تہ آب

کسی کو شک کہین معراج پر نبی کی ہوا
تو وہ یقین پہ ہوا فتحیاب در تہ آب

نبی ند دیتے اثر گر دعائے موسیٰ کو
سقر کا کھلتا نہ فرعون پہ باب در تہ آب

تمھارا فیض جو ہوتا تو شاہ دانا یان
تہو تا تختہ یونان خراب در تہ آب

عرق نبی کے جو واصف کا بحر مین گر جائے
گلاب آب ہو بوئے گلاب در تہ آب

عرق مین ڈوبی نہ تھی آپ کی وہ زلف سیاہ
مگر یہ معجزہ اک تھا سحاب در تہ آب

غریق ہوکے محمدؐ کے آب رحمت مین
کہو تو کرتے ہو کیون آب آب در تہ آب

نزول آب کرامت نبیؐ کا ہے کہ اوٹھو
کوئی بھی کرتا ہے اے لوگو خواب در تہ آب

یہ ذکر آتش و خاک و ہوا پہ کیا موقوف
ہے بلکہ ذکر آن عالیجناب در تہ آب

عرق مین غرق ہو گھلتا ہون ہجر احمدؐ سے
کلوخ کیون نہ ہو گھل گھل کے آب در تہ آب

جگر پہ آبلہ او سپر ہے موج آب سرشک
میان بحر الم ہے حباب در تہ آب

سیاہی چشم کی ڈوبی ہے اشک مین میرے
عجب یہ منہہ سے کہ آیا سحاب در تہ آب

ہون آب اشک مین ڈوبا بصر کو کیون نہو غرق
نظر کو ہوتا ہے اکثر حجاب در تہ آب

مدام بارش رحم نبیؐ ہے امت پر
کہ رحم لوٹے ہے یہ بحساب در تہ آب

نہ مانگا پانی چلی جس کے سر پہ تیغ نبیؐ
کہو تو کوئی بھی مانگے ہے آب در تہ آب

نبیؐ کا قہر تھا طوفان نوحؑ ای سنی
کہ جس سے آگئی دنیا شتاب در تہ آب

دیکھکر ہم رفعت دین پیمبر روز و شب
سر اوٹھا کر کہتے ہین اللہ اکبر روز و شب

نور احمدؐ کی صفت مین کیا مین بالالیش کرون
نور سے جسکے ہین مہر و ماہ انور روز و شب

یا نبیؐ کیا مرتبہ اعلی کیا اللہ نے
تھا وکالت مین تمھاری روح اکبر روز و شب

ذکر دنیائے دغل مین کہیے کیا پھل پاؤگے
وصف احمدؐ کا کرو ہے ذکر بہتر روز و شب

طاعت حق کیجیئے تا عاقبت بالخیر ہو
یہ دعا مانگو خدا سے سر جھکا کر روز و شب

یا آلہ العالمین بہر جناب مصطفیؐ
از رہ رحمت ہو رحمت بار ہم پر روز و شب

مومنو ہر دم تمھاری عاقبت کے واسطے
مصطفیؐ دل سے دعا کرتے تھے اکثر روز و شب

گرمی خورشید محشر سے بچینگے کیون نہ ہم
سایۂ رحم نبیؐ ہے اپنے سر پر روز و شب

فضل سے پہونچا خدایا تا کہ ہم رکھتے رہین
روضۂ اطہار کی دہلیز پر سر روز و شب

ایسی بھی قسمت ہماری ہے کہ جسکے زور سے
دیکھین تا احمدؐ کا ہم روضۂ منور روز و شب

اپنی آنکھون پر رکھونگا اوسکے قدمون کو ہم
رہ مدینے کی چلے گر میرا اشتر روز و شب

یا رسول اللہ جدائی مین تمھاری مین مدام
ہو گیا لاغر نہایت آہ بھر بھر روز و شب

عرض یہ کرتا ہے سنی یا رسول اللہ سدا
ہو زیارت آپکی مجکو میسر روز و شب

زیب آرائے مسجد و محراب
رہنمائے طریقۂ اسلام
اعتصادِ گروہِ اہلِ یقین
دافع فتنہائے دیو مرید
رونق شمع بزم دو عالم
خسرِ احمدؐ خلیفۂ دویم

دشمن شرک و قاتل مرتاب
جادہ پیمائے سوئے راہ صواب
حامیِ عاصیان بروز حساب
مقبل خاص درگہہ وہاب
مہر چرخ کمال و عالی جناب
صاحب عدل و داد و زہد مآب

یعنی حضرت عمرؓ شہ سنی
حامی روز حشر بن خطابؓ

آیا جب عدل پر عمرؓ خطاب
سرورِ دین و رونقِ ایمان
رازدانِ خدائے عز و جل
تربیت گمرہون کی کی دین سے
دشمن فتنۂ و فساد و کفر
توڑ ہی ڈالی ظالمون کی کمر
عدل و انصاف سے خلافت کی

مار ڈالا پسر عمرؓ خطاب
شاہِ عالی گہر عمرؓ خطاب
سید باخبر عمرؓ خطاب
شاہِ فضل و ہنر عمرؓ خطاب
دافع شرک و شر عمرؓ خطاب
عادل نیک تر عمرؓ خطاب
سرورِ معتبر عمرؓ خطاب

خوف کیا حشر کا تجھے سنی
تجھپہ ہے سایہ در عمرؓ خطاب

شاہِ کونین ابن ابو طالبؓ
رازدان خدائے عز و جل
ہمت افزائے ناتوانِ ضعیف
جسمک جسمی رو حک روحی
نور بخشائے شمع بزم ہُدا
ذاکر حق خلیفۂ چہارم

شیر حق غالب علیؓ غالب
واقف دین بدین حق راغب
قوتِ روح و طاقتِ قالب
دمک دمی ابن ابو طالب
رونق افزائے نیر ثاقب
عامل فرض و سنت و واجب

بہر سنی وسیلۂ کامل
شاہ مردان بن ابو طالبؓ

جب ہوا مرتضیٰ علی غالب — مقتدی مرتضیٰ علی غالب
تھے عرب مین ہزارون زور آور — سب پہ تھا مرتضیٰ علی غالب
ہر جگہہ کافرون کے زمرے پر — ہوگیا مرتضیٰ علی غالب
زندگی تک تمام عالم پر — تھا سدا مرتضیٰ علی غالب
در خیبر اوکھاڑ کر پھینکا — تھا بڑا مرتضیٰ علی غالب
ہوگیا مشرکون کے لشکر پر — ہر جگہہ مرتضیٰ علی غالب
اہل اسلام کے معاون تھے — بار ہا مرتضیٰ علی غالب
تیغ اسلام سے اوڑایا سر — کفر کا مرتضیٰ علی غالب
جو تھے کعبے مین بت رگڑ ڈالا — زیر پا مرتضیٰ علی غالب
پہلوانون پہ سارے عالم کے — ہور ہا مرتضیٰ علی غالب
اپنے سنی کی کچھہ مدد کیجے — آج یا مرتضیٰ علی غالب

رضی اللہ عنہ

ردیف التاء الفوقانی

اے سنی یہ دنیا کی کبھو تو نہ اوٹھا بات — احمد کی صفت جسمین ہو کچھہ ایسی سنا بات
ذکر اوس شہ کونین کا کیجے تو بجا ہے — بیجا ہے محض کہیئے نہ کچھہ اوسکے سوا بات
بندہ مین خدا کا ہون محمد کا پرستار — دنیا کو سمجھتا ہون کہ ہے دیر خرابات
اس عالم فانی کا فقط ذکر ہے بیجا — احمد کی صفت کیجے کہ ہے کیسی بجا بات
اے مومنو کیا کہتا ہون چپ کان کو رکھکر اف — اب غور سے سن لیجئے یہ میری ذرا بات
جس بات مین احمد کی صفت ہووے تو وہ بات — کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات
اے مومنو یہ نعت نبی صل علیٰ ہے — چپ رہ کے سنو تم نہ کرو بہر خدا بات
لازم ہے مسلمانون کو ہر حال مین واللہ — ہر چند نہین کیجے بجز حمد و ثنا بات
باتین تو ہزارون ہین مگر غور سے سنیئے — جو بات محمد کی ہے کیسی ہے رسا بات
جسجا پہ موسیٰ کا گذر ہونے نہ پایا — اللہ سے احمد نے کی اوسجا پہ جا بات
سکرات کے عالم مین مجھے فضل سے یارب — جس بات مین کچھہ نعت نبی ہو وہ سکھا بات
اے رب مین تجھے سونپ دیا ناطقہ اپنا — جز حمد و ثنا نکلے نہ کچھہ مونھہ سے بھلا بات

اے سنی تو نازان نہو احمدؐ کی صفت سے
کچھ مونھ بھی تجھے ہے کہ کہین ہان نہ بنا بات

اب مجھکو کسی کی نہین پروا اے شفاعت
رکھتا ہون محمدؐ کی تمناے شفاعت

بر آئے خدایا کہ مین اب تیرے نبیؐ کی
یک عمر سے رکھتا ہون تمناے شفاعت

پھر کون سی نعمت کی مرے دل کو ہو پروا
ملجاے اگر نعمت عظماے شفاعت

ہے اذن شفاعت کا کہو کسکو عزیزو
واللہ محمدؐ ہی ہے آقاے شفاعت

کچھ ایسا سبب ہو کہ مدینے مین پہونچ جاؤن
مین خوب سمجھتا ہون وہ ہی جاے شفاعت

رحمت سے کرامت سے عنایات سے ہم کو
چھڑوا دیگا باحسن و تقاضاے شفاعت

سائے مین گنہگارونکو لیوے گا واللہ
محشر مین شہ چتر معلاے شفاعت

ہے ذات محمدؐ کی یقین کہف غریبان
اللہ نے کیا ہے اوسے ماواے شفاعت

ہو آشنا احمدؐ کے دل و جان سے عزیزو
پھر خوف نہین پیروگے دریاے شفاعت

اللہ نے اوسے اذن شفاعت کا دیا ہے
کیا شبہہ ہے امت کی جو فرماے شفاعت

قرآن سے ثابت ہے شفیع احمدؐ مرسل
کافر ہے جو ہے منکر والاے شفاعت

جاوے مین پھر اس امت احمدؐ کے عزیزو
کھل جائیگا جب نور مجلاے شفاعت

پھر چین ہے آرام ہے راحت ہے فراغت
تقدیر سے سنی کی جو ہو جائے شفاعت

واہ قسمت کہ ملی آج یہ رات
مصطفیٰؐ کو ہوئی معراج یہ رات

اور راتین بھی بڑی ہین لیکن
ساری راتون کی ہے سرتاج یہ رات

کیسی رحمت ہے کہ لیوین آرام
ایک جا جرہ و دراج یہ رات

نور باطن سے لے ہر مہ سے خراج
ظاہرا دیکھو تو ہے داج یہ رات

لیلۃ البدر اگر ہے روشن
پر وہ سو رات سے لے باج یہ رات

کیا سعادت کا ستارہ چمکا
نحس عالم کرے اخراج یہ رات

فضل خالق سے ہوا وہ وقت روا
مانگے حاجت کوئی محتاج یہ رات

جاگتے آنکھون کی شمعین کر کر
روز ملتی نہین اے کاج یہ رات

ہو روا فضل سے اللہ کے سب
چاہو حاجت جو ہو بالحاج یہ رات

جلد پُر تاب کرو تیرِ دعا
اے کماندارو ہے آماج یہ رات

فوج بخشش کو لے شبخون کر کر
ملک عصیان کرے تاراج یہ رات

آج تھا وصل حبیب و محبوب
کیا سعادات کی ہے تاج یہ رات

کی ہے امت کی شفاعت حق سے
مصطفٰی نے بصد الحاج یہ رات

آج کے جاگے سے دل ہو روشن
کرے تاریکی کو اخراج یہ رات

زہے قسمت کہ اگر ہو سنی
راہ حق مین تیرا ہو راج یہ رات

ریختہ شب برات

ادب سے جاگیو اے دل کہ ہو نجات کی رات
تمام راتون مین یہ رات ہے برات کی رات

تمام راتین تو غفلت مین کھوئین صد افسوس
گذار ذکر خدا مین بھلا یہ راست کی رات

خدا کی یاد مین تا صبح جاگ اے ہشیار
یقین سمجھ یہ ہے تسبیح اور صلوات کی رات

جو شب کے جاگے سے دل ہووے روشنائی پذیر
خدا نے اوسکو بنائی ہے کیا نجات کی رات

خدا کے فضل سے اس رات کی فضیلت سے
نجات نزع سے پاوینگے ہم نجات کی رات

خدا کی راہ مین دینا ہے کچھ فقیرون کو
غرض یہ رات بھی ہے ہدیہ و زکوٰۃ کی رات

خدا کی یاد مین بیدار جو رہا امشب
تو اوس نے نعمت کونین ساری ہات کی رات

صفات اور بھی راتون مین ہین ہزارون ہی
خدا کے رحم سے اک یہ بھی ہے صفات کی رات

نکات رحمت و افضال حق ہون سارے کشود
جو جاگتے ہین سمجھتے ہین یہ نکات کی رات

جو راتین خواب مین کھوئین نہ آئینگی ہمراہ
مگر یہ رات جو جاگو تو ہوگی سات کی رات

درود و ذکر و صلوٰۃ و تلاوت قرآن
کرو یہ رات کہ ایمان کے ہے ثبات کی رات

ہو اوسپہ بارش رحم خدائے عز و جل
کہ جس سعید کی ہو جائے یہ ممات کی رات

برات و رحم و سعادات ہو عطا رب سے
ندے تو ہاتھ سے آسنی یہ نجات کی رات

ریختہ لیلۃ القدر

رحم سے پر ہے زمین اور فلک آج کی رات
رحمت حق کے اوترتے ہین ملک آج کی رات

اور راتین بھی مراتب مین اگر بہتر ہین
قدر رکھتی ہے یہ کچھ اور الگ آج کی رات

لیلۃ القدر کہا حق نے بہ از ماہِ ہزار
کیونکہ آتی ہین یہان روح ملک آج کی رات

جلوۂ شمع تجلی خدا سے ہر بار
نور باران ہے فلک تا بسمک آج کی رات

ہو گئی عالم ارواح سے آباد زمین
گر رکھو مومنو خوشبو سے مہک آجکی رات

لیلۃ القدر کو ۳۰ بار کیا یاد خدا
بیگمان قدر مین رکھتی نہین شک آجکی رات

لیلۃ القدر کو کر لیوین جو ۳۰ بار شمار
بیس پر ساتوین ہوتی ہے الگ آجکی رات

لیلۃ القدر کے ملنے کی نشانی ہے یہی
چشم سے جاے اگر اشک ڈہلک آجکی رات

شغل تسبیح وصلوۃ اور سلام و قرآن
رہکے بیدار کرو صبح تلک آجکی رات

طاعت خالق اکبر مین رہو تم بیدار
دیکھو لگ جاے پلک سے نہ پلک آجکی رات

اتنی راتین تو فراموشی مین کھوئین افسوس
گرد غفلت کو تو دامن سے جھٹک آجکی رات

بیٹھتے اوٹھتے اگر ہو دین کم کے ٹکر مے
غیب کی لوٹ ہے طاعت سے نہ تھک آجکی رات

لوٹ ہے رحمت اللہ کی بیداری مین
چشم سنی نہ کہین جاے جھپک آجکی رات

ردیف ثائے مثلثہ

یہ شوکت ہے اپنے پیمبر کے باعث
ملا دامن اچھے مقدر کے باعث

ہے جنت ہماری ہے کوثر ہمارا
ثنائے شہ روز محشر کے باعث

اوڑاتے ہین خاک آہ مظلوم کیا کیا
نہین چین چرخ ستمگر کے باعث

زمین آسمان عرش اور لوح و کرسی
ہوئے خلق اپنے پیمبر کے باعث

مہ و مہر کی ہے چمک پھیکی پھیکی
ضیائے رخ شاہ اطہر کے باعث

غنی لاکھون محتاج ہو ہو گئے ہین
عطائے جناب پیمبر کے باعث

ہین مشہور سنی ہین مقبول سنی
زمانہ مین ہم مدح سرور کے باعث

دنیائے دون کا ذکر نہ سنی تو کر عبث
نعت نبی سوا ہے وصف دگر عبث

بعد از طواف کعبہ مدینے کو جائیے
جز اس سفر کے مومنو دیگر سفر عبث

خوف خدا و خوف محمد ضرور ہے
دنیا کا اے مجنو ہے خوف و خطر عبث

بخشش تو میرے سر سے محمد کے لگ چکی
کیون فکر مند بیٹھون پکڑ کر مین سر عبث

روضہ نبی کا دیکھو تو ہے وہ نظر بجا
گر وہ نہین تو آنکھون مین ہے وہ نظر عبث

ہوتی نہین ہے ہم سے اطاعت نبی کی کچھ
چپ ہو رہے ہین عمر کے اب دن بسر عبث

تیرے سوا نہ پائی پناہ مین نے یا نبی
پھرتا رہا جہان مین مین یک عمر بھر عبث

مجھکو نبیؐ کے در کی گدائی قبول ہے
دنیائے بیوفا کا ہے سب مال و زر عبث

کچھ کام ایسا کیجے کہ عقبیٰ مین گھر ملے
پیدا کیا جہان مین اگر گھر یہ گھر عبث

باندھا ہون سر مین ذکر محمدؐ سے روز و شب
دیگر ہے ذکر اوسکے سوا سر بسر عبث

ہجر نبیؐ مین اشک بہاؤ ہے دُر سے خوب
اسکے سوا ہے مومنو گنج گہر عبث

بے یاد دم نہ مار کہ حاصل اسی مین ہے
خالی جو تو نے چھوڑا کوئی دم مگر عبث

اے سنی جا کے اب در احمدؐ پکڑ کے بیٹھ
چپ کا ہیکو تو پھرتا ہے کہہ در بدر عبث

ہم نہین اور زمانہ مین کسی کے محتاج
ہین مگر فیض رسولِ عربیؐ کے محتاج

جسکے در پر ہین ملائک بھی طلبگار کرم
خوش نصیبی سے ہین ہم ایسے سخی کے محتاج

اور پرواہ کسی کی نہین ایسے ہین غنی
ہین تو عالم مین ہین اللہ و نبیؐ کے محتاج

فیض پہونچاتے ہین شاہونکو گدا خود ہوکر
ایسے ہوتے ہین شہِ مطلبیؐ کے محتاج

ادھر آئین کہ دکھاتے ہین وہ جلوہ سر حشر
ہین کہان دولتِ دیدار نبیؐ کے محتاج

جب خبر لیتے نہین سرورِ عالی نسبی
پائین پھر کیا چمن دہر مین جی کے محتاج

ہمپہ اللہ و نبیؐ کی ہے عنایت ایسی
ہم نہین سنی زمانہ مین کسیکے محتاج

کیسی بنی ہے محفلِ نعت رسول آج
کیونکر خدا کی ہو وے نہ رحمت نزول آج

احمدؐ کو کر وسیلہ خدا سے دعا کرو
ہوتی ہے لو مراد تمھاری حصول آج

اے مومنو وسیلہ ہے اپنا شفیع حشر
غمگین ہو کے بیٹھو نہ تم دل ملول آج

سجدے مین جا کے حق سے دعا یہ کرو بدل
صدقے سے مصطفےٰؐ کے ہو شاید قبول آج

یارب بفضل ذات محمدؐ و آلہ
ہو وے ہمین سعادتِ عقبیٰ حصول آج

یارب نصیب مجھکو کچھ ایسے نصیب ہون
درگاہ مصطفےٰؐ پہ چڑھاؤن میں پھول آج

اسدم کا کیا بھروسہ ہے نکیہ نہ کل پہ رکھ
اپنے نبیؐ کی یاد کو اے دل نہ بھول آج

کل کل تو اوسکی یاد مین ہرگز نہ کر کبھو
شاید وہ وعدہ کل کا جو ہو تو وصول آج

ذکر نبیؐ مین دولتِ عقبیٰ کماوین گے
دنیا مین کیا کمائینگے ہم خاک دھول آج

میرے سخن کو لطف سے شہرت دیا نبیؐ
بیٹھا ہوئین پکڑ کے مکان خمول آج

محشر مین مجھکو پوچھیگا حق اپنے روبرو — کیا نیکی تونے لائی ہر اے ابوالفضول آج

دونگا جواب کچھ نہین پہ تیری نذر کو — لایا ہون اک قصیدۂ نعت رسول آج

اے سنی پڑھ تو آل محمدؐ پہ فاتحہ — خوش ہوگی تجھ سے روح جناب بتولؓ آج

وہ گل نبیؐ کی یاد ہے قوت برائے روح — ہان بوئے گل ہی ہوتی ہر اکثر غذائے روح

ذکر رسول تن مین ہی میرے بجائے روح — فرماؤ جسم جائے ہر کس کی برائے روح

جبتک ہر روح جسم مین ذکر نبیؐ کرو — اے مومنو ہو جسم مین جبتک بقائے روح

ہے من عرفؔ[ا] سے دیکھ لو اسرار منکشف — پہچانا رب کو وہ جو ہوا آشنائے روح

ہشیار اپنی روح سے غافل نرہ کبھو — جز یاد مصطفےٰؐ کے کہین اوڑ نہ جائے روح

محشر مین دیکھ صورت پاکیزۂ نبیؐ — گر تونے عمر مین نہین دیکھا بقائے روح

ہے دو جہان جسم مگر روح ہے نبیؐ — ہان جسم کے سوا نہین ہوتی ہر جائے روح

ذکر خدا و یاد رسول خدا بجز — دیگر خیال سے نہین ہوتی صفائے روح

احمدؐ ہے روح روح کی سب کچھ ہین خوبیان — جسدم نہووے روح تو کیا ہو سوائے روح

تازندگی نہ بھولو کسی وقت مومنو — ذکر رسول جانو ہے ردِ بلائے روح

روح الامین تھا عاشق روئے محمدی — مشہور ہے کہ روح ہی ہو مبتلائے روح

احمدؐ کی روح سے ہے مسیحا کو ہمدمی — ہے منتظر کہ امتِ احمدؐ مین آئے روح

جبتک ہے روح کلمۂ طیب کو پڑہ مدام — ورنہ کہیگی وقت فنا ہائے ہائے روح

روحین تو ہین مگر ابوالارواح کون ہے — احمدؐ کی روح جس سے کہ ہر ابتدائے روح

اے سنی ہر بقا و فنا جز نبیؐ کی کب — ہر ابتدائے روح وہی انتہائے روح

یہ تماشا گلشن عالم مین دیکھا شاخ شاخ — تھا جمالِ سید عالم کا جلوا شاخ شاخ

نغمۂ نعت نبیؐ آتا ہے جب لب پر میرے — جھومنے لگتی ہے اوسدم باغ مین کیا شاخ شاخ

کہتے ہین روح الامین ہے نخل طوبیٰ نور بار — جلوۂ نور نبیؐ سے پتا پتا شاخ شاخ

دیدۂ ادراک سے دیکھو اگر گلزار بین — ہے منقش نام محبوب خدا کا شاخ شاخ

باغ عالم مین جو ہے دید گل خوبی کا دہیان — بلبل دل ہے میرا محوِ تماشا شاخ شاخ

[ا] من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

قامت رعنائے احمدؐ کا کیا مین نے جو وصف ۔ خم ہوئی بہر ادب اوسوقت کیا کیا شاخ شاخ

کیون نہ وقت سیر گلشن ہم پڑہین صلوا علیہ ۔ دیکھتے ہین سنی نور نشاد والاشلخ شاخ

بتلا دین ہم کو جب کہ رسالت مآب رخ ۔ کیونکر نہ ڈھانکے حشر کے دن آفتاب رخ

مشتاق دیکھنے کا ازل سے ہون یا نبیؐ ۔ بتلا دو اس غریب کو اپنا شتاب رخ

رخ تو بہت جہان مین ہین اک سے ایک خوب ۔ لیکن نبیؐ کا سب مین ہے بس انتخاب رخ

حسنات بیشمار سے ہو جاؤن بہرہ یاب ۔ گر دیکھہ لون نبیؐ کا بروز حساب رخ

رحمت خدا کی دیکھینگے پھر کیا حجاب ہے ۔ اپنے نبیؐ کا دیکھینگے جب بے حجاب رخ

گر فیض نور پاک محمدؐ نہ ہوا وسے ۔ روشن کرے نہ اپنا کبھو ماہتاب رخ

روے نبیؐ کو دیکھنے پھر کیا حجاب ہے ۔ اک روز دیکھہ لیوینگے ہم بے نقاب رخ

ہوا آشنائے بحرِ فنائے محمدؐی ۔ یکدم ہے عمر جیسے دکھاوے حباب رخ

امید مستقل ہے شفاعت کے واسطے ۔ اپنی طرف کریگا وہ عالی جناب رخ

یا مصطفےٰ نبیؐ رخ دنیا سے باز ہون ۔ بہتر ہے مجھسے پھیرے یہ خانہ خراب رخ

نور نبیؐ کے فیض سے محشر مین مثل ماہ ۔ چمکیگا مومنون کا بہ حسن شباب رخ

سوتا ہون رات دن مین یہ امید سے مدام ۔ اک دن تو دیکھہ لون گا نبیؐ کا بخواب رخ

رخ کر تو سنی سوئے محمدؐ کہ روز حشر ۔ پھیرین فرشتے تجھسے زروئے عذاب رخ

ردیف دال مہملہ

بھیجئے ذات مصطفےٰ پہ درود ۔ اپنے سالار انبیا پہ درود

پاک نیت سے روز و شب پڑھیئے ۔ احمدؐ پاک مجتبیٰ پہ درود

بھیجئے مومنو بہ حسن دل ۔ سیّد خیل اصفیا پہ درود

با وضو رہکے بار بار پڑھو ۔ مقبل درگہ خدا پہ درود

بھیجتا ہے خدائے عزوجل ۔ محبط وحی و مرحبا پہ درود

قدسیان بھیجتے ہین روز و شب ۔ رونق بزم ازکیا پہ درود

کیون نہین بھیجتے ہمیشہ تم ۔ سیّد مقبل خدا پہ درود

بھیجتے ہین مدام جن و ملک ۔ مقبل خاص کبریا پہ درود

ب بے عدد بے شمار پڑھ لیجے　　خاص اللہ کے آشنا پہ درود
با طہارت سدا پڑھا کیجے　　رونق دین شہ ہدا پہ درود
صدق دل سے مدام ای سنی　　باادب بھیج مصطفیٰ پہ درود

مدینے سے تشریف لاؤ محمدؐ　　جمال مبارک بتاؤ محمدؐ
بہت دن جدا تھے اب آؤ محمدؐ　　اب آؤ تو ہرگز نہ جاؤ محمدؐ
جدائی سے دل کو ہوئی بیقراری　　ذرا تو ہمین مونھہ دکھاؤ محمدؐ
مین چھڑکاؤ آنسو کا کرتا ہون رہ مین　　اگر آپ تشریف لاؤ محمدؐ
مین رستے کو پلکون سے اب جھاڑتا ہون　　کرم کرکے گر آپ آؤ محمدؐ
جگر پھاڑ کر فرش کرتا ہون اپنا　　تم آنے کا مژدہ سناؤ محمدؐ
بناتا ہون نعلین چمڑے کی اپنے　　قدم انہین رکھکر اوٹھاؤ محمدؐ
اب آگے نہین مجھکو رونیکی طاقت　　رولائے بہت مت رولاؤ محمدؐ
ذرا روئے خندان بتا کر کرم سے　　الم میرے دل سے بھلاؤ محمدؐ
جدائی نے غمگین بنایا تمھاری　　مین روتا ہون مجھکو ہنساؤ محمدؐ
بہ تنگ آگیا دل یہ دنیا سے میرا　　مجھے پاس اپنے بلاؤ محمدؐ
رخِ پاک بتلا کے روتون کو اپنا　　غم و رنج دل سے اوٹھاؤ محمدؐ
قیامت مین جنت و دنیا مین راحت　　یہ سب حاجتین بر لے آؤ محمدؐ
قیامت مین جب گرم خورشید ہوگا　　مجھے زیر دامن چھپاؤ محمدؐ
رہِ پل ہے باریک تیغ دو دم سے　　بہ آسانی اوس پر چلاؤ محمدؐ
نشان حشر کو جب کھڑا ہو تمھارا　　مجھے اوسکے نیچے بٹھاؤ محمدؐ
رہے نسل میری بہ علم و بزرگی　　یہان اور وہان خوش اوٹھاؤ محمدؐ
ہین واصف تمھارے یہ اہل جماعت　　اب ان سب کو یکدل بناؤ محمدؐ
بفضل و کرم اونکے دل مین ہمیشہ　　تم اپنی محبت بساؤ محمدؐ
سبھی مومنون کو بفضل و عنایت　　دو عالم مین خوشدل بناؤ محمدؐ

جو صاحب کہ مولود پڑھوائے اوسکی — مراد بن خدا اسے دلاؤ محمد
اوسے دو جہان مین رکھو خورم وخوش — اور ایمان یہ محکم بناؤ محمد
یہ سنی کے دل سے کبھی ذکر اپنا — خدا کے لیئے مت بھلاؤ محمد

رحم حق ہے ثنائے محمد — نور دین ہے لقائے محمد
کیسا رتبہ یہ عزت ہے کیسی — عرش اعظم ہے جائے محمد
مال دنیا کی خواہش اوسے کب — بادشہ ہے گدائے محمد
صبح رحمت ہے عصیان کی شبکو — نور روئے صفائے محمد
جان سے ہون تصدق ہمیشہ — دل سے ہو مین فدائے محمد
جو رضائے خدائے جہان ہو — بس وہی ہے رضائے محمد
سرمہ آنکھون کا کرلون الٰہی — گر ملے خاک پائے محمد
ہمکو تدبیر بتلائی دین کی — رحم امت ہے رائے محمد
عین عینی سے کیجے نظر گر — کچھ نہین ہے سوائے محمد
لیلۃ القدر سے بھی ہے بڑھکر — کاکل مشکسائے محمد
ابتدا دو جہان کا یقین ہے — کیا کہون ابتدائے محمد
نور حق ہے وہ حق سے جدا کب — لامکان ہے سرائے محمد
میری مشکل کو اے رب اکبر — کردے آسان برائے محمد
اوسکے نیچے بٹھا حشر کے دن — جب کھڑا ہو لوائے محمد
باغ دلکو یہ سنی کے یارب — ہو ہمیشہ ہوائے محمد

ہوا کرم یا محمد یا محمد — معظم یا محمد یا محمد
صفِ پیش انبیا مین تم ہو بیشک — مقدم یا محمد یا محمد
کیا خالق نے تم کو دو جہان مین — مکرم یا محمد یا محمد
تمھارے واسطے حق نے بنائے — دو عالم یا محمد یا محمد
شفاعت اور رحمت ہے تمھین کو — مسلّم یا محمد یا محمد

تمامی مرسلون مین تم بعزت
فرو ہوتا ہے یاد یا اک سے بس
جدائی مین تمھاری چشم میری
تم اپنی یاد مین رکھئے مجھے اب
تمھارے فضل کی خواہان ہر اکدم
دل سنی محبت مین تمھاری

ہو اعظم یا محمد یا محمد
میرا غم یا محمد یا محمد
ہے پُرنم یا محمد یا محمد
ہر اکدم یا محمد یا محمد
ہین سب ہم یا محمد یا محمد
ہو محکم یا محمد محمد

الٰہی دکھلا الٰہی دکھلا جمال احمد جمال احمد
بھرا ہے دلمین بھرا ہے دلمین ہماری شوق وصال احمد
خدا سے مل آئے ایکدم مین کر آئے وہ سیر لامکانی
کسی نبی کو کہان ہے حاصل عروج احمد کمال احمد
نظر نہ آئے اگر کسیکو قصور آنکھوں کا ہے سراسر
چمکتا ہے مثل مہر تابان جہان مین نور جمال احمد
نظر مین پھرتی ہے شکل ہر دم ہے آنکھ مین جلوہ مکرم
نہین ہے جاتا ہمارے دلسے کسی گھڑی بھی خیال احمد
الٰہی امت کو بخشدے تو الٰہی امت کو بخشدے تو
یہ ہے خدا سے سوال احمد یہ ہے خدا سے سوال احمد
حلال ہون منکران احمد ہون قتل سب دشمنان احمد
دکھانا چاہے ہے جہان مین جوہر جو اپنا تیغ جلال احمد
یہی دعا تجھسے ہے الٰہی نہ مجکو حاصل ہو روسیاہی
بخیر سنی کا خاتمہ ہو جہانسے بہر آل احمد

مکین عرش خدا محمد صلوٰۃ وصل علٰی محمد
صلوٰۃ وصل علٰی محمد صلوٰۃ وصل علٰی محمد
شہ مکرم نبی اعظم خطیر آدم امین عالم
امام ہر دو سرا محمد صلوٰۃ وصل علٰی محمد
ظہور قدرت شفیع امت نزول رحمت قبول عزت
حبیب جل و علٰی محمد صلوٰۃ وصل علٰی محمد
حبیب رحمان رسول سبحان قبول یزدان سخی دوران
کریم و بحر عطا محمد صلوٰۃ وصل علٰی محمد
شہ معلٰی جناب والا امیر بطحا ضیائے اعلٰی
جناب روشن لقا محمد صلوٰۃ وصل علٰی محمد

شہ شفاعت مہ کرامت بصد عنایت بدی ضلالت
نمودہ راہِ صفا محمدؐ صلوٰۃ و صلِّ علیٰ محمدؐ
نبیؐ اکبر رسول اطہر زجملہ برتر بہ خلق اظہر
جمیع حاجت روا محمدؐ صلوٰۃ و صلِّ علیٰ محمدؐ
شفیق و اشفق بزرگ الحق سخی مطلق کریم بر حق
امام فخر سخا محمدؐ صلوٰۃ و صلِّ علیٰ محمدؐ
ظہیر دوران خطیر ارمان کبیر انسان امیر رحمان
غفور ذنب و خطا محمدؐ صلوٰۃ و صلِّ علیٰ محمدؐ
ثنائے امجد بہ خلق سجید بوصف احمدؐ حصول مقصد
مجیب ہر ایک دعا محمدؐ صلوٰۃ و صلِّ علیٰ محمدؐ
بلند درجہ بلا مشابہ دلیل گمرہ بدین چون مہ
سراج بزم ہدیٰ محمدؐ صلوٰۃ و صلِّ علیٰ محمدؐ
کریم امت رحیم خلقت عمیم الفت عظیم عظمت
بشیر ورحم خدا محمدؐ صلوٰۃ و صلِّ علیٰ محمدؐ
خلیل سنی جلیل سنی کفیل سنی جبرئیل سنی
دلیل سنی بجا محمدؐ صلوٰۃ و صلِّ علیٰ محمدؐ

دو عالم کے ہو رہبر یا محمدؐ
ہو ہادی تم مقرر یا محمدؐ
تمھاری دل سے کرتا تھا وکالت
ہمیشہ روح الاکبر یا محمدؐ
نکل جاوے میری جان تن سے میرے
تمھارا کلمہ پڑھکر یا محمدؐ
تمھارا آستان پلکوں سے جھاڑون
مدینے کو ہین آکر یا محمدؐ
تمھارے دیکھنے کا ہین ہون مشتاق
دکھادو روے اطہر یا محمدؐ
ہمین کیا خوف ہے رنج و بلا سے
ہمارے تم ہو سرپر یا محمدؐ
خدا کے واسطے کر دیجئے اب
میرے دل کو منور یا محمدؐ

تمھین ہو باعث ایجاد تکوین
دو عالم کے ہو سرور یا محمد

تمھارا روئے اطہر دیکھ لیوین
کچھ ایسے ہون مقدر یا محمد

مدینے مین میرا ہو جائے مدفن
یہی خواہش ہے اکثر یا محمد

تمھارے جسم کا سایہ نہین تھا
مطہر ہو مطہر یا محمد

تمھین دی فتح حق نے کافرون پر
مظفر ہو مظفر یا محمد

ہمیشہ ہی یہ سنی کو تمھاری
زیارت ہو میسر یا محمد

امت کا رہنما ہے صل علی محمد
عالم کا پیشوا ہے صل علی محمد

وہ رونق نبوت وہ جلوہ رسالت
وہ نور حق بجا ہے صل علی محمد

وہ معدن شریعت وہ منبع طریقت
وہ عارف خدا ہے صل علی محمد

آدم سے ہے مقدم عالم مین ہر مکرم
مخدوم دوسرا ہے صل علی محمد

ہے سید برایا ہے صاحب درایا
محبوب کبریا ہے صل علی محمد

جسوقت وہ ہو رہبر پھر ہمکو پل سے کیا ڈر
وہ دافع بلا ہے صل علی محمد

گو ہم گرے خطا مین دنیا کی ہر بلا مین
وہ غافر خطا ہے صل علی محمد

مقبول ہر دعا کا کیونکر نہو بھروسا
وہ سامع الدعا ہے صل علی محمد

وہ شافی مریضان مین ہون مریض عصیان
وہ صاحب شفا ہے صل علی محمد

ہین ہیچ بس انھون کے عالم کے کام سارے
گر وہ نہو تو کیا ہے صل علی محمد

عالم تمام انسے رکھتا ہے کام اون سے
وہ شافع الورا ہے صل علی محمد

وہ عاشق خدا ہے مقبول دوسرا ہے
اونپر جو مبتلا ہے صل علی محمد

رکھتا ہے عرض سنی کرتا ہے عرض سنی
اونپر یہ جان فدا ہے صل علی محمد

ردیف ذال معجمہ

مقبول دوجہان ہو یا مصطفی محمد
تم باعث امان ہو یا مصطفی محمد

مشکلمین مین پڑا ہون بیتاب ہو رہا ہون
اس وقت تم کہان ہو یا مصطفی محمد

اب حال میرا دیکھو میری کمک کو پہونچو
رخصت نہ میری جان ہو یا مصطفی محمد

نقش دل پر ہون گیا نام نبی کا تعویذ
خوف کس بات کا ہے رکھتا ہون ایسا تعویذ

بہر دنیا نہ لکھو تم کوئی اولٹ تعویذ　　نام احمدؐ کا کرو نقش ہے سیدھا تعویذ
چار ہین حرف محمدؐ کے رباعی کر کر　　لوح مرقد پہ میری تم ہی لکھنا تعویذ
میم اول سے میسر ہو مقام محمود　　خانۂ دل مین بھرو تم یہ ہمیشا تعویذ
حا کی برکت سے نبیؐ حشر مین حامی ہونگے　　بلکہ ہر وقت حفاظت سے رکھیگا تعویذ
میم دوم سے محمدؐ کی مدد ہووے گی　　دال سے دین ملے دیکھو ہے کیسا تعویذ
گر شمن لکھو اسکو تو ملین ہشت بہشت　　صید عقبیٰ کا ہو تسخیر یہ حاشا تعویذ
مجھکو آسیب قیامت سے کہو ڈر ہے کیا　　ہو گیا نام نبیؐ میرے گلے کا تعویذ
نقش بدوح کا ہے اسمِ معظم مین اثر　　بست در بست لکھو تم یہ ہمیشا تعویذ
کیا عجب ہوئے اگر رد بلائے عصیان　　نام احمدؐ کا میرے دل پہ ہے کندا تعویذ
آتشی نقش کرے اسکو تو دوزخ سے بچے　　نار دوزخ کو مقرر کرے اطفا تعویذ
گر ہوائی یہ لکھے صور کی دہشت سے بچے　　اور ہوا دل کی مٹا دیگا ہے ایسا تعویذ
نقش آبی جو بھرے بحر گنہ سے بچ جائے　　موج در موج یہ ہے فیض کا دریا تعویذ
نقش خاکی جو بھرے قبر کی تنگی سے بچے　　دیکھو تاثیر مین رکھے ہے یہ کیا کیا تعویذ
نفس سے بغض محبت ہو خدا سے سنی　　نقش صد ہا مین محمدؐ کا ہے یکتا تعویذ

سرورِ کونین کا جسدم دیار آیا نظر　　خلد کا آنکھونکو باغ پر بہار آیا نظر
کب سے بیٹھا ہون بچھا کر آنکھ اپنی راہ مین　　کیون نہ یا رب میرا ترک شہسوار آیا نظر
گر گئی آنکھون سے میرے سب فلاکت چرخ کی　　آستان شاہِ دین کا جب وقار آیا نظر
غنچۂ عشاق احمدؐ مین جو آ بیٹھا کبھی　　منکر دین آنکھ کو مانند خار آیا نظر
کیون نہ قربان ہون نگاہین کیون نہ دل ہو شادمان　　جلوۂ شہ بعدِ بعید انتظار آیا نظر
خادمان سرورِ کون و مکانسے خلق مین　　جو نظر آیا ہمین عالی وقار آیا نظر
گر پڑی بیتاب ہوکر آسمانسے دفعتاً　　برق کو میرا جو قلب بیقرار آیا نظر
عرصہ گاہِ حشر مین بس کی حمایت آپ نے　　کوئی بھی اپنا نہ یار و غمگسار آیا نظر
دیدۂ ادراک سے دیکھا جو اے سنی کبھی　　نور احمدؐ کا جہانمین آشکار آیا نظر

صفت مین اوسکی رہین نہ کیونکر زمین پہ آدم ملک فلک پر
کہ جسکے باعث ہوئے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ملاذ و ملجا و بندہ پرور شفیع عالم بروز محشر
ہین اوسکے خواہان فضل اکثر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہے اوس نبیؐ کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہے اوسپہ نازل
فقط نہ جانو ہے دست بر سر زمین پہ آدم ملک فلک پر
نہین کچھ انسان پہ فضل اوسکا ہے جس سے اشرف ملائے اعلیٰ
شرف سے اوسکے ہوئے مفخر زمین پہ آدم ملک فلک پر
خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمدؐ کو اپنا مظہر
تو اس سے ظاہر ہوئے مقرر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہے جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اوسکا عالم مین کون ہمسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
جو کوئی ڈھونڈھے تمام ہستی ملائے اعلیٰ سے تا بہ پستی
نبیؐ کا ثانی نہ پاے دیگر زمین پہ آدم ملک فلک پر
نہ ہوتے تم یا رسولؐ پیدا ظہور ہوتا نہ دو جہان کا
تمھین سے پیدا ہوئے سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
مکین تمھین سے مکان تمھین سے زمین تمھین سے زمان تمھین سے
فقط نہین کچھ ہوئے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
سمک سے لے تا سماک حضرت ہے سب پہ یکسان تمھاری رحمت
فقط نہ پائے ہین فیض اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
دعا کچھ ایسی ہو مجکو حضرت مین ہر دو عالم مین پاؤن نصرت
مدد پہ میری رہین سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
بتا دو صورت کو آکے یکدم تڑپ رہے ہین بہر دو عالم

تمھاری دوری میں ہو کے مضطر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہے سنی اپنا نبیؐ وہ ایسا ظہور قدرت و جود جس کا
مدام ہیں او سکے شکر اندر زمین پہ آدم ملک فلک پر

شہرت گئی نبیؐ کی کہیں آسمان پر
ہم او سکے کلمہ گو ہی زمین پر فقط نہیں
تیرا ظہور باعثِ تکوین ہے یا نبیؐ
تیرا شریک ماہ نے مشرق سے تا الغرب
اشرف تھا گو کہ اور مشرف ہوا دو چند
اہل زمین تابع فرمان کیون نہون
جسجائے پر کہ روضہ پر نور ہے تیرا
شرفِ ملازمت سے تیری ہو کے سرفراز
خورشید وہ نہیں ہے جو تابان ہے چرخ پر
ہو کیون نہ تیرے دین کی تجلی زمین پر
خدمتگزار ہو گئے سب تیرے عرشیان
نعمت سے تیرے فیض کی ہر دم ہے سرفراز

کھایا ہے داغ ماہِ مبین نے آسمان پر
قائم ہے جسکا رایتِ دین آسمان پر
تجھسا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پر
ڈھونڈھا بہت پہ پایا نہیں آسمان پر
تیرے قدم ہیں عرش برین آسمان پر
ثابت ہے تیرا النقش نگین آسمان پر
رکھتی ہے فخر وہان کی زمین آسمان پر
کرتا ہے ناز روح الامین آسمان پر
ہے وہ نبیؐ کا عکس جبین آسمان پر
روشن ہے تیرا دین متین آسمان پر
جب ہو گیا تو صدر نشین آسمان پر
ہے اسلیے مسیح مکین آسمان پر

اے سنی ذکر پاک نبیؐ جو کرین مدام
پاوین گے باغ خلد برین آسمان پر

بنائے دو عالم ہے محمدؐ کے نام پر
درود و سلام ہووے نہ کیون اوسپہ خلق کا
نبیؐ کی بحرمت ہے سنو تم اے مومنو
سخاوت محمدؐ کی ذرا تم نظر کرو
مہم شفاعت سر کہو کس نبیؐ نے کی
بزرگی ملے ہمکو بہ محشر نبیؐ سے ہے
فقط زمین پر نہیں بزرگی رسولؐ کی

تو ختم نبوت ہے وہ خیر الانام پر
کہ بھیجا سلام حق نے علیہ السلام پر
جو رحمت ہے نازل حق کی بیت الحرام پر
کہ نقد شفاعت وقف ہے خاص و عام پر
ہے موقوف اس حق کی مدار المہام پر
کہ تکیہ ہمارا ہے اوسی ذوالکرام پر
مکان اوس نبیؐ کا ہے لامکان کے بام پر

ازل سے پیاسا ہو بیٹھا ہون یا نبی
لگا کر نظر مین تیرے رحمت کے جام پر

شفاعت کا تو ہی ہہتم ہے جزا کے دن
رکھے گا خدا بخشش کے تجھے اہتمام پر

تمھارے غلامون نے جلاے موے ہوے
مسئیحا بھی عاجز ہے یہ یحی العظام پر

خدا سے مقابل ہو کے باتین یہ تم نے کین
تھا ناز ان کلیم اللہ اپنے کلام پر

درود و تحیت حق نے بھیجا ہے سو منو
سنو کس بزرگی سے وہ ذوالاحترام پر

یہ سنی ہے فدوی آپکا مرحمت کرو
تم اے رحمت للعالمین اس غلام پر

آفتاب مشرق رحمت ہے روئے دستگیر
نور فضل حق نما ہے چشم سوئے دستگیر

باغ جنت کی کہو پروا ہے کسکو مومنو
جنت الفردوس سے بڑھکر ہے کوئے دستگیر

ہے گل تازہ بہار رحمت حق روے غوث
نکہت گلزار فضل حق ہے بوئے دستگیر

طاق ابرو کیون نہووے معتقد کی سجدہ گاہ
ظاہرا قبلہ نما ہے دل بسوئے دستگیر

یہ تو ممکن ہی نہین ہم تشنہ و بے فیض ہون
فیض بخشش کوثر و تسنیم جوئے دستگیر

ہے خطا گر مشک تاتار و ختن سے دون مثال
رونمائے سنبل جنت ہے موئے دستگیر

مردہ گر ہو جائے زندہ کیا عجب تلقین سے
ما یہ یحی العظامی گفتگوئے دستگیر

آبداری گہر کا تم نے جانا کچھ سبب
یہ یقین ہے فیض سار آبروئے دستگیر

ہے توقع میری بخشش حق سے کروا دینگے تب
حشر مین جب جاؤنگا مین روبروئے دستگیر

حکم حق سے او سپہ کر دینگے مہر مغفرت
نامہ جب میرا کھلیگا روبروئے دستگیر

ہر کوئی اپنے وسیلے کی کریگا جستجو
حشر مین سنی کو ہوگی جستجوئے دستگیر

آگیا سب سے خدا کو اپنا پیغمبر عزیز
آئی پیغمبر کو اپنی امت احقر عزیز

روح ہے سردار عالم عالم کونین مین
کون سی شئے ہے کہ ہووے جان سے بڑھکر عزیز

کیا عجب ہو جو ابوالارواح امت پر شفیق
ہر قدر اولاد ہووے باپ کو اکثر عزیز

ہے سر جسم دو عالم سرور پیغمبران
جانیئے اسباب ہستی مین ہی سب سے سر عزیز

گوہر دریاے وحدت ہین رسول پاک ذات
آب سے اس جوہر قابل کی ہے گوہر عزیز

زلف والا کی مہک نے یک جہان مہکا دیا
ہے اسی باعث سے بوئے مشک اور عنبر عزیز

غوث کی شان مین

جوہر تیغ زبان ہے نعت احمدؐ دلپسند
تیغ زن کو کیون نہووے تیغ کا جوہر عزیز

سورۂ والشمس پڑہتا ہون مین رخکی یاد مین
روبرو آنکھون کے ہے وہ چہرۂ انور عزیز

تیغ آہن بسمل ابرو کو کب آوے پسند
دل ہے جس خنجر کا بسمل ہے وہی خنجر عزیز

کچھہ نہین بھاتا ہے جز محبوب رب لایزال
دل ربائیدہ ہے جسکا ہے وہی دلبر عزیز

عرش کو چاہا نہین امت کی خاطر آپ نے
آگئی کیا حضرت کو دیکھو امت ابتر عزیز

پہر امت آپ نی زیر زمین کی خواب گاہ
استراحت کے لیئے آیا یہی بستر عزیز

نفسی کہنے والی ای سنی ہین سب مقبول حق
لیکن اونسے ہی خدا کو شافع محشر عزیز

ردیف سین مہملہ

نقد یا دنبوی جز نہین زر میرے پاس
ہان اگر ہے تو یہ ہے گنج گہر میرے پاس

اور سر ہے نہ تصدق ہو درِ احمدؐ پر
جبہہ سائی کے لیئے ایک ہے سر میرے پاس

خانۂ دل کی طرف کیون نہین آتے زوّار
کیا نبیؐ صلِّ علیٰ کا نہین گھر میرے پاس

اے صبا تو تو اوڑی جاتی ہی یثرب کیطرف
مین بھی اوڑ آتا کرون کیا نہین پر میرے پاس

پر یہ عرضی ہے میری تجھسے خبردار صبا
روز پھونچانا محمدؐ کی خبر میرے پاس

دل تو خدمت مین ہی حضرت کی پڑا رہتا ہے
وہ بھی حاضر ہے جو صد پارہ جگر میرے پاس

حشر کو نامہ اعمال رکھیگا ہر ایک
فرد نعتِ شہ اعلیٰ ہو مگر میرے پاس

فرض ہر اک کے لیئے ہے سفر بیت اللہ
فرض ہے کوے نبیؐ کا بھی سفر میرے پاس

زلف واللیل کی سورت ہے تمھاری حضرت
لیلۃ القدر کی رکھتی ہے قدر میرے پاس

سورۂ شمس رخ پاک ہے والنور زنخ
ساعد سعد سعادت کی سحر میرے پاس

روز بازار جزا جنس عبادت ہے پسند
ہے کہان بندگیِ فضل و ہنر میرے پاس

نقد رحمت سے مگر آپ خرید و حضرت
جنس عصیان جو ہی پُر نقص و ضرر میرے پاس

یانبی لطف و عنایات سے اس سنی کو
حکم فرماؤ کہ رہ آٹھہ پہر میرے پاس

یا محمدؐ نہین ہے اور ہوس
ہے ہوس آپ ہی کی مجکو بس

جسم پر آپ کے نہین بیٹھی
ہاتھہ ملتی ہے اس سبب سے مگس

مین وہ سودائی ہون کہ جنت سے
تیرے صحرا کا خوش ہے خار و خس

مین وہ محمل نشین کا ہون مجنون
جسکی صلِّ علیٰ ہے بانگ جرس

یا رسولِ خدائے عز وجل
شوق دیدار دل کو ہے از بس

طائر جان آ نہین سکتا
جسم ہے اوسکے حق مین کنج قفس

قید دنیا مین ہو گیا پابند
مجھکو اس قید سے چھڑا لبس لبس

دل کو اپنے مین نذر کرتا ہون
یا محمد نہ کیجیے واپس

ق
حشر مین ہر طرف کو ڈھونڈے گا
اپنا اپنا وسیلہ ہر اک کس

پر مین اس شعر کو پڑھونگا وہان
عاجزی سے تمھارے پیش و پس

یا حبیب الٰہ خذ بیدی
انت لی شافع النبی اقدس

مجھپہ رحمت سے دیکھیے حضرت
مین ہون ناچار بینوا بیکس

ق
یا محمد دعا کرو ایسی
اہل اسلام کی ہو صف کو جس

اپنے سائیس کو یہ کہدینا
زین تازی پہ تو نہ آج سے کس

ناقہ حاضر ہے جان سنی کا
چشم محمل ہے اور دل ہے جرس

یا محمد اگرچہ ہون بیکس
آپ سا سر پر ہون میرے اتنا بس

مجھکو بتلادو صورتِ انور
غیر اسکے نہین ہے اور ہوس

زخم عصیان کو مرہم زنگار
آپ کا ہے وہ سبزۂ نورس

ناقہ اسوار حشر مین جب ہون
ہو صلائے کرم صدائے جرس

روز محشر مین یا شفیع ورا
مجھکو نعمت دو واک سے ایک سرس

ایسا خرسند ہو کے سیر رہون
تم کہو لے تو مین کہون بس بس

مین کسیکا نہ ہو رہون محکوم
اور مجھپر چلے نہ زور عسس

اب تو تشریف لائیے آقا
ہم پہ ہے ظلم ملحد ناکس

تم عرب مین رہے ہو صدہا سال
اب عجم دیکھیے کمر کو کس

آکے آرام یہان کرو حضرت
تلوے آنکھونسے مین کرونگا مس

یا محمد خدا سے دلوا دو
دو ہین حاجت میری نہ آٹھ نہ دس

ایک تو یہ کہ روز محشر مین
دوسری یہ رہون نہ مین محتاج
آپ ہی کے پھرون مین پیش و پس
ہون خوشی ساتھ زندگی کے برس
آپکا کلمۂ شہادت ہو
ورد سنی کو تا آخیر نفس

ردیف شین معجمہ

رنگ لائی ہے مدینے کے چمن کی خواہش
نہ وطن کی ہے نہ اب اہل وطن کی خواہش
بیکسی مین رہ طیبہ مین میری موت آئے
نہ لحد کی ہے تمنا نہ کفن کی خواہش
آستانِ شہ بطحیٰ پہ زمین کو رگڑے
ہے یہ خالق سے مہ چرخ کہن کی خواہش
عمر بھر سید عالم پہ پڑھا کیجیے درود
ہے یہی میری زبان اور دہن کی خواہش
نکہت زلف معنبر کا ہون مین سودائی
مشک چین کی ہے نہ کچھ مشک ختن کی خواہش
طالب حور بہشتی نہین ہونے والا
دل کو ہے دید شہنشاہِ زمن کی خواہش
نعت مین کوئی قصیدہ مین سناؤن تازہ
آج سنی ہے یہ ارباب سخن کی خواہش

بسوز سوز ان باشک ہین تر گہے باآب و گہے باآتش
نبیؐ کی ہجرت مین ہم ہین اکثر گہے باآب و گہے باآتش
باآب رحم نبیؐ شناور کبھو تو آتش سے قہر کی ہم
مثال ماہی ہین دہر اندر گہے باآب و گہے باآتش
کبھو عرق مین خوشی کے تر ہین کبھو تو آتش سے غم کی جلتے
کہ جیسے زر کو کرے ہے زرگر گہے باآب و گہے باآتش
کبھو تو ہو سرخ جل رہے ہین کبھو تو آنسو مین ڈوبتے ہین
نبیؐ کی دوری مین دیدۂ تر گہے باآب و گہے باآتش
بتا دو صورت کو یا محمدؐ جلے ہے ڈوبے ہے دل ہمارا
نہ ڈالو اب اسکو رحم کر کر گہے باآب و گہے باآتش
امید رحمت سے ہین مغرق غضب کی سوزش سے سوختہ ہین
نبیؐ کی خوف و رجا مین ہو کر گہے باآب و گہے باآتش
اگر شفاعت سے ہم خنک ہین مگر ہین سوز گنہ سے جلتے

اسیطرح سے ہے دل مقرر گہے باآب و گہے باآتش

بسوز فکر خط سے ہر بار و آب رحم نبیؐ سے ہر دم
غریق سوزان ہین ہم سراسر گہے باآب و گہے باآتش

ہے اشک جاری ہے آہ سوزان تمھاری فرقت مین یا محمدؐ
ہے بسکہ سنی بحال مضطر گہے باآب و گہے باآتش

لیتا ہون اس نبیؐ کا زبان پر مین نام خاص
آتا ہے جس نبیؐ پہ خدا کا سلام خاص

امید اوسکے رحم سے ہر رات دن ہمین
جاری ہے جس نبیؐ کا سدا فیض عام خاص

تشنہ گلو جب آؤنگا اوس وقت یا نبیؐ
مجھکو پلادو حشر مین کوثر کا جام خاص

کیا مرتبہ بلند ہے کیا شان کیا ہو فخر
عرش برین کو جس نے کیا اپنا بام خاص

اپنے نبیؐ کے رتبے کو پہونچے ہو کوئی بھی
واللہ ہے لامکان پہ جسکا مقام خاص

سن لیجیے گوش ہوش سے یہ بات مومنو
جو ہے پیام حق کا وہی ہے پیام خاص

اپنے نبیؐ کا حشر مین ہوگا یقین ہے
امت کی مغفرت کے لیئے اہتمام خاص

کس سونھہ سے مین سراؤن کہو تم کو یا نبیؐ
آراستہ یہ دین ہے با انتظام خاص

ہرگز نہین زوال تیرے دین کو یا نبیؐ
روز قیام تک ہے یہ دین کا قیام خاص

کیونکر سند پڑین نہ احادیث یا نبیؐ
حکم خدا کی طرح ہے تیرا کلام خاص

خدمت سے بھول جانا نہ محشر مین یا نبیؐ
ہر آپکا ازل سے یہ سنی غلام خاص

ہمکو حشمت کی تمنا ہے نہ دولت سے غرض
ہے عنایات شہنشاہ رسالت سے غرض

ہر طرح ہم کو ہے اوس شاہ کی مدحت سے غرض
آفرین ہے ہے نہ کچھ داد لیاقت سے غرض

غم کا ہو سامنا یا عیش و مسرت پائین
بھر نیوالے نہین ہم اونکی محبت سے غرض

اہل دولت سے تعلق نہین رکھتے اصلا
ہمکو احمدؐ ہے تمھارے در دولت سے غرض

جسکے کہلاتے ہین ہمراہ اوسیکے ہون گے
کچھ نہ دوزخ سے سروکار نہ جنت سے غرض

در محبوب الٰہی کے ہین مداحون مین
کیا ہمین اس فلک پیر کی رفعت سے غرض

چھیڑتے ہین یہ سر حشر ملائک نا حق
جب ہے سنی کو محمدؐ کی شفاعت سے غرض

نہین دیکھا کہین ہم نے شہ کونین سا فیاض
نہوگا حاشا اللہ حشر تک اس طور کا فیاض

کہو اب دولت دنیا سے دونکی کسکو ہے خواہش
برائے نقد بخشش ہین خدا اور مصطفےٰ فیاض

ازل سے آجتک جاری ہے ہم پر فیض و بخشش کا
نصیبون سے ہمارے اسطرح کا ملگیا فیاض

کڑوڑون دوزخی یکدم مین ہووین داخل جنت
کریگا حشر مین جسوقت وا دست عطا فیاض

لیا نام مبارک اک فرشتے نے ہوا مقبول
قسم رب کی ہے کیا نام نبی صل علیٰ فیاض

کیا ہے نقد ایمان سے غنی خلقت کو تو شاہا
ازل سے آجتک تجھسا نہین ہمنے سنا فیاض

رہائی گنہگاران کبھو ہوتی نہ ای سنی
نہ ہوتے گر یہ امت کی محمد مصطفےٰ فیاض

ہوا رسول کے عارض پہ خوش جو پیدا خط
خدا نے بھیجا تھا امت کی مغفرت کا خط

ادھر کو مہر نبوت اودھر کو خط کا ظہور
خدا سے ختم رسالت کا مرسلہ تھا خط

عذار پاک پہ تھا آپ کے خط ریحان
خدا نے لکھا تھا یا زلفی یا شفیعہ خط

خطوط دست مبارک سے یہ تصور تھا
ہمارے جرم کی قینچی کا ہے نمونہ خط

یہ خوش نصیب کہ امت ہین ہم محمدؐ کی
رکھے ہے اپنی سعادت کا لوح سیما خط

لکھا رسول کی امت کو امت مرحوم
قلم نے لوح زبرجد پہ جبکہ کھینچا خط

دو پارہ ہو گیا انگشت کے اشارے سے
جو کھینچا ماہ پہ حضرت نے معجزے کا خط

محقق ایسے ثلاثہ پہ کھینچا خط نسخ
شکستہ ہو گیا یکبار اونکے دین کا خط

پیام دعوت اسلام جس جگہ پہونچا
بدل قبول کیا جس نے کھول دیکھا خط

غبار بنگیا حیرت سے مذہب کفار
جو دیکھا آئینہ حق نما تمہارا خط

سیاہ کاری امت تراشی جاتی تھی
نبیؐ کے چہرے کا دلاک جب بناتا خط

میرے رسول کا روح القدس ہے نامہ رسان
کہ لاکے دیتا تھا ہر بار آشنا کا خط

جو قتل نامہ شبیرؓ حق نے بھجوایا
برائے عاصیان کی مہر جب وہ دیکھا خط

صبا مین دیتا ہون لے تجھکو نقد جان محصول
ذرا تو مژدۂ یثرب کا لاکے پہونچا خط

خطوط ناجی و ناری کے کھینچے حضرت نے
تھا ناجی فرقہ سنی وہ جو تھا پہلا خط

زیادہ حد ادب عرض ہے یہی آقا
گنہ پہ بخشش سنی کے کھینچ دینا خط

داغ الفت سے اگر میرا جگر ہے محفوظ
دولت دید محمدؐ سے نظر ہے محفوظ

آپ کے لطف وعنایات سے واللہ باللہ
ہر گھڑی دل یہ شہ جن و بشر ہے محفوظ

دُرِ دندان کی محبت مین ہو نین مالا مال
کوئی عالم مین اگر بابا کے گھر ہے محفوظ

شہسوار عربی ہو نہ کہین آنے کو
کوئی استادہ سر راہگذر ہے محفوظ

عشق شہ مین ہے جگر سے جو زیادہ دل خوش
تو کہین دل سے بھی بڑہ چڑہ کر جگر ہے محفوظ

واصف گیسو و رخسار محمدؐ ہون مین
قلب اطہر جو میرا شام وسحر ہے محفوظ

ہر گھڑی کرتا ہے نظارۂ روئے احمدؐ
دمبدم اسلیئے سنی کی نظر ہے محفوظ

میرے ایمان اور جانکا ازل سے ہے خدا حافظ
نبیؐ حافظ علیؓ حافظ جناب فاطمہؓ حافظ

بڑی ہے آرزو مجھکو کہ دیکھون روضۂ احمدؐ
حفاظت سے مدینے کو مجھے پہونچا دیا حافظ

ڈرو مت مومنو ہرگز تمھارا روز محشر کو
معاون ہوکے ہو ویگا رسولؐ کبریا حافظ

بلائے ہر دو عالم سے نہین کچھ خوف ہے ہمکو
ازل سے اپنی جانکا ہے محمدؐ مصطفےؐ حافظ

رہین کسو اسطے غمگین مدد ہے ہمکو دو طرفہ
خدا حافظ تو ہے اپنا محمدؐ ایک جدا حافظ

قیامت ہوگی جب برپا تو اُسدم اپنی امت کا
محمدؐ مصطفےؐ ہو ویگا ازروئے عطا حافظ

کہ لوگو قبر مین اپنا یہ بولو کون ہو ویگا
جناب کبریا کے اور محمدؐ کے سوا حافظ

عنایت اپنے خالق کی ذرا دیکھو مسلمانو
ہمارا آپ ہو حافظ نبیؐ کو بھی کیا حافظ

حفاظت اپنی امت کی ہے کیا منظور احمدؐ کو
کہ ہر رنج ومصیبت مین ہمارا ہو گیا حافظ

بلا اور غم کے آتے ہی نبیؐ کو یاد کرتے ہین
وہی ہے اپنا اے لوگو بہر رنج و بلا حافظ

نگہبان پل صراط اوپر ہمارا کون ہو ویگا
مگر ایک احمدؐ مرسل ہی او سجا ہو ویگا حافظ

نگہبان جیسا دنیا مین ہے عقبیٰ مین بھی ہو ویگا
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ یہ کیا پیدا ہوا حافظ

پڑہا کر فاتحہ ہر دم نہ کر کچھ خوف ای سنی
کہ ہر حالت مین ہین تیرے نبیؐ صلِّ علیٰ حافظ

ہم سے جدائی کر گئے تم وا محمدؐ الوداع
اک داغ دل پر دھر گئے تم وا محمدؐ الوداع

دیدے ہمارے نم ہوئے ازبسکہ ہم پُر غم ہوئے
ہم سے جدا جسدم ہوئے تم وا محمدؐ الوداع

غم دل کے اندر بھر چلے جیتے ہی جی ہم مر چکے
جسدم جدائی کر چلے تم وا محمدؐ الوداع

کرتے ہین ماتم بار ہا پڑ کر بلا مین ہم سدا　　جسدم ہوئے ہم سے جدا تم وا محمدا الوداع

پھر کر نہ آئے جو گئے تم جدائی ہو گئے　　کیون ہم سے رخصت ہو گئے تم وا محمدا الوداع

دیدار بھی دیکھے نہین آنکھون سے ہم ایشاہ دین　　اب جا چکے زیر زمین تم وا محمدا الوداع

روتے ہین ہم ہر ایکدم ہر روز و شب ہی چشم نم　　جا کر دیئے یہ ہمکو غم تم وا محمدا الوداع

یک درد مین شام و سحر اسجائے ہمکو چھوڑ کر　　باندھے ہو اپنا دور گھر تم وا محمدا الوداع

تڑپے ہو دل ہر روز و شب ہی ہای کیسا یہ غضب　　ہم سے ہوئے ہو دور اب تم وا محمدا الوداع

اسوقت تک رہنا تو تھا تا دیکھتے مونھ آپکا　　ہم آئے ٹھہرے بھی نہ اب تم وا محمدا الوداع

غمگین کر کر خلق کو رخصت ہوئے ہو یہانسے جو　　تھی ایسی کیا جلدی کہو تم وا محمدا الوداع

روتے ہین کس ایام سے ہم نیچے پڑ کر بام سے　　سوتے ہو اک آرام سے تم وا محمدا الوداع

اب ہمکو ایسے دہر مین ڈالے ہو غم کی بحر مین　　خیر اب ملو گے حشر مین تم وا محمدا الوداع

دنیا مین بس بیچارگی دے ہمکو اک آوارگی　　رخصت ہوئے یکبارگی تم وا محمدا الوداع

دنیا سے الفت توڑ کر سنی کو تنہا چھوڑ کر　　رخصت ہوئے مونھ موڑ کر تم وا محمدا الوداع

ہم سے جدا تم ہو چلے ایماہ رمضان الوداع　　تم جدائی ہو چلے اے ماہ رمضان الوداع

تشریف لائی تم نے جب تھا ہمپہ رحمت کا سبب　　یہان بات اک ماتم ہے اب ایماہ رمضان الوداع

تھی کیا ہی برکت آپکی تھی ہمپہ رحمت آپکی　　ہے شاق رخصت آپکی ایماہ رمضان الوداع

صائم تھے سارے مومنین تھی خوش تمامی مسلمین　　غمگین ہے اب عالمین ایماہ رمضان الوداع

تم تھے تو تھی اک روشنی سب دلپہ تھی شادی تھی　　اب سبکو ہے سینہ زنی ایماہ رمضان الوداع

ہر ایک کا دم سرد ہے اس غم سے بس مونھ زرد ہے　　رخصت کا سبکو درد ہے ایماہ رمضان الوداع

کیسی برائی ہو گئی تم سے جدائی ہو گئی　　غمگین خدائی ہو گئی ایماہ رمضان الوداع

جب تم تھے تھا ہمپر کرم کیسا تھا کچھ فیض اتم　　اب ہمپہ ہے اک کوہ غم ایماہ رمضان الوداع

تھین مسجدین آراستہ ہر اک طرح پیراستہ　　اب تم ہوئے برخاستہ ایماہ رمضان الوداع

کچھ بھی عبادت پر نظر ہمنے نہ کی اک لحظہ بھر　　بس تم سے ہین شرمندہ تر ایماہ رمضان الوداع

اب زندگی برباد ہے ہر دم تمھاری یاد ہے　　فریاد ہے فریاد ہے ایماہ رمضان الوداع

ماتم سے دلپر بیشتر ہے سوختہ میرا جگر
ہے یہ جدائی کا ثمر ایماہ رمضان الوداع

ہم سے جدائی کر چلے داغ جدائی دہر چلے
ہم غم کے مارے مر چلے ایماہ رمضان الوداع

جیوینگے جب ہم سال بھر آؤگے جب تم پھر نظر
اب تو چلے مونھہ موڑکر ایماہ رمضان الوداع

جانے کو تم تیار ہو ہم چشم سے خونبار ہو
افسوس سب ناچار ہین ایماہ رمضان الوداع

جاتے ہو تم مونھہ موڑکر دنیا سے الفت توڑکر
ہم سب کو غم مین چھوڑکر ایماہ رمضان الوداع

اس غم سے بس روتے ہین ہم بہتے ہین آنسو دمبدم
جاتے ہو پھر رکھئیے کرم ایماہ رمضان الوداع

تھی آپ سے ہر دم عیان یک رونق روی جہان
اب ہم کہان اور تم کہان ایماہ رمضان الوداع

کیا ہمپہ ہے لاچارگی کیسی ہوئی آوارگی
کب تک کرین غمخوارگی ایماہ رمضان الوداع

بہر جناب کبریا بہر محمد مصطفےٰ
شفقت رکھو ہمپر بھلا ایماہ رمضان الوداع

افسوس تم جاتے ہو اب ہر غمسے سنی جان بلب
جانا تمھارا ہے غضب ایماہ رمضان الوداع

ردیف غین

دل مین ہے عشق مصطفےٰ کا داغ
کعبۃ اللہ مین کیا لگا ہے چراغ

ہر کوئی ڈھونڈہتا پھرے والی
حشر مین مجھکو ہو نبیؐ کا سراغ

نور دین سے جو کوئی ہو محروم
روسیہ کیون نہو وہ مثل کلاغ

دنیا جنت ہے کافرون کے لیے
باغ فردوس مین ہے ہمکو فراغ

باغ دین سے نہو جسے رغبت
کیون نہ ویرانے کا وہ ہووے زاغ

کب تمنا ہے بوئے جنت کی
نعت احمدؐ کے گل سے خوش ہے دماغ

یا نبیؐ تم سے ہے بڑی امید
تحفۂ رحم مجھکو ہو ابلاغ

نیر از ندہ جو ہے پھرے ایسا
جیسا ویرانے مین پھرے ہے الاغ

تشنہ لب ہون مین روز اول سے
شربت وصل دیجے بھرکے ایاغ

مین جنون زدہ ہون تیرے کاکل کا
مجھکو بستی سے خوش ہے کوہ وراغ

بسکہ ہجر نبیؐ کے داغون سے
دلمین سنی کے لگ گیا ہے باغ

ہے محمدؐ خزانۂ دین کا چراغ
بزم عالم مین نہین ایسا چراغ

بزم عالم مین ہے جسکی روشنی
ہے محمدؐ دیکھئے کیسا چراغ

محفل عالم مین تم جانو یقین
ایسا روشن بھی کہین دیکھا ہے کہہ
بزم عالم مین نہووے گا کبھو
دوجہان جس سے منور ہو منو
تیرہ دل روشن ہوئے جس سے کئی
حشر کو ہمراہ امت کے یقین
سب چراغون کو ہے جس سے روشنی
روشنی زیر زمین بھی اوسکی ہے
سیکڑون دل جس سے روشن ہوگئے
آخرش ہے سب چراغونکو زوال
پرتو نور محمد ہے یقین
دین و دنیا مین تجلی اوسکی ہے
ہان چراغ آتشین مت جانیئے
فیض ہے اوس نور حق کے کیا کہون
سینہا نور نبی کے فیض سے

تھی اندھیری گر نہ یہ ہوتا چراغ
اے فلک گو مہر ہے تیرا چراغ
ہوگیا اپنا نبی جیسا چراغ
تم نے ایسا بھی کہین دیکھا چراغ
دیکھیے یہ فیض کیا بخشا چراغ
پل کے رستے مین وہی ہوگا چراغ
جسکو قرآن مین خدا بولا چراغ
قبر اندر کا ہے کو ہوتا چراغ
نور احمد کا دیا جلوہ چراغ
یہ رہے جیسا کہ ہے ویسا چراغ
جسم مین روشن ہو جون جانکا چراغ
اس طرح کا پھر نہ ہو پیدا چراغ
ہے محمد نور خالق کا چراغ
رفتہ رفتہ دل ہوا میرا چراغ
کیون نہ روشن تر رہے تیرا چراغ

ردیف ف

کیون نہوتی رہے عالم مین نبی کی تعریف
رحمت خالق اکبر کا وہان ہوگا نزول
بحر آلام سے دریائے مصیبت سے ہمین
ہے وہ ممدوح خداوند دو عالم یارو
عرش پر پڑھنے لگے صلِّ علیٰ سارے ملک
بات بگڑی ہوئی بنجائیگی اے مداحو
کیون نہ مقبول خلائق ہو کہو اے سنی
یا نبی فرماؤ کچھ کار شریف

جب ہے قرآن مکرم مین نبی کی تعریف
ہوگی جس محفل اکرم مین نبی کی تعریف
پار کر دیتی ہے اکدم مین نبی کی تعریف
ہو نکیونکر بنی آدم مین نبی کی تعریف
جس گھڑی ہونے لگی ہم مین نبی کی تعریف
کام آئیگی دو عالم مین نبی کی تعریف
میرے دیوان مکرم مین نبی کی تعریف
سنی ہے نعلین بردار شریف

یا نبیؐ اللہ توقع ہے ہمین
بخشوا نبکو ہے اقرار شریف

یا نبیؐ رحمت کرو ہے آپ کا
رحم سے معمور دربار شریف

اوسکو رکھون گا جگر کو چیر کر
ہاتھہ آجاوے جو آثار شریف

اپنی پلکون سے کرونگا گرد صاف
دیکھون گر قبرِ پُر انوار شریف

اے خدا اپنے نبیؐ کا ایک بار
دیکھہ لون مین روے انوار شریف

ہون جدائی مین نبیؐ کی بیقرار
اے صبا لادے تو اخبار شریف

جان صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ
ہین یہی احمدؐ کے غمخوار شریف

ق
کیا بزرگی ان کی عزت کیا کہون
ہین مقدس سارے انصار شریف

کیا کہون مین یا محمدؐ آپ کی
نیک تھی سب طرح و اطوار شریف

سینۂ پر نور گنج راز حق
تھا نہان سب اسمین اسرار شریف

دو جہان روشن ہوئے یکبارگی
کھل گئے جسوقت انوار شریف

داد اس سنی کی دینا یا نبیؐ
آویگا جسدم بسرکار شریف

حاشا للہ نہین دل ہے کسی کا مشتاق
یا نبیؐ صلِّ علیٰ ہون مین تمھارا مشتاق

از رہ لطف و کرم روے مبارک بنما
از دل و جان بجمالت شدم آقا مشتاق

اشتیاق اس دل مشتاق کو تیرا ہے مدام
دل میرا اور کسیکا نہین حاشا مشتاق

آپکے آنے کی سن پاؤن خبر گر آقا
راہ پلکون سے کرون صاف ہون ایسا مشتاق

شوق دیدار نہایت ہے تمھارا مجھکو
ابتو دیدار دکھادو کہ ہے دیدہ مشتاق

اپنی خدمت مین مجھے آپ بلانا حضرت
دل میرا آپکا رہتا ہے ہمیشہ مشتاق

آپکے آنیکے اے شافع و حامی امم
عاصیان بیٹھے ہین سب ہوگی سراپا مشتاق

ہر پیمبر کبھو ہوتا نہ خدا کا مقبول
حاشا للہ نبیؐ کا جو نہ ہوتا مشتاق

آپ کے قد مبارک کا چمن مین یاشاہ
بند در بند کھڑا ہے سہی بالا مشتاق

عنبرین زلف محمدؐ پہ تصدق ہونے
ہے گلستان مین نہایت ہی بنفشہ مشتاق

صدقے ہونیکو لب لعل و گل عارض پر
خون بدل داغ جگر کھاکے ہے لالہ مشتاق

دل میرا روز ازل سے تو سمجھ ای سنی
جز محمدؐ کے کسیکا نہین اصلا مشتاق

ہادی دین ہم صراط دقیق
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار
افضل الخلق بعد پیغمبرؐ
لولوئے بحر صدق و عالی گہر
وارث الانبیائے عالی مقام
صاحب دین خلیفہ اول

دافع کفر و قاتلِ زندیق
شان بوبکرؓ خاص یالتصدیق
صادق الصدق والوفا تحقیق
معدن حسن خُلق ولطف وخلیق
مقتدائے جہان یہ نیک طریق
گاہ بیگاہ یار و غار و رفیق

حامی سنی شافع محشر
خسر سالار انبیا صدیق رضؓ

خسر احمدؐ ابا بکر صدیق رضؓ
صاحب زہد وصاحب تقویٰ
حق نے تعریف کی ہے قرآن مین
غار مین ساتھ تھے محمدؐ کے
صادق وکامل و رفیق نبیؐ
مشرکون کے تمام ملت کو
مقتدا ہے تمام عالم کا
دل مین رکھتا تھا اپنے احمدؐ سے

ہے مجد ابا بکر صدیق رضؓ
اپنا ارشد ابا بکر صدیق رضؓ
شان امجد ابا بکر صدیق رضؓ
یار ارشد ابا بکر صدیق رضؓ
صاف بے کد ابا بکر صدیق رضؓ
کر دیا رد ابا بکر صدیق رضؓ
اپنا سیّد ابا بکر صدیق رضؓ
عشق بے حد ابا بکر صدیق رضؓ

کفر کا تھا مدام ای سنی
دشمن شد ابا بکر صدیق رضؓ

حکم رب سے پیدا ہو گر آب و آتش باد و خاک
ہین مخالف ایک سے ایک پر عدل احمدؐ ہی سدا
فیض احمدؐ کا سبب ہے جسم مین ہین متفق
نور احمدؐ جان ہے جبتک ہی جان تابع ہین یہ
چار سرکش ایک جا ہین فضل احمدؐ کی سبب
یہ سبب ہی فیض احمدؐ کا خدا کے فضل سے

ہین نبیؐ کے حکم اندر آب و آتش باد و خاک
متفق ہین جسم اندر آب و آتش باد و خاک
ہین مخالف دیکھو ظاہر آب و آتش باد و خاک
ورنہ باغی ہین یہ اکثر آب و آتش باد و خاک
کیا ملادی کوئی دیگر آب و آتش باد و خاک
ہوگئے ہین وقف ہمسر آب و آتش باد و خاک

در شان حضرت صدیق اکبر

ردیف الف تا ی

ایک جا کر کر خدا نے جسم اندر کر دیا — تابع حکم ہمیشہ آب و آتش باد و خاک
کیا عنایت ہے خدا کی ہمکو احمد کی سبب — ہوتے ہین ہر جا میسر آب و آتش باد و خاک
فیض احمد کا سبب ہی جسم مین ہین ایک جا — ورنہ ہون یکجا ے کیونکر آب و آتش باد و خاک
کر ابھی سے یاد احمد کیا کرے اوسوقت تو — جب جدا ہو وینگے یکسر آب و آتش باد و خاک
ہین میسر فضل احمد سے ہمین یہ ہر چہار — یہ ہر ایک نعمت سی بہتر آب و آتش باد و خاک
ذکر احمد کر ابھی سی پھر کرے گیا سینیا — جبکہ ہو جاوینگے ابتر آب و آتش باد و خاک

عشق احمد مین اگر ہو دل بیتاب کی خاک — مس عصیان کو ہو اکسیر یہ سیماب کی خاک
طوطیا جان کے آنکھون مین اوسے رکھ لیتا — مجھکو ملجاتی جو تیرے درِ اصحاب کی خاک
روضۂ جنت فردوس کی ہی خاص عبیر — اے شہ عالم کو نہ مین تیرے باب کی خاک
قدسیان ملتے ہین اس خاک پہ آداب سی سر — خاک تو ہے تیرے در کی یہ ہے آداب کی خاک
آبرو حشر مین ہے کیون نہ ملون مین مونھ پر — آب کی خاک مدینے کی بڑی تاب کی خاک
سرمۂ دیدۂ بخشش ہے مدینے کا غبار — جھوٹھ سمجھے تو پڑے دیدۂ کذاب کی خاک
معتقد ہون کہ میرا دیدۂ دل ہو روشن — مونھ مین پڑ جاے میری گر تیری قبقاب کی خاک
سوزش غم سے تیرے لخت جگر کو پھوکون — کام پھر آئیگی اس گوہر نایاب کی خاک
مضطرب ہون کہ گڑون خاک مدینہ مین مگر — ہے نہ اوس خاک کی لائق تن بیتاب کی خاک
آتش ہجر نے کیا پھونک دیا ہے مجھکو — جلگیا خانۂ ہستی ہوئی اسباب کی خاک
ورنہ دیکھا تیرا غفلت سے تو ہو وہی پامال — تیرے زوار و نکی اس دیدۂ پر خواب کی خاک
خاک تشنہ پہ برس میرے ذرا ابر کرم — دھوپ کالی مین طلبگار رہے آب کی خاک
الفت سنی مین اے دوستو کچھ جاے عبیر — لاکے رکھدیجیے اوس روضۂ شادابکی خاک

یا نبی مصطفےٰ سلام علیک — سید الانبیا سلام علیک
یا عمیم العطا سلام علیک — الف صلی علی سلام علیک
دور کر دل سے تونے سب غم کو — راہ سیدھی بتائی عالم کو
تجھ سے امید ہے قوی ہم کو — یا امام الہدیٰ سلام علیک

دے کلید شفاعت عظمیٰ
رب نے تجھکو شفیع کرکے کہا
کیون نہ راحم رہے پھر دوسرا
مجھکو رحمت سے دور مت کرنا
کیا رسائی تھی ذات والا مین
کہتے تھے سب ملائے اعلیٰ مین
ہر سخن مین میرے بلاغت دو
تاکرون مدح مین فصاحت دو
رتبہ اعلیٰ تیرا ہے باحرمت
ہو بزرگی مجھے بصد رتبت
کرکے آسان میری مشکل کو
اور کرنا صفا میرے دل کو
بہر افضال ذات حق یارسولؐ
مجھکو دکھلا دو صورت مقبول
شرم وغیرت سے مین رہون اچھا
فضل سے بخشدے مجھے رتبہ
جان کندن کی جبکہ آوے بلا
قبر کی بھی بلا سے دینا رہا
نار دوزخ سے دُکھ نہ ہو ہمکو
ہم غریبون کو امن مین رکھو
کیا شرافت تھی ذات اکرم مین
مجھکو بھی شرف ہو دو عالم مین
دن شفاعت کے یا شفیع امم

حق نے خازن کیا شفاعت کا
یا شفیع الوریٰ سلام علیک
رحمۃ العالمین رب نے کہا
رحمت کبریا سلام علیک
پھونچا جب قرب حق تعالیٰ مین
ابلغ البلغا سلام علیک
شعر مین میرے اب لطافت دو
افصح الفصحا سلام علیک
حق نے بخشی ہے کیسی کچھ عزت
از کی الازکیا سلام علیک
مجھکو پھونچادے میری منزل کو
اصفی الاصفیا سلام علیک
مدعا میرے دل کا ہووے حصول
یا مجیب اللقا سلام علیک
مرتے دم مجھ سے ہوا ادا کلمہ
افضل الانبیا سلام علیک
دفع کردے اوسے بفضل وعطا
دافع ہر بلا سلام علیک
آوے آفت تو دور جلدی ہو
مامن الغربا سلام علیک
جس سے ہے شرف عرش اعظم مین
اشرف الشرفا سلام علیک
ہمکو ہرگز نہ بھولنا او سدم

بھرتا ہون ذات باوفا کا دم
اے شہ باوفا سلام علیک

دن قیامت کے ہو خدا قاضی
تجھکو نائب کرے بصد راضی

بخشوانا میرے گنہ ماضی
یا امین خدا سلام علیک

دن ضلالت کا ہو گیا ہے وطن
روشنی بخشو اسکو جون درپن

گور تاریک تر بھی ہو روشن
یا سراج الہدیٰ سلام علیک

ہے یہی مدعا میرا سنی
گر میسر کرے خدا سنی

جاکے روضہ مین بولونگا سنی
یارسول خدا سلام علیک

یا شفیع اورا السلام علیک
یا امام الہدیٰ السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
یا نبیٔ مصطفےٰ السلام علیک

اتقی الاتقیا السلام علیک
رحمت کبریا السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
افضل الانبیا السلام علیک

یارسول خدا السلام علیک
ازکی الازکیا السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
اصفی الاصفیا السلام علیک

صاحب منصبی السلام علیک
وے سہ یثربی السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
یا حیات النبی السلام علیک

شافع المذنبین السلام علیک
احسن المحسنین السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
رحمۃ العالمین السلام علیک

باعثِ کائنات السلام علیک
صاحب موجودات السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
شاہِ والاصفات السلام علیک

یا نبیٔ ہدی السلام علیک
مقبل الصمدی السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
اکرم الامجدی السلام علیک

راحم مومنان السلام علیک
دافع مشرکان السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
ہادی گمرہان السلام علیک

حامی عاصیان السلام علیک — صاحب انس و جان السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — مالکِ دو جہان السلام علیک
شاہِ والاصفت السلام علیک — شاہ ذی منزلت السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — صاحب المرتبت السلام علیک
اے شہ مرسلان السلام علیک — اے نبیؐ زمان السلام علیک
السلام علیک السلام علیک — سنی گوید بجان السلام علیک

یا شفیع الوریٰ سلام علیک — یا امام الہدیٰ سلام علیک
رحمۃ العالمین شدی برحق — یا نبیؐ مصطفےٰ سلام علیک
اشرف الشرفا سلام علیک — رحمت کبریا سلام علیک
از ہمہ انبیا شدی فاضل — افضل الانبیا سلام علیک
یارسول خدا سلام علیک — ازکی الازکیا سلام علیک
مدعائے من از خدا طلبی — یا مجیب الدعا سلام علیک
صاحب منصبی سلام علیک — وے مہ یثربی سلام علیک
کشتۂ عشق را کنی زندہ — یا حیات النبی سلام علیک
شافع المذنبین سلام علیک — احسن المحسنین سلام علیک
رحم کن بر من غریب نگر — رحمت العالمین سلام علیک
اے شہ ذوالکرم سلام علیک — شاہ فضل و نعم سلام علیک
این دل تیرہ ترشود روشن — نور ذات قدم سلام علیک
اکرم الامجدی سلام علیک — مقبل سرمدی سلام علیک
ازسر راز حق کنی آگاہ — یا نبیؐ مرشدی سلام علیک
راحم مومنان سلام علیک — دافع کافران سلام علیک
راہ دین را یقین بنمودے — ہادی گمرہان سلام علیک
صاحب انس و جان سلام علیک — شاہ کون و مکان سلام علیک

از برائے تو خلق عالم شد
اے شہ دو جہان سلام علیک

اے کریم الصفت سلام علیک
شاہِ ذی منزلت سلام علیک

رتبۂ من رسان بآن منزل
صاحب المرتبت سلام علیک

اے شہ مرسلان سلام علیک
وے نبیؐ زمان سلام علیک

سنی ہر بامداد می گوید
ای شہ انس و جان سلام علیک

تھے جو اصحاب نبیؐ عالی ہمم چارون ایک
راہ اللہ مین رکھتے تھے قدم چارون ایک

یعنی بوبکرؓ و عمرؓ حضرت عثمانؓ و علیؓ
تھے یقین واقفِ اسرار قدم چارون ایک

شہرۂ صدق و حیا عدل و شجاعت مین تھے
غرب و شرق و عرب تا بہ عجم چارون ایک

ساتھ حضرتؐ کے وفاداری مین یون رہتے تھے
راحت و محنت و بار بخش و غم چارون ایک

مذہب و ملت و دین ورد اسلام پہ تھے
قائم و محکم و مضبوط و بہم چارون ایک

حال امت پہ وے فرماتے تھے ہر شام و سحر
بخشش و فیض اتم فضل و کرم چارون ایک

ظاہر و باطن و اعلانی و مخفی مین تھے
خصلت و خوئے باخلاق و شیم چارون ایک

عزت و عظمت و حرمت مین بزرگی مین تھے
ہمسر و ہمدم و ہم نفس و قدم چارون ایک

صبح اور شام کو ہر وقت ہر ایک حالت مین
دمبدم بھرتے تھے احمدؐ ہی کا دم چارون ایک

خنجر و تیغ و تبر نیزۂ اسلام سے تھے
ناصر و قاہر و فاتح لصنم چارون ایک

بت شکن بت فگن و بت کش و ناصر لصنم
تھے بقہر و غضب و خشم و الم چارون ایک

سنی و حسرت و مسلم حنفی اب یا نبیؐ
عرض کرتے ہین یہ اللہ کی قسم چارون ایک

عدن مین خلد مین یا جنت و فردوس مین ہان
آپ کے سایئے تلے ہو رہین ہم چارون ایک

فخر و جاہ و قدر و رتبے مین ہین ای سنی
عرش و کرسی و مدینہ و حرم چارون ایک

وصف رخ گلرنگ سے گلزار ہے محفل
انوار الٰہی سے پرانوار ہے محفل

ہوتا ہے جو میلاد شہنشاہِ رسالت
اے مومنو کتنی یہ طرحدار ہے محفل

کیا اسکی ہو عظمت کا بیان اپنی زبان سے
حب خاص پسندِ شہ ابرار ہے محفل

جسمین نہ ثنائے شہ عالی نسبی ہو
بیکار وہ جلسہ ہے وہ بیکار ہے محفل

کیون خار الم منکر احمدؐ کو نہو جائے
کیا جلوہ نما نور خداوند زمن ہین
ہین جمع جو دیندار و ثنا خوان محمدؐ
جسکو نہین اوصاف محمدؐ کا ذرا شوق
اوصاف گل روئے رسول عربی سے

خالق کی عنایت سے یہ گلزار ہے محفل
کیون اسقدر اسوقت پرانوار ہے محفل
اللہ سے رحمت کی طلبگار ہے محفل
اوس دشمن ایمان سے بیزار ہے محفل
سنی کے لئے خلد کا گلزار ہے محفل

شرق ماہِ فضل ہے چاک گریبان رسولؐ
نور کی صورت ہے تاب سلک دندان رسولؐ
قوس ابرو چلۂ منزل الذی سے گوشہ گیر
پر نہ مارے عقل کل جس جا نشیمن کر لیا
مومنو کیا کم ہے تم کو فضل سے اللہ کے
ہین صحابہ اور بھی باصدق باعز و وقار
ہین ابا بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ وحیدرؓ پاک ذات
دو جہان اک جسم ہے اربع عناصر چار یہ
دین حق اک شامیانہ چار کھم یہ چار ہین
ان سے جو باغی ہوا ہے باغی باغ نبیؐ
خوش نہین آتا ہے ای سنی مجھے ظل ہما

صبح عید مومنان ہے نور دندانِ رسولؐ
مہر و مہ ہین پرتو رخسار تابانِ رسولؐ
کس طرح صید شفاعت ہو نہ قربانِ رسولؐ
بلکہ وہان نعلین چھوڑی دیکھئے شانِ رسولؐ
ہے کشادہ سفرۂ نعمائے الوانِ رسولؐ
خاص اونمین چار ہین یہ چار یارانِ رسولؐ
اونمین دو دو اما دہین اور دو ہین خسرانِ رسولؐ
روح اسکی پرتو انوار لمعانِ رسولؐ
شمع اوسکی ذات پاک نور افشانِ رسولؐ
بلکہ ہے وہ قابل اشجار بستانِ رسولؐ
شاہی عالم ہے زیر ظل دامان رسولؐ

مجھکو آیا کہنا جب نامِ رسولؐ
کلمہ و روزہ نماز و حج زکوۃ
جو موا تشنہ نبیؐ کی یاد مین
کیا بزرگی کیسی عزت دیکھئے
تابع فرمان رہو جنت مین لو
حق نے عزت جسکی کی معراج مین
گوش دل سے مومنو سن لیجئے

ہوگئے سب فرض احکام رسولؐ
مومنون کو ہے یہ انعام رسولؐ
پیوے گا جنت مین وہ جام رسولؐ
ہو گیا عرش خدا بام رسولؐ
نعمت الانواع واقسام رسولؐ
کیا لکھون اعزاز و اکرام رسولؐ
حق کا ہے پیغام پیغام رسولؐ

کوشش دین اور دعا امت لیئے
کام کیا تھا تھا یہی کام رسول

ذات اقدس رحمۃ للعالمین
سب پہ ہے بس بخشش عام رسول

ہر دو عالم تابع فرمان ہوئے
جب ہوا اکبار اعلام رسول

امر و نہی و حق کے تم تابع رہو
ہے یہی ایمان و اسلام رسول

کیسا رتبہ کیسی عزت کیسی شان
سب کے ہین مخدوم خدام رسول

روز اول سے ہوا سنی کا دل
بندۂ بے درہم و دام رسول

سید ابرار ہو صل علی یا رسول
سرور احرار ہو صل علی یا رسول

رونق اسلامیان حامی کل ہوشان
دین کے مختار ہو صل علی یا رسول

وعدۂ بخشش کیا ہمکو بھروسا ہوا
صادق الاقرار ہو صل علی یا رسول

قبر مین جب جاؤنگا خوف سے گھبراؤنگا
تم ہی مددگار ہو صل علی یا رسول

ہون مین مریض گنہ تم ہو شہ دوسرا
شافی بیمار ہو صل علی یا رسول

آپ ہو نور خدا الوث حدث سے جدا
طاہر و اطہار ہو صل علی یا رسول

آپ سے اسلام ہر آپ سے ہی کام ہے
دین کے سردار ہو صل علی یا رسول

مین ہون اسیر گناہ آپ شفاعت پناہ
رحم گنہگار ہو صل علی یا رسول

کیون نہو شاہ کرم آپ شفیع الامم
ہمیہ کرم بار ہو صل علی یا رسول

خاتم کل انبیا راز سر خدا
واقف اسرار ہو صل علی یا رسول

رونق دین متین آپ شہنشاہ دین
قاتل کفار ہو صل علی یا رسول

امت عاصی کے آپ وقت عنا و تعب
آپ خبردار ہو صل علی یا رسول

آپ ہو شہ دین کی سنی نگاہین کے
دافع ادبار ہو صل علی یا رسول

جس نے کی روضۂ اقدس کی زیارت حاصل
اوسکو پھر کیون نہو حضرت کی شفاعت حاصل

تنگدستی کے بہانے سے عبادت مت چھوڑ
فضل احمد سے تجھے ہو گی فراغت حاصل

رنج و آلام و مصیبت ہے زمانے مین مگر
کار کچھ ایسا بن آوے کہ ہو راحت حاصل

کون سی بات سے ہم ہو دین سعادت پیرا
ساری حضرت کی قدم سے ہے سعادت حاصل

دن قیامت کے میسر ہو اوسے عیش و سرور
جس نے حضرت کا کیا جشن ولادت حاصل

یہ فقط باور ہے قسمت مسعود ہوئی
ورنہ کس رو سے ہو اس دین کی اطاعت حاصل

مقتدا ہر دو جہان کا ہے رسول ابرار
انبیاؤن کی ہوئی جسکو امامت حاصل

آپ کے صدق پہ اے مخبر صادق باللہ
کی ہے صدیقؓ نے باصدق صداقت حاصل

شرع پر آپ کی فرزند عمرؓ نے مارا
اوس ذکی کیسی خلافت مین عدالت حاصل

زندگی مین رہا عثمانؓ بصد شرم و حیا
کی خلافت مین حمیت کی خلافت حاصل

شیر سے شیر خدا نے ہے لیا سلمان کو
کی ہے یہ آگے ولادت کی شجاعت حاصل

شاہزادون نے اطاعت مین جھکا کے سر کو
فضل اللہ سے کیا تخت شہادت حاصل

الغرض واسطے آپ ہی کے ہر اک رتبہ تھا
جو تبدرتج ہر اک کو بسعادت حاصل

آرزو سنی کی ہے اب یہ فصیح الفصحا
آپ کی نعت سے ہو جائے فصاحت حاصل

عرض ہو سنی کی مقبول یہ مقبول خدا
مرتے دم ہووے اوسے جام شہادت حاصل

تازہ ہے تک چمنستان کی ہوا لے بلبل
پھر تو گلشن یہ خزان کے ہے حوالے بلبل

اس چمن کا چمن آرا ہے رسول ابرار
گل مقصود اسی سیر مین پالے بلبل

ہے صفت ذات کی اس گلشن کثرت سے نمود
رنگ گل معنی یہ گلستان سے اوٹھالے بلبل

دوستی رکھہ چمن آرائے جہان کی دلبین
پھر تو جنت سے تجھے کون نکالے بلبل

سیر کر گلشن وحدت کے تصور مین یہان
آشیان شاخ پہ طوبیٰ کے بنالے بلبل

آتش گل سے یہان کر گل آتش کا خیال
ورنہ پڑ جائین گے دلپر تیرے چھالے بلبل

عشق مین گلشن عقبیٰ کے یہان کرلے فغان
کون سنتا ہے وہان پھر تیرے نالے بلبل

بسکہ پھولے نہ سمائیگی خوشی سے اس جا
دل مین بو اوس گل وحدت کی بسالے بلبل

عین عینی سے نظر کر کہ یہان اور ہے سیر
پردہ غفلت کا ذرا دل سے اوٹھالے بلبل

سیر وحدت کی اسی گلشن کثرت مین ہے
رنگ اوس گل کا ہر اک رنگین پالے بلبل

خار کو دیکھہ کے رہ یاد مین تو تیز زبان
دیدہ سے گل کی تر و تازگی پالے بلبل

ہو غزلخوان نبی صل علیٰ ہر گل پر
نیک بختی اسی گلشن مین کمالے بلبل

بولیان بول کچھ ایسی کہ خدا کو خوش آئین
اوڑ گئے ایسے بہت بولنے والے بلبل

بولی اللہ سے وہان قالوا بلیٰ کی بولی
بولی اپنی یہ گلستان مین نبھالے بلبل

مدح خوانی مین دل سنی ہزار اہے کہو
گر کوئی پالے تو اسطور سے پالے بلبل

لاتے ہین لب پر ہم اپنے نام حضرت دمبدم
لوٹتے ہین خالق عالم کی رحمت دمبدم

ہوتی رہتی ہے شہ دین کی عنایت دمبدم
ہوتی ہے اچھی ہماری دل کی حالت دمبدم

ہاے جانا تو نہین ہوتا مدینے کی طرف
بڑہتا رہتا ہے مگر شوق زیارت دمبدم

ہر گھڑی اس مشغلے مین جی بہلتا رہتا ہے
پڑہتے رہتے ہین رسول دین کی مدحت دمبدم

کیون نہین کرتا تمناے کوچہ خیر الوریٰ
تجکو کیون آتی ہے واعظ یاد جنت دمبدم

کیون ہراسان اپنے عصیان سے رہون مین واعظا
دیتی ہے تسکین امید شفاعت دمبدم

قامت بالاے سرور کا جو ہے ہر دم خیال
دل پر اپنے رہتی ہے برپا قیامت دمبدم

سرور کونین شکل اپنی دکھاتے ہی نہین
بڑہتا ہے ارمان دل کا اور حسرت دمبدم

ہر جو اوس بحر عنایات وکرم کا مدح خوان
جوش پر آتی ہر سنی کی طبیعت دمبدم

السلام اے ذات اکرم السلام
السلام اے رحم عالم السلام

السلام اے نور عینی السلام
السلام اے شرف دینی السلام

السلام اے نور عزت السلام
السلام اے عالی رتبت السلام

السلام اے شاہ والا السلام
السلام اے فخر بطحیٰ السلام

السلام اے نور اعظم السلام
السلام اے شمع عالم السلام

السلام اے عالی گوہر السلام
السلام اے ذات اطہر السلام

السلام اے نور وحدت السلام
السلام اے ماہ کثرت السلام

السلام اے نور ذات کبریا
السلام اے رونق ہر دوسرا

السلام اے شافع کل مذنبین
السلام اے رحمۃ للعالمین

السلام اے مصدر رحم خدا
السلام اے معدن حلم وحیا

السلام اے احمد عالی جناب
السلام اے شافع روز حساب

السلام اے مخزن فخر و سخا	السلام اے شافع روز جزا
السلام اے نور بخش کائنات	السلام اے سیّد والا صفات
السلام اے باعث ہر دو جہان	السلام اے مقبل کون و مکان
السلام اے مہبط روح الامین	السلام اے نور رب العالمین
السلام اے جوہر کان یقین	السلام اے گوہر دریائے دین
السلام اے صدر آرای جہان	السلام اے افضل کون و مکان
السلام اے نور رب ذو الجلال	السلام اے معدن فضل و کمال
السلام اے نور حق لا حد سلام	السلام از سنی بر تو صد سلام

معدن فضل و کرم محمد صلّ علٰے مرحبا و سلم
منبع فیض اتم محمد صلّ علٰے مرحبا و سلم
اوسکا ہی ہے سب جلوہ کرم کیون نکہون مین زبانسے ہر دم
جلوہ نور قدم محمد صلّ علٰے مرحبا و سلم
کا ہیکو دیگر وسیلہ لوگو بہر شفاعت بخشیر ہم کو
بس ہے شفیع الامم محمد صلّ علٰے مرحبا و سلم
نقد شفاعت ہے عام ہم پر مومنوا وسکو کہو مقرر
مخزن فیض و نعم محمد صلّ علٰے مرحبا و سلم
صاحب نصفت بوصف سنجان عدل سے جسکے ستم گریزان
دافع ظلم و ستم محمد صلّ علٰے مرحبا و سلم
وصف مقدس کرون مین کیا کیا تم نے برفعت دین تبین کا
عرش پہ گاڑا علم محمد صلّ علٰے مرحبا و سلم
کیا کہون تیری ثنا سے والا ہو گیا اشرف عرش سے اعلی
پہونچا جو تیرا قدم محمد صلّ علٰے مرحبا و سلم
پائی ہے زینت تمام باہم ہو گئے آباد جسکہ پیدم

۸ تم سے عرب اور عجم محمد صلِّ علےٰ امرحبا وسلم

کعبہ مین جو بت تھے اون کو واللہ زور نبوت سے سبکو ناگاہ

۹ کردیئے تم نے عدم محمد صلِّ علےٰ مرحبا وسلم

لوث حدث سے بری ہے احمد بیٹھی نہ مکھی یہ جسم امجد

۱۰ پاک ہے رب کی قسم محمد صلِّ علےٰ امرحبا وسلم

یاد محمد ہے دم کو فرحت ذکر محمد ہے دلکو راحت

۱۱ بولون نہ کیون دمبدم محمد صلِّ علےٰ مرحبا وسلم

راحم عالم شفیع امت باعث خلقت کریم خلقت

۱۲ حامی ورحمت شیم محمد صلِّ علےٰ امرحبا وسلم

یاد نبیؐ ہے بجان سنی کیون نہو واصف زبان سنی

۱۳ حشر کا دھوڑا لاغم محمد صلِّ علےٰ امرحبا وسلم

یارسول خدا شہ ارض وسماوے مفخر ہستی کون وثنا

مجھے یاد تمھاری ہے صبح ومسا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

ہوئی زندگی بار تمھارے سوا ہے کسی بھی طرحسے نہ صبر ذرا

کروباد تو آتا ہون مرسے چلا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے شریف جہان معالی نسب مین کمینہ صفت ہون گنہ کی سبب

مجھے دیکھو نہ آپ بچشم غضب کہ ہو آپ رحیم یہ خلق پہ سب

بھلا کیا مین نہین ہون بخلاقت رب کرو رحم جو مجھپہ تو کیا ہے عجب

مجھے آپ کی ذات کا ٹیکہ ہے اب ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے حمید محامد دالاتعد وے جلیل الصفات بذات سعد

ہوا تم سے ظہور صفات احد ہوئی آشنا خلق بذات صمد

ہوا مجھپہ ہے غلبۂ نفس اشد کروایسی مدد کہ وہ ہو رہے رد

ہے تمھاری تو روز ازل سے مدد ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم ملائک جن وبشر تری کس پہ نہین ہے کرم کی نظر
ملے تیرے کرم سے فرشتے کو پر تیرا سب پہ کرم ہے بشام وسحر
رہے بندہ نوازی وفضل سے گر یہ غلام کمینہ کے دست بسر
تو کسی بھی طرح کا نہووے خطر ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ملا عرش کو پانون سے تیرے شرف تو ہو لولوے سہر خدا کا صدف
ببسرا رتبہ کمینہ ہے کم زخذف ہو نگاہ کرم ذرا میری طرف
بطفیل شجاعت شاہ نجف میرا تیر دعا جو لگے بہدف
تو بجاؤن گا عالم بالا پہ دف ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے مدرس علم معانی حق ہوئے تم سے ہین ارض وسما کے ورق
شب وروز ہے مجکو تمھارا سبق ہے تمھاری جدائی سے دل پہ قلق
کیا کر ناک غم نے کلیجہ کو شق میرے اشک بنے ہین برنگ شفق
لعل ومرجان سے سینہ کا پر ہے طبق ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
گئے ایسے زمین سے فلک پہ الگ لگے جلد نہ ایسی پلک سے پلک
یہ رسائی تمھاری ہوئی بفلک نہ وہان ہے فلک نہ وہان ہے ملک
وہان نور تمھارا گیا جو چمک یہان آگیا مونھہ پہ ہمارے نمک
یہ سبب کہ ہماری کی تم نے کمک ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے کریم دو عالم و نور قدم تمھین حق نے بنایا شفیع امم
نہین خاص کسی پہ تمھارا کرم ہوا عام خدائی پہ فیض اتم
جیسے زندگی ہیچ ہے یا دہم دم نزع مین ہو تو تمھارا ہو دم
کہ ہے بالا تمھارے کرم کا الم ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے کریم ورحیم وشفیع جہان تمھین خلق خدا کے ہو رحم رسان
کرون وصف تمھارا مین کیسا بیان میری مونھہ مین نہین ہے کچھہ ایسی زبان
ہے رسائی تمھاری کہان سے کہان کہ نہ جا سکا روح قدس بھی وہان

ہے ہمارا تو پست یہ وہم وگمان ہے خدا کی قسم ہو خدا کی قسم
تیرے تازی کا نعل ہلال ہین تیرے قصر کا زینہ ہو عرش برین
وہ مکان علا کا ہوا تو مکین نہ فلک ہے وہان نہ وہان ہو زمین
تو سریر خدائی کا صدر نشین تیری گرد کو پہونچے نہ روح امین
تیرا مرتبہ کوئی نبی کو نہین ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ہوئے تم ہی کہ نور باغ زمن ہوئی تم سے ہی ساری بہار چمن
قد و رخ سے ہو زینت سرو و سمن رو سے جلوۂ مہر سماے کہن
لب لعل سے رونق لعل یمن ہے ثناے مجلی سے آب دہن
ہے صفات معلی سے لطف سخن ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
یہان سنی تو خوب ادب سے سنبھل یہ ہے وصف محمدؐ عالی محل
شہ نیک خصال و فخر رسل ہوا جبکہ وہ پیدا سعید ازل
ہووے بیخ نحوست مستاصل جو وہ نام زبان سے جائے نکل
تو رہائی مین تیرے پڑے نا خلل ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
بھلا سنی تو کیون ہے بحال تباہ تجھے فکر یہ کیسی ہو شام وپگاہ
یہ سبب کہ ہین تیرے زیادہ گناہ ہوا نامہ عمل کا تمام سیاہ
تیرا شامل حال ہے فضل آلہ ہین رسول خدا تیری پشت و پناہ
جو معاصی ہے اوسپہ ہے اوسکی نگاہ ہو خدا کی قسم ہو خدا کی قسم

بزم میلاد مین سلطان ہدا آتے ہین
لیکے انعام عنایات خدا آتے ہین

جب نظر سید لولاک لما آتے ہین
سامنے آنکھہ کے انوار خدا آتے ہین

اون کی تقدیر پہ آتا ہے ہمین کیا کیا رشک
کوچۂ سرور عالم سے جو جا آتے ہین

عرصۂ حشر مین امت کی شفاعت کیلئے
مسکراتے ہوئے محبوب خدا آتے ہین

کیا کہین ہوتا ہے کیا حال ہمارا اوسدم
دل مین جسوقت غم روز جزا آتے ہین

عاشقو شاد ہو تم مژدۂ دیدار تمھین
جلوہ دکھلانے رسول دوسرا آتے ہین

لوگ جاتے ہین جو دلہنر شہ عالم پر
اپنی تقدیر کے لکھے کو مٹا آتے ہین

جن کو مولا ہے تیرا جلوۂ دیدار نصیب
تا قیامت وہ بھلا ہوش مین کیا آتے ہین

بزم میلاد جو کرتے ہین کبھی ہم سنی
سارے عشاق محمد کو بلا آتے ہین

کاتب تقدیر کا پہلے قلم پیدا کرون
دفتر نعت شہ خوبان کو پھر انشا کرون

مین تصور دل مین گر اپنے مسیحا کا کرون
ایک ہی ایماے قم سے مردہ دل زندا کرون

گر خیال پاے بوس شاہ او ادنی کرون
چرخ نہم کو تصور سے بزیر پا کرون

او سکے گر چاک گریبان کا مین اندیشہ کرون
صورت لا دیکھکر عالم کو دم مین لا کرون

حتی الامکان اوسکا گر وصف قد رعنا کرون
بول بالا اپنا اندر عالم بالا کرون

سبز خط و خال عارض کے تصور مین مدام
سورۂ والشمس کی تفسیر کو دیکھا کرون

بعد اپنے دی بزرگی تجھکو ہی اللہ نے
اے شہ خیل رسل مین وصف تیرا کیا کرون

صورت و انجم دندان گر تیری آجائین یاد
اشک چشم دل کو رشک لولوئے لالا کرون

کیا کرون مین رویت ماہ دو عید ایکاہ دین
تیری ابرو دیکھ لون گر دیدۂ دل وا کرون

کعبۃ اللہ کی طرف رخ پشت سوئے دو جہان
دیدۂ دل تیری جانب اے شہ بطحا کرون

گر انا من نور اللہ پڑھکے ہر شے دیکھ لون
نور کا تیرے نظارہ اے شہ والا کرون

برق نور حق سے جلکر طور سرمہ ہو گیا
تیرے جلوے سے جلا کر دل کو مین سرما کرون

دیکھون اے سنی اگر نور خدا کی روشنی
دلمین اپنے سیر سبحان الذی اسرا کرون

اگر مین خاک راہ مصطفے ہون
مگر چشم جہان کا توتیا ہون

اگرچہ مین غبار خاک پا ہون
مگر دامن سے حضرت کے لگا ہون

مجھے کچھ جانتے بھی ہو مین کیا ہون
خدا کے آشنا کا آشنا ہون

رسول اللہ گنہ مین مبتلا ہون
شفیع حشر تم کو جانتا ہون

کہان ہے اور دل جو اور جا ہون
تھا ایک ہی دل وہ تمکو دیچکا ہون

مگر یا مصطفے ابدست و پا ہون
عنید دن پر ظفر مین چاہتا ہون

حباب موج دریائے فنا ہون
رسول اللہ تمھارا آشنا ہون

اگر دریا ہو تم مین بلبلا ہون
تمھین سے خاک ہر مین خاک کا ہون
اگر مین بیوفا یا باوفا ہون
خدا کے نور تم مین نور کس کا
ہوئے تم شمع مین پروانہ کس کا
ہوئے تم شمس مین ذرہ ہون کسکا
ہوے تم گل تو مین ہون خار حضرت
گل گلزار وحدت آپ کی ذات
خدا تو ذات ہے اوسکی صفت آپ
نہ ہوتے آپ تو مین بھی نہوتا
تمھین تو مجھکو اس ہستی مین لائے
مجھے گر لاکھ جھٹکو گے محمد
خدا کیا تھا خدا جانے محمد
برے اعمال کو میرے نہ دیکھو
یقین تم رحمۃ للعالمین ہو
تمھارے عشق کے شعلے سے حضرت
نگاہ فیض سے آپ ہی خرید و
خدا جس جا ہے اوسجا آپ بھی ہو

بھلا فرمائیے کیا تم سے جدا ہون
بہر صورت تمھین سے مین بنا ہون
کچھ ہی سمجھو مین فدوی آپکا ہون
تمھارے نور سے پیدا ہوا ہون
تمھاری ہی تجلی پر جلا ہون
تمھارے نور سے جلوہ نما ہون
مگر مین خار کب گل سے جدا ہون
اسی گلشن کا بلبل اے صبا ہون
صفت سے آپ کی ظاہر ہوا ہون
ہوئے جب آپ تو مین بھی ہوا ہون
تھا آگے مین کہان اب کون جا ہون
مین دامن آپ کا کب چھوڑتا ہون
خدا کو تم سے مین پہچانتا ہون
برا ہون یا بھلا ہون آپکا ہون
مین عالم مین نہین کیا مصطفےٰ ہون
جلا کر دل کو مین سرمہ کیا ہون
مین اپنے دل کو حضرت بیچتا ہون
دلیل اوسپر مین کلمہ کی رکھا ہون

تمھارا ہو مین سنی یا محمد — تمھارا ہو کے حاجت کس سے چاہون

یا نبی روز ازل سے مین تیرا دیوانہ ہون — شمع رحمت تو ہوا اور مین تیرا پروانہ ہون
میکدے سے رحم کے اے ساقی رحم خدا — ایک جرعہ دے مجھے مین طالب پیمانہ ہون
فیض کے چشمے سے اور خوان کرم سے اے سخی — مرحمت کچھ کیجئے بے آب ہون بے دانہ ہون
نفی اور اثبات مین ہے شی ہوئی مجھکو حصول — آشنا تجھسے ہوا اپنے سے مین بیگانہ ہون

قصر اعلیٰ کے تہ دیوار مجھکو دو جگہہ
اس خمار حبّ دنیا سے مجھے انکار ہے
محویت ہستی سے بالکل ہوگئی ای مومنو
گفتگو دنیا کی کرنی صرف نادانی ہے یہ
سہم سے تیر مژہ کے کفر کا ٹکڑے جگر
درد عصیان کو شفا ذکر شفیع المذنبین
نعمت ایمان و نقد دین سے ہومین سرفراز
ہو نصیب آبادی یثرب طفیل مصطفےٰ
عشق دنیا سے بری ہون پر نبی پر مبتلا

اے مکین عرش مین آوارہ و بیخانہ ہون
مین شراب یاد احمدؐ سے بہت مستانہ ہون
پر بفضل حق نبیؐ کی یاد مین فرزانہ ہون
گر کرون ذکر محمدؐ تو نہایت دانہ ہون
قوس ابرو پر نبیؐ کی کیونکہ مین شیدانہ ہون
درد سر ہے ذکر دنیا خوب اسکو جانتا ہون
گر گدا ہون مین محمدؐ کا مگر شاہانہ ہون
یا آیۃ العالمین مین ساکن ویرانہ ہون
جانسے دیوانہ ہون دیوانہ ہون دیوانہ ہون

مصطفےٰ خاک سے دہلیز کی کیا کرتے ہین
نظر فیض اثم جسپہ کیا کرتے ہین
اہل اسلام پہ کیا فضل و عطا کرتے ہین
اہل عصیان کے لیے حق سے دعا کرتے ہین
خاک کو مشک کرین سنگ کو لعل رخشان
قطرۂ آب کو پُر آب بنا دین موتی
آب امواج تلاطم سے کرین پار جہاز
آب کو نار کرین نار کو کردین گلشن
شاہ درویش کو محتاج کو کرتے ہین غنی
ہو جو مردود خدا اوس کو بنا دین مقبول
زندہ بیجان کو بیمار کو کرتے ہین صحیح
رنج راحت سے بدل دیوین خوشی سی غم کو
بیزبانون کو زبان اور زبان مین دین ذکر
آب پیاسون کو عطا نان کرین بھوکون کو

مس عصیان دو عالم کو طلا کرتے ہین
جس طرح چاہتے ہین اوسکا بھلا کرتے ہین
ڈھانک لیتے ہین خطا وہ جو خطا کرتے ہین
لائق نار کی جنت مین جگہ کرتے ہین
ذرۂ خاک کو خورشید ضحیٰ کرتے ہین
آب سے آب کو کیا آپ صفا کرتے ہین
ڈوبنے والونکو طوفان سے رہا کرتے ہین
گلشن دین کو سرسبز کیا کرتے ہین
ہاتھ عاجز کا ترحم سے لیا کرتے ہین
بال و پر بے پرو بازو کو عطا کرتے ہین
ناتوانون کو توانائی دیا کرتے ہین
ہاتھ لولے کو عطا لنگ کو پا کرتے ہین
ذکر سے آگ مین محفوظ رکھا کرتے ہین
سیر مین سیر ہزارون کو کیا کرتے ہین

سنگ سے نخل کو بن نخل سے خرما پیدا
ربیت کو جلوہ پُر لطف و مزا کرتے ہین

جان دین جسم کو اور جان کو نور ایمان
تازہ ایمان کو پُرانے کو نیا کرتے ہین

کیون نہ عقبیٰ مین مددگار رہین یا ہی سنی
جنکو دنیا مین یہ حاجات روا کرتے ہین

زندگی کا لطف پاتے ہم ذرا دو چار دن
جائے گر یثرب مین رہتے ایکدا دو چار دن

گر پہونچ جاتا مدینہ مین تو کرتا التجا
آتی ہو تو بھی نہ آئے اب قضا دو چار دن

نغمہ سنجی ہمصفیر و پھر کہان ہوگی نصیب
کرو مدح سید خیر الوریٰ دو چار دن

چاہیئے فکر اوس مکان کی ہو جہان رہنا مدام
کیا رہا عالم مین گر انسان رہا دو چار دن

ایکدن یاد آ گئے جب گیسوئے عنبر فشان
پھر نہ آئی سر پہ میرے کوئی بلا دو چار دن

ہجر احمد مین فلک ہم مرئین گے عنقریب
اور تو ہمکو ستا لے بیوفا دو چار دن

زندگانی بھر کی راحت اوسکو حاصل ہو گئی
کوئے سرور مین اگر کوئی رہا دو چار دن

شبرؓ و شبیرؓ کی آئی مصیبت یاد تو
آنسو اپنے دیدہ تر سے بہا دو چار دن

عالم پیری ہو سنی موت کے دن ہین قریب
اور کر لے مدحت خیر الوریٰ دو چار دن

سب سے فزون نبیؐ کی توقیر دیکھتے ہین
طہٰ کی جب مسلمان تفسیر دیکھتے ہین

دل مومنون کا یارو آئینہ سے صفا ہے
جسمین نبیؐ کی ہردم تصویر دیکھتے ہین

کرتے ہین ذکر احمدؐ اسواسطے کبھو بھی
اپنے کو ہم نہ ہرگز دلگیر دیکھتے ہین

کیونکر نہ ذکر احمدؐ کرتے رہین ہمیشہ
بخشش کی اپنی جسمین تدبیر دیکھتے ہین

وصف نبیؐ ہین واللہ اے مومنو سدا ہم
اپنے شکستہ دل کی تعمیر دیکھتے ہین

ہوتے ہین دل سے قربان ہم خواہین نہایت
مژگان مصطفیٰ کا جب تیر دیکھتے ہین

ہو دفع درد عصیان تاثیر ہے یہ کس مین
جو الفت نبیؐ مین تاثیر دیکھتے ہین

صدقے سے اوس نبیؐ کے الحمد للہ اپنی
جنت کو سب مسلمان جاگیر دیکھتے ہین

ہم قتل کفر کو اور دفع گنہ کی خاطر
ابروئے مصطفیٰ کو شمشیر دیکھتے ہین

امت مین پیدا ہو کر ہم اوس نبیؐ کی سنی
ایمان کی نعمتون کی توقیر دیکھتے ہین

قابل نبیؐ کے وصف کے تیری زبان نہین
یہ وہ بیان پاک ہے جسکا بیان نہین

کس دل کے یا نبیؐ کہو تم رازدان نہین — وہ راز کون سا ہے جو تم پر عیان نہین

نزہت مین تیرے دین سا کوئی بوستان نہین — یہ وہ چمن ہے تازہ کہ جسکو خزان نہین

گر مہربان یہ ذرہ پہ اے عالی شان نہین — تو مہربان نہین تو خدا مہربان نہین

جس جائے پر زمین نہین آسمان نہین — تو ہے وہان جہان کہ زمین و مکان نہین

تیرا ظہور کون و مکان مین کہان نہین — خالی ہمیشہ ہے وہ مکان تو جہان نہین

اوسکا نشان تو ہے کہ جسکا نشان نہین — تیرا امکان وہان ہے کہ جس جا مکان نہین

ہر جسم و تن مین اے ابو الارواح تو ہی روح — مردہ وہ تن ہے صاف کہ جس تن مین جان نہین

تیرا وجود آیت رحمت ہے یا نبیؐ — وہ کون ہے کہ جسپہ تو رحمت رسان نہین

مرہم ہے تیرا رحم کرون شکر کیا ادا — میرے وہان زخم مین گویا زبان نہین

کیسے ہمایون فال سخی ہو اے شاہ دین — دست کرم کو آپ کے کیا استخوان نہین

ذرہ سے آفتاب تلک بہرہ یاب ہین — بے فیض خاص آپ کا یہ آستان نہین

کلمے کی آبیاری سے ایمان ہے تازہ تر — پھر ایسا پر بہار کوئی بوستان نہین

ارزان فرد ش جنس شفاعت جو ہون نبیؐ — میزان پہ اپنا پلہ عصیان گران نہین

ہووے نگاہ فیض تو پھر خوف کیا رہے — یہ دل ہمارا اے مہ تابان کتان نہین

نہ کرسی فلک کو کہا میری فکر نے — لائق نبیؐ کے قصر کے یہ نردبان نہین

اے سنی اون نبیؐ کے جو پہونچے مقام تک — جبرئیل کی رسائی وہم و گمان نہین

محمدؐ کی جانب ہے راہ غریبان — وہی آستان ہے پناہ غریبان

کسیکا دو عالم مین ٹہرکا نہین ہے — در خاص ہے تکیہ گاہ غریبان

گدایان درگاہ کو خوف کیا ہے — محمدؐ ہوئے بادشاہ غریبان

گدا سے شہنشاہ جن و ملک تک — ہوا سب یہ احسان شاہ غریبان

ترحم کی ہے جاے اے رحم عالم — ذرا دیکھو حال تباہ غریبان

قیامت کو پوچھیگا حق جب وسیلہ — تمھین پر رہے گی نگاہ غریبان

نہ دیکھا غریبونکا حامی تو حق نے — کیا آپ کو نیک خواہ غریبان

عنایت سے کر دیجئے مہر بخشش	گنہ سے ہے فرد سیاہ غریبان
ترحم سے دوڑینگے محشر مین حضرت	سنینگے جو پُر درد آہِ غریبان
اوٹھا دینا پلّے کو دست کرم سے	تلینگے جو فرد گناہِ غریبان
ہے چاہِ ذقن چاہِ کنعان پہ فاخر	وہ تھی چاہِ یوسف یہ چاہِ غریبان
کہان نور یوسف کہان نور احمدؐ	وہ تھا ماہِ کنعان یہ ماہِ غریبان
کھلا نور احمد تو چمکا یا سنی	سعادت سے نور نگاہِ غریبان

ذرا دیدۂ دل سے تو کر لے نظر تیری آنکھون مین کہہ کیا نظر ہی نہین
ہے نبیؐ کی تجلی کا سب مین اثر یہان اور کسی کا اثر ہی نہین
جو خودی مین ہماری ہے اہل صفا تو یہ سرِ خدا نہین اسکو ملا
پہ یہ راز احد سے ہے اوسکو خبر جسے اپنے خودی کی خبر ہی نہین
وہ رسول ہے مظہر نور خدا وہ رسول ہے باعث ہر دوسرا
وہ رسول کا دیکھو کہان ہے گذر جہان اور نبیؐ کا گذر ہی نہین
وہ نبیؐ کا ہے ایسی جگہہ پہ مکان اوڑے ہوش ہین روح امین کے جہان
وہان صاحب پر نے جلا دیئے پر میرے مرغ خرد کو تو پر ہی نہین
یا محمدؐ عالی نسب بخدا تیرے سر سے ہے مالک بقا کو بقا
تیرا پاؤن جو ہے وہ ہے دین کا سر سوا تیرے تو دین کو سر ہی نہین
شب قدر یہ زلف رسا ہے تیری یہان عقل تو ہوگئی حیران میری
ہووے ہر ایک شب کی اخیر سحر یہ وہ شب ہر کہ جسکو سحر ہی نہین
تیرے گال ہین گل تیرا رخ ہے سمن تیرے قد کو نہین ہر وہ سیب ذقن
ہی سرو جنان کو لگا ہے ثمر کہین سرو کو ایسا ثمر ہی نہین
کیئے معجزے صد ہا نبیؐ نے مگر کئی مردے جلائے مسیحا نے پر
تو نے جیسا کیا ہے یہ شق قمر ایسا اعجاز شق قمر ہی نہین
تو بشیر بشارت رحم خدا تو رحیم و کریم و شفیع بجا

تو بشر وہ بشر ہے کہ خیر بشر تیرا ثانی جہان مین بشر ہی نہین
تجھے حق نے کیا جو شفیع امم تو کسی بھی طرح سے نہین ہمین غم
تیرے رحم نے ایسا کیا بے خطر ہمین روز خطر کا خطر ہی نہین
مین ہون تیرا گدا اے شاہ جہان در شاہ ہو نپہ میرا گذر ہی کہان
مجھے در ہے تو بس ایک تیرا ہے در تیرے در کے سوا مجھے در ہی نہین
میرا پشتیبان تو ہے ز روز ازل مجھے فتح ہو کیون نہ بکفر و دغل
میری پشت کی خاطر ہے تو ہی سپر مجھے تیرے سوائے سپر ہی نہین
یہ خطر سے سنی تنگ ہون بس ہے خدا سے سدا وہ سفر کی ہوس
ہو سفر تو مدینے کا ہووے سفر بعد حج کے پھر ایسا سفر ہی نہین

در مدح اصحاب اربعہ

جو خلفاے حضرت پیمبر ہین چارون
تمامی صحابہ مین بہتر ہین چارون

ابا بکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ
علیؓ شاہ مردان یہ اکبر ہین چارون

سخاوت قرابت رفاقت صحابت
یہ چارون صفت مین برابر ہین چارون

صداقت عدالت حمیت شجاعت
یہ چارون کے واللہ سرور ہین چارون

طراوت کوئی رنگ و بو کوئی نزہت
بنے گل صفت یہ سراسر ہین چارون

جہان جسم ہے روح اوسکی محمدؐ
عناصر یہ اس جسم اندر ہین چارون

ہین ہم جسم و ہم روح و ہمجنس ہم دل
کمالات مین دیکھو ہمسر ہین چارون

نبیؐ تخت لولاک کے بادشہ ہین
یہ اوس تخت کے پایہ اظہر ہین چارون

نبیؐ شاہ دین شامیانہ مقرر
یہ کھم چار اوسکے مقرر ہین چارون

نبیؐ مرد میدان دین و یقین ہین
تو یہ چار آئینہ انور ہین چارون

ظفر کوئی نصرت کوئی فتح و ہیبت
جلو مین نبیؐ کے یہ اکثر ہین چارون

امامت بتدریج کی ہے انھون نے
برابر بپس از ایک دیگر ہین چارون

کوئی دم کوئی آب و برش جلا ہے
یہ تیغ نبوت کے جوہر ہین چارون

عطارد قمر زہرہ و مشتری سے
سمائے سعادت کے نیّر ہین چارون

ستارہ کوئی مہر ومہ شمع کوئی — حقیقت جو دیکھو منور ہین چارون
شریعت طریقت حقیقت تصوف — ہین رہ چار راہِ صفا پر ہین چارون
بکفر و بطالت بشرک و ضلالت — نبی کے صحابہ مظفر ہین چارون
امامت خلافت ریاست نیابت — یہ چارون کے وہ چار افسر ہین چارون
بجسم و بروح و بحسن و بدل بس — بلا شبہ بیشک مطہر ہین چارون
قدر منزلت فضل و رتبہ مین سنی — کہ یہ ایک سے ایک بڑھ کر ہین چارون

مجمع فضل جامع القرآن — صاحب ورع واصف الفرقان
خاص داماد احمدِ مختار — زیب حلم وحیاے والایمان
مورد رحم و مصدر صلواۃ — منزل فضل ایزد سبحان
جانشین محمد عربی — مقتداے جہان امام زمان
شاہ عالی خطاب ذی النورین — معدن لطف و فضل والاحسان
رونق دین خلیفۂ سیوم — صاحب شرع صاحب عرفان
شافع سنی سرور کونین — ابن عفان حضرت عثمان رض

صاحب ورع با حیا عثمان رض — شارع شرع مصطفے عثمان رض
رہنماے جماعت گمراہ — رونق بزم اہتدا عثمان رض
گمرہون کو دکھائی راہِ دین — ہادی دین شہ ہدا عثمان رض
ہے وصی و خلیفۂ صادق — نائب دوست خدا عثمان رض
زیب بخش توکل و تسلیم — مردم دیدۂ رضا عثمان رض
قاتل کفر حامی اسلام — دافع فتنہ و بلا عثمان رض
صاحب شرع و صاحب عرفان — صاحب زہد و اتقا عثمان رض
مصدر تحفۂ صلوۃ و سلام — منزل رحمت خدا عثمان رض
شمس اوج ہدایت و اسلام — شاہ کونین رہنما عثمان رض
تھا یقین صدق دل سے اے سنی — خاص احمد کا آشنا عثمان رض

محفلِ مولدِ احمدؐ مین محبو آؤ
بزم آراستہ ہے ذکرشہ عالم کی
مدح خوان پڑھتے ہین اوصاف رسول عربی
سننے والون کو ہے کیا وجد کا عالم طاری
ہو گا تقسیم یہان خوان عنایات خدا
جب کوئی آتا ہے شیدا ای جناب سرورؐ
پڑھکی اوصاف نبیؐ آج سنائی سنی

جلوۂ گلشنِ فردوس ہے دیکھو آؤ
دیر کس بات کی ہے مومنو آؤ آؤ
ذکر خیر آج ہے یان سنلو سمجھلو آؤ
تم بھی دیکھو یہ تماشا یہان بیٹھو آؤ
کہین محروم نہ ہجاؤ چلو لو آؤ
کہتے عشاق ہین آداب سے آؤ آؤ
سر سے چلکر تمھین لازم ہی محبو آؤ

ہوئی زینت سراپا جب رسول خاص سجانکو
بتائی نیک رہ ہمکو تصور سے ذرا دیکھو
خدا نے اوس نبیؐ کیواسطے پیدا کیا سب کچھ
خدا نے ختم کر ڈالا بذات سیّد عالم
ہماری کیا بڑی قسمت وسیلہ ہو گیا احمدؐ
وسیلہ بس ہے محشر مین ہمین حامی محشر کا
نہ دی رہ یا محمدؐ اپنی امت مین کبھو تم نے
حدیثون نے تمھاری سب اُٹھایا یا رسولؐ اللہ
تمھارے نور نے روشن کیا ای نور ذات حق
تمھاری سرخی لب کی تجلی سے ہوئی رونق
ہوئی تابندگی سلک دُر پاکیزہ دندان سے
طراوت ہو گئی ہے آپکے رخسار رنگین سے
نگاہ فیض سے حضرت نے کیسی پرورش کی ہی
شب فرقت مین کبتک ضبط رکھون یا رسولؐ اللہ
چھپاؤن کیا مین تم سے ای طبیب اب درد ہی دل
جنون کے پنجہ وحشت نے یکسر چاک کر ڈالا

عبادت کو اطاعت کو صفائی دین وایمان کو
عنایت کو کرم کو فضل کو حضرت کے احسان کو
ملائک کو زمین کو آسمان کو جن کو انسان کو
رسالت کو نبوت کو نزول وحی قرآن کو
شفاعت کو جماعت کو کرم کو حفظ ایمان کو
رفاقت کو حفاظت کو مدینہ کو امن و آمان کو
بدی کو کذب کو بدعت کو شر کو کفر و بطلان کو
ضلالت کو بطالت کو رہ عصیانکو طغیان کو
ستارونکو قمر کو شمع کو مہر درخشان کو
شفق کو لعل کو یاقوت کو لالہ کو مرجان کو
ثریا کو دُر پرُ آب کو الماس رخشان کو
چمن کو گل کو غنچون کو رخ فصل بہاران کو
غریبونکو یتیمون کو مساکینون کو مہمان کو
زبان کو اشک کو حسرت کو دلکو آہ سوزان کو
تپ فرقت کو بیتابی کو اپنے داغ ہجران کو
قبا کو آستین کو بر کو دامان کو گریبان کو

بیان سوز ہجران نے جلایا ہے یہ کس کس کو
زبان کو استخوان کو جسم کو ہستی کے سامان کو
ابھی قربان ہوا اللہ اکبر دل اگر دیکھے
نگاہ کو چشم کو ابرو کے خم کو تیر مژگان کو
نہ غالب کیجئے مجھپر کبیدم یا رسول اللہ
ہوس کو حرص کو بطلان کو نفس پریشان کو
صفائی دیجیے للہ طفیل آل پاک خود
بصارت کو جگر کو جسم کو اور قلب کو جان کو
دعا کرتا ہے یہ سنی قبول کو یا رسول حق
تم اب حسرت کو اور مسلم کو اور حنفی خدادان کو
کرم سے یا رسول اللہ اس سنی کو بھی بچا دو
مطالب کو مقاصد کو مراد جان حرمان کو

ذات نبیؐ پہ بھیجئے صبح کو دو بشام دو
کرکے وضو درود دو سر کو جھکا سلام دو
دونون طرف تھے خوشنما کاکل مشکفام دو
بہر شکار دین تھے کھولے نبیؐ نے دام دو
یا شب قدر ایک تھی دوسری شب برات تھی
صبح دو عید گال دو اور سعید شام دو
قاتل کفر ایک ہے واقع شرک دوسری
خنجر ابرو آپ کے کرتے ہین دونون کام دو
زندگی پائے کیون نہ دین جنکی نظر سے تا ابد
آب حیات سے ہین پر چشم نبیؐ کے جام دو
پہلی بہم مغفرت رتبۂ عدن دوسری
فتح یہ کین ہین یا نبیؐ تم نے باہتمام دو
ایک رؤف نام ہے نام دگر رحیم ہے
نامون سے اپنے آپ کو بخشے خدائی نام دو
پیدا نہوتے آپ گر پیدا نہوتے دو جہان
آپ کے یہ وجود سے پائے ہین انتظام دو
وجہہ شفاعت ایک ہر دوسری بام رحم ہے
بخشش عاصیان لئے تم نے چڑھے یہ بام دو
ایک مقام کعبہ ہے دوسری جای عرش ہے
جنکو خدا کے گھر کہین آپ کے ہین مقام دو
عرض ہے میری آپ سے جبکہ طپش مین آونگا
آسرا مجھکو حشر مین اے شہ ذوالاکرام دو
دنیا و عاقبت میری ہووے بخیر یا نبیؐ
دنس ہین نہ بنس ہین میری حاجتین ہین تمام دو
سنی کی عرض ہے یہی انکو قبول یا نبیؐ
میرے دو نور چشم ہین آپکے ہین غلام دو

ذرا پردہ آنکھون سے اپنی اوٹھا دو
بنور نبیؐ دل کو روشن بنا دو
محبت یہ دنیا کی دل سے بھلا دو
دل اپنا محمدؐ سے لوگو لگا دو
ہمیشہ کا گر منحرف کوئی آوے
اوسے مومنو تم نہ ہرگز جگہہ دو
اگر ہو نہ یاد جناب محمدؐ
تو اوس دل کو تم بے تامل جلا دو

اگر گرمی معصیت دل کو ہووے
مدینے کی جانب بہر وقت سنی
بفضل و کرامات نور خدا تم
یہ آسیب دنیا سے تا پچ رہون مین
جب آوے میری موت یا مصطفےٰ تب
خدا کے لیئے یا رسول خدا تم
مین مشتاق دیدار ہون یا محمدؐ
جب آؤنگا آوارہ ہو کر بحشر
کرو اونکو مقبول از بہر عزت
بعلم و بزرگی رہین وہ سلامت
جو ہون آپ اسوار روز قیامت
رہے باگ گھوڑیکی کاندھے پہ اک کی
رہا ایک مین تو عنایت سے اپنی

اوسے باغ یا ذہبی کی ہوا دو
یہ کہتے ہوے ہاتھ اپنے اوٹھا دو
میرے دل کو لتد روشن بنا دو
مجھے یا نبیؐ اپنے دل سے دعا دو
بفضل خدا تم بایمان اوٹھا دو
کرم کر کے دوزخ سے مجھکو بچا دو
خدا کے لیئے اپنی صورت دکھا دو
مجھے اپنے قدمونکے نزدیک جا دو
مین رکھتا ہون فرزند یا مصطفےٰ دو
اور ایمان کی نعمت بفضل و عطا دو
وہ ہراک کو اک ایک خدمت بتا دو
وہ دیگر کے کاندھے پہ تم غاشیہ دو
مجھے اپنی نعلین پائے علےٰ دو

مراد دل سنی تم سے یہی ہے
کرم کر کے تم یا رسول خدا دو

یا نبیؐ صلِّ علیٰ سوئے غریبان دیکھو
آپ کے ہجر مین ایک سوز جگر سے آقا
یاد مین کاکل مشکین مبارک کے بہم
اپنی رحمت کی طرف دیکھیئے اے رحم خدا
گرمی معصیت ایسی ہے جگر جلتا ہے
گو ہر اشک تصدق کے لیے گرتے ہین
نہر اشک آنکھون سے جاری ہے ہمیشہ حضرت
قصر اعلےٰ کے تلے اپنے رحیم عالم
پشت خم ہوگئی رورو نہ ملا صید وصال

چشم رحمت سے ذرا روئے غریبان دیکھو
آہ و فریاد سے پُر کوئے غریبان دیکھو
پیچ کھاتا ہے ہراک موئے غریبان دیکھو
ہین گنہگار نہ یہ خوئے غریبان دیکھو
دیکھو آقا رخ پُر جوئے غریبان دیکھو
چشم الطاف سے لولوئے غریبان دیکھو
آنکھ کھولو یہ ذرا جوئے غریبان دیکھو
خلد مین منزل و مشکوئے غریبان دیکھو
روبرو آ کے یہ قابوئے غریبان دیکھو

بار عصیان سے گران ہونے نہ پاۓ پلّہ
روز محشر مین ترازوۓ غریبان دیکھو

زور بازو کو عطا ہو کہ مقابل ہے عنید
ناتوان ہو لیا بازوۓ غریبان دیکھو

مرغزار قدس یادِ چرندہ ہے دل
کہین بھٹکے نہ یہ آہوۓ غریبان دیکھو

عرض اس سنی ناکام کی ہے یہ آقا
نظر فیض کرو روۓ غریبان دیکھو

کہو تم بحسن مقالہ صلّوا علیہ وسلّمو
بحبیب جلّ جلالہ صلّوا علیہ وسلّمو

گیا عرش پر یہ کمال سے یہ کمال کسکو نصیب ہو
بلغ العلےٰ بکمالہ صلّوا علیہ وسلّمو

شب تار کفر کی رد ہوئی وہ نبیؐ کا ایسا جمال ہے
کشف الدجیٰ بجمالہ صلّوا علیہ وسلّمو

دیکھو عاصیونکا شفیع ہے یہ ہر ایک خوئ محمدی
حسنت جمیع خصالہ صلّوا علیہ وسلّمو

وہ نبیؐ پہ حق کا درود ہوا اور اُسکی آل بزرگ پر
صلّوا علیہ و آلہ صلّوا علیہ وسلّمو

یہ نبیؐ کا رتبہ کمال ہر گیا لا اسکا نپہ وجود سے
بکمال جاہ وجالہ صلّوا علیہ وسلّمو

وہ نبیؐ یہان بھی شفیع ہے تو شفیع حشر بھی ہووےگا
بثواب حال و مآلہ صلّوا علیہ وسلّمو

ذرا چشم غور سے دیکھیئے وہ نبیؐ کا رحم سبھی پہ ہے
علیٰ کُلّ عمّ نوالہ صلّوا علیہ وسلّمو

یہ کہی ہے سنی زبان سے نبیؐ اپنا حامی ہے حشر میں
بکمال فضل ونوالہ صلّوا علیہ وسلّمو

یا نبیؐ روۓ سعادت روۓ تو
رویت ماہِ دو عید ابروۓ تو

طاقت دین قوت بازوۓ تو
کفر عاجز شد تہ زانوۓ تو

چون نگردد مرجع ہر خاص و عام
مہبط روح الامین مشکوۓ تو

صورت رحمان انسان گفت حق
دانم این شان رخ نیکوۓ تو

صورت رحمان توئی اے نیک رو
روۓ خلق از صورت دلجوۓ تو

سجدۂ ملکوت آدم را نشد
فی الحقیقت بود سجدہ سوۓ تو

از گل وصفت توانائی جان
شد غذاۓ روح عالم بوۓ تو

فخر میجوید بر خیل ملک
یا محمّد ساکنان کوۓ تو

یا نبیؐ صید شفاعت از ازل
ہست اندر پنجۂ قابوۓ تو

غاشیہ بردارت اسرافیل شد
شد براق برق وش یابوۓ تو

هست سنی دردمند معصیت
کے شفا یابد بجز داروئے تو

یا نبی والشمس شرح روئے تو
سورهٔ واللیل شد گیسوئے تو

چون نسازم سجدهٔ طاعت ادا
شد رواق کعبه ام ابروئے تو

دیدهٔ مرآت کثرت بالیقین
شد خیال اندر نظر بر روئے تو

چون دهم از قصر والایش نشان
لامکان شد یا نبی مشکوئے تو

فرق اندر موچو صبح مغفرت
لیلة القدرست در هر موئے تو

بابل گلزار تو شد جان ما
چون معطر شد دماغ از بوئے تو

جسم تو روح مجسم آمده
زان مگس هرچند ناید سوئے تو

اے کریم الخلق چون خوئے کرم
خوئے بخشایندگی شد خوئے تو

من همیدانم که این انسان چشم
سایهٔ پاک تن نیکوئے تو

اے بہشتی حوض کوثر از ازل
آب می جوید ز آب جوئے تو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا نبی معراج تو شد کوئے حق
آمده معراج سنی سوئے تو

کہو اے مومنو اوس شخص کو محشر کا کیا غم ہو
نبی جسکا محمد اور مرشد غوث اعظم ہو

مسیحا جسکا قائل ہے یہ کیسی ہے مسیحائی
کہ جسکی ذات سے زندہ نبی کا دین محکم ہو

سخی ایسا بھی دیکھا ہے کہین تم نے مسلمانو
کہ جس سے دزد کو اک لحظ قطبیت مسلم ہو

قدم احمد کا جس نے دوش پر اپنے اوٹھایا ہو
قدم پھر اوسکا دوش اولیا پر کیون نہ قایم ہو

خدا نے جس نبی کو باعث کائن کیا ہووے
نواسا اوس پیمبر کا نہ کیون سردار عالم ہو

خدا واحد محمد مرسلون مین دیکھو بر حق ہے
محی الدین سا بھی پھر نہ ولیون مین معظم ہو

کسیکو غوث کے قدمونکی گر کچھ خاک ملجاوے
یقین جانو نجات اوس شخص کی سب سے مقدم ہو

کہو وہ کیا کرے ظل ہما کو لے کے اے لوگو
اوسے شاہی ہے جسکے سر پہ ظل غوث اعظم ہو

نواسا ہے نبی کا مالک لوح و قلم ہے وہ
اگر وہ چاہے اسدم دفتر کونین برہم ہو

قضا پلٹے قدر ٹھہرے جو وہ چاہے بحکم حق
یہ دنیا تازی ہو جاوے نئی خلقت اسیدم ہو

جناب غوث کا کوئی اگر مہمان ہو جاوے
اوسے پھر نعمت عقبیٰ بہر صورت نہ کچھ کم ہو

جو منکر ایسے مرشد کا ہو رہبر اوسکا شیطان ہو
چلا جاوے جہنم کو یقین شیطان سے باہم ہو

جناب غوث کی ادنی کرامت کا جو منکر ہے
یقین ہے اے مسلمانو مقام اوسکا جہنم ہو

دعا یہ دمبدم سنی کرے ہے یا محی الدین
کہ جبتک دم رہے دم مین تمہارا دم ہر اک دم ہو

جلوہ دکھادے شہ عالم پناہ
غم یہ مٹادے شہ عالم پناہ

نور عنایات و کرم سے ذرا
دل کو جلادے شہ عالم پناہ

موج تبسم کی دکھاکر ادا
باغ کھلادے شہ عالم پناہ

اپنے درِ پاک پہ بلوانے کا
مژدہ سنادے شہ عالم پناہ

دیدۂ مشتاق کو بہر خدا
شکل دکھادے شہ عالم پناہ

دل کے جو مقصود ہین میرے تمام
بہر خدا دے شہ عالم پناہ

تیری محبت کا مین بیمار ہون
دل کی دوا دے شہ عالم پناہ

میری شفاعت کے لیئے حشر مین
لب کو ہلادے شہ عالم پناہ

اپنے ثنا خوانون مین سنی کا بھی
نام بڑھادے شہ عالم پناہ

عیان پیشانی اقدس پہ ابروئے رسول اللہ
سر لوح کلام اللہ پر ہے مد بسم اللہ

جناب حضرت آدم نے کھولی آنکھہ جب اپنی
تو دیکھا اسم آنحضرت باسم اعظم اللہ

ازل سے تا ابد حامیِ محشر اے مسلمانو
محمدؐ سا نہ تھا کوئی نہ ہوگا پھر کبھو واللہ

خدا کے بعد ایسا مرتبہ اعلیٰ ہوا کس کا
جو رتبہ آپکا ہے یا رسول اللہ عند اللہ

توئی اے رحمت آیات و نور خاص سبحانی
سر تو ہمچو قرآن معظم دل جو بیت اللہ

تعجب ہے مجھے اُمّی لقب تیرا ہوا کیونکر
ہے تو تو صاحب لوح و قلم وحی کلام اللہ

مکان لامکان تک تیری امت کی رسائی ہی
عظیم الشان تو ایسا نزدیک تعالیٰ اللہ

زمین سے لامکان تک تیری سرحد لگ گئی احمدؐ
احد مین اور تجھہ مین حد رہا اک میم کا واللہ

شفاعت سے حمایت سے رفاقت سے عنایت سے
مدد کی یا محمدؐ اپنی امت کی جزاک اللہ

بنائی صورت مقصود عالم تیری صورت سے
یہ صورت نیک سے شاید یہی تھا مقصد اللہ

محمدؐ آپ کے کلمہ سے دو باتین ملین مجھکو
کیا ہون لا آلہ سے نفی اور ثابت بہ الا اللہ

گیا اللہ اکبر نے امام المرسلین تجھکو
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیک یا حبیب اللہ

امام المرسلین اسجا فرشتون کے امام اسجا
ہوئے تم یار رسول اللہ صلوٰۃ اللہ وصلی اللہ

عنیدان شقی اسلام کے حائل ہوئے ہین اب
مدد اس زمرۂ سنی کی کرنا فی سبیل اللہ

سنا ہون بیکسون کے مہربان ہو یا رسول اللہ
یہ میری بیکسی مین تم کہان ہو یا رسول اللہ

نہین حاجت سنا دین یا لکھین کچھ حال دل اپنا
ہمارے راز کے تم رازدان ہو یا رسول اللہ

ہمین ہادی و ملجا و وسیلہ کاہیکو دیگر
کہ تم تو خود پناہ بیکسان ہو یا رسول اللہ

نہ سمجھو دور مجھکو اپنے اقدام معلی سے
وہان موجود ہون مین تم جہان ہو یا رسول اللہ

یہ قربت آپکی پیغمبرون مین کس نے حاصل کی
خدا جسجائے پر ہے آپ وہان ہو یا رسول اللہ

میری طاقت ہے کیا امکان کرون کچھ وصف حضرت کا
صفت سے وصف مین تم لابیان ہو یا رسول اللہ

شفاعت عاصیونکی سونپ دی اللہ نے تمکو
شفیع المذنبین تم بیگمان ہو یا رسول اللہ

نشان دون کس نشانی سے پتا دون کس تپر سے مین
خدائے بے نشان کے تم نشان ہو یا رسول اللہ

نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قد پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جان ہو یا رسول اللہ

اگرچہ عالم باطن مین تم ہم پر عیان ہی ہو
بھلا ظاہر مین کیون ہم سے نہان ہو یا رسول اللہ

تمہین سے زندگی اس عالم ہستی نے پائی ہے
غرض تم جان جسم دو جہان ہو یا رسول اللہ

میری حاجت خدا سے کہکے دلوا دو دو عالم مین
کہ تم تو والی کون و مکان ہو یا رسول اللہ

دعا ہے سنی ناکام کی ہر وقت ہر یکدم
تمہارے وصف مین ناطق زبان ہو یا رسول اللہ

اب فلک کاہیکو کردون سر کو لگا کے ہاتھ
بخشش تو لگ چکی ہے میری مصطفیٰ کے ہاتھ

قفل در شفاعت عظمیٰ کی اب کلید
دی ہے خدا نے شافع روز جزا کے ہاتھ

خواہندگان نقد شفاعت کو حشر مین
ہونگے بسر اوس شہ فیض و سخا کے ہاتھ

بہر عطائے نقد شفاعت بروز حشر
بے استخوان رہینگے شہ دوسرا کے ہاتھ

تم آشنائے بحر ثنائے نبی رہو
اے مومنو ہے کشتی دنیا فنا کے ہاتھ

کیونکر نہ ہون حصول مرادین میری تمام
سب کار مین نے سونپے رسول خدا کے ہاتھ

دوزخ سے اک جہان کو نکالے گا وہ نبی
جسوقت ڈالدیویگا فضل و عطا کے ہاتھ

حکم نبی پہ مومنو ثابت قدم رہو
جنت مین جاتے وقت دو جانب رہینگے تب
محشر مین نفسی نفسی کہینگے نبی تمام
درگاہِ حق مین عجز سے سر کو جھکا کے اب
یارب تو اپنے فضل و کرامت سے لطف سے
سب کی نجات ہووےگی اپنے رسول کے

پاؤ گے ایسا مرتبہ کار بجا کے ہاتھ
اس سمت کو خدا کے ادھر مصطفےٰ کے ہاتھ
امت چھوڑانی ہوگی شہ انبیا کے ہاتھ
یہ التجا مین کرتا ہون اپنے اٹھا کے ہاتھ
محشر مین کرنا مجھکو نبی مصطفےٰ کے ہاتھ
اُٹھینگے عاصیونکے لیئے مصطفےٰ کے ہاتھ

سنی کی یہ دعا ہے قیامت مین یا نبیؐ
رکھدیجے اوسکے سر پہ تم اپنا بلا کی ہاتھ

فردوس پہ فاخر ہے بیابان مدینہ
درجے مین بڑی عرش سے ہے شان مدینہ
جنت سے بھی تازہ ہے گلستان مدینہ
کونین پہ فاخر نہو کس طرح سے یثرب
ہے افضل و اقدس بہ یقین ہر دو جہانمین
ہر چند نہو وے گی اوسے گور کی تنگی
ہو گلشن ایمان کو ترو تازگی اوس کے
آسیب قیامت نہو گر قبر پہ میری
ہے مرہم کافور مرے زخم گنہ پر
صدقے سے محمدؐ کے یہ کیا غیب کی ہو لوٹ
ایمان بھی ہے جنت بھی ہے اور مغفرت حشر
جنت کی تمنا نہین رکھتا ہون مین ہر چند

طوبیٰ کے مقابل ہین درختان مدینہ
رتبے مین فرشتہ ہے ہر انسان مدینہ
رضوان پہ کرے طعن ہے دربان مدینہ
سلطان دو عالم کا ہے سلطان مدینہ
سب جن و ملائک ہین ثنا خوان مدینہ
کی جس نے نظر وسعت میدان مدینہ
جس شخص نے دیکھے گل و ریحان مدینہ
تعویذ بنے سنگ بیابان مدینہ
وہ آہ کہ درگاہ پر از شان مدینہ
پُر نعمت عقبیٰ سے ہے لو خوان مدینہ
لو جا کے یہ سب نعمت الوان مدینہ
بس ہے یہ مجھے روضۂ سلطان مدینہ

کب مجھسے بیان رتبۂ یثرب کا ہو سنی
خود خالق یزدان ہے قدردان مدینہ

یا ربی بہر شاہِ مدینہ
دے یہ توفیق مجھکو آہی
فضل سے ایک جرعہ پلادے

ہو میسر پناہِ مدینہ
جھاڑون پلکون سے راہ مدینہ
مجھکو تو آب چاہِ مدینہ

لطف سے اپنے مجھکو بنا دے
وہ رخِ بادشاہِ مدینہ

کیون نہ زائر کا ہو رتبہ اعلیٰ
عرش پر ہے کلاہِ مدینہ

بارِ جنت نہین چاہتا ہون
دے بتا بارگاہِ مدینہ

مجھکو کا ہے کو ریحان جنت
گر بیسیر گیاہِ مدینہ

کر عطا میرے آہو سے دل کو
یا اسے ہے تو کاہِ مدینہ

میرے دل کو تجلی دے یارب
بہرِ انوار ماہِ مدینہ

مال و دولت نہین چاہتا ہون
دل سے ہون فیض خواہِ مدینہ

چاہتا ہون یہی مجھپہ ہردم
ہو کرم سے نگاہِ مدینہ

جانتا ہون مین تحقیق یارب
راہِ بخشش ہے راہِ مدینہ

یاربیّ باطفیل محمدؐ
کر عطا خوابگاہِ مدینہ

دل سے جاوے سیاہی گنہ کی
دیکھون گر بن نگاہِ مدینہ

مشک بھر دے تو دلمین دیتا گر
مجھکو شام سیاہ مدینہ

دل مین ہے نور شوق محمدؐ
دے بتا جلوہ گاہِ مدینہ

شہر ملکے کے غیر از جہان مین
ہے کہان اشتباہِ مدینہ

دے تو اوسکے سفر کی ہدایت
تا کرون سر براہِ مدینہ

کیا تیرے سنی صفت ہووے سنی
جانے اللہ ہی جاہ مدینہ

مجھپہ ہو یا شہ کونین عنایت کی نگاہ
تا کہ اللہ تعالیٰ کی ہو رحمت کی نگاہ

جسطرف آتے ہین اللہ کے محبوب نظر
اوسی جانب ہے تمام اہل قیامت کی نگاہ

عاشق روے نبیؐ ہون تو اچنبا کیا ہے
مجھپہ کیون پڑتی ہے ہر ایک کی حیرت کی نگاہ

دیدنی ہو گی جب آئین گے نظر نور خدا
میری افسوس کی آنکھ اور میری حسرت کی نگاہ

قدِ مولا کی محبت نہ چھپائے سے چھپی
تاڑ ہیوا لے بھی رکھتے ہین قیامت کی نگاہ

کھا نجائے کہین مداح نبیؐ کو یارب
جسطرح پڑ رہی ہے منکر حضرت کی نگاہ

اوسکو کیا دغدغۂ روز قیامت سنی
جسپہ ہے شافع عالم کی عنایتکی نگاہ

چراغ بزم ہدایت ہوئے رسول اللہ
ہمارے واسطے رحمت ہوئے رسول اللہ

امام مسجد کثرت ہوئے رسول اللہ
خطیب خطبۂ وحدت ہوئے رسول اللہ

خفی تھا پردۂ وحدت مین نور کثرت کا
ظہور جلوۂ کثرت ہوئے رسول اللہ

نہین ہے حشر کا غم ہمکو اے مسلمانو
شفیع روز قیامت ہوئے رسول اللہ

یہ کیسا فضل خدا کا ہوا ہمارے لئے
مدار فضل وعنایت ہوئے رسول اللہ

تجلی آگے کہان تھی یہ ہر دو عالم کو
سوادِ دیدۂ خلقت ہوئے رسول اللہ

ہوئی زمین سے فلک تک تجلی اسلام
ضیاے نورِ رسالت ہوئے رسول اللہ

تمام گنج شفاعت ہے عام امت پر
کریم وشاہِ سخاوت ہوئے رسول اللہ

یہ قدر وعزت وحرمت یہ رتبۂ عالی
امین درگہہ عزت ہوئے رسول اللہ

کریم ومشفق واشفق ظہیر بندہ نواز
شفیق وراحم امت ہوئے رسول اللہ

کہان تھا روضۂ رضوان کا نام عالم مین
بہار روضۂ جنت ہوئے رسول اللہ

خدا کی راہ بتائی تمام عالم کو
بنائے قصر شریعت ہوئے رسول اللہ

ہین سنی رونق وزیب طریقت عرفان
رموز دان حقیقت ہوئے رسول اللہ

رکھے ہے مرتبہ ایسا رسول اللہ کا کلمہ
خدا نے عرش پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ

اگرچہ سارے نبیونکے ہین کلمے افضل وبہتر
یہ سب کلمون سے ہے اعلی رسول اللہ کا کلمہ

دبستان ملائک مین سکھانے حکم خالق سے
قلم نے لوح پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ

پڑھوگے اے مسلمانو اگر تم حسن نیت سے
تو فرد جرم دھوئیگا رسول اللہ کا کلمہ

عنایت ہمکو فرما کر خدا نے تحفہ اک بھیجا
بڑے الطاف سے وہ کیا رسول اللہ کا کلمہ

ملائک کچھ نہ پوچھین گے لحد مین اے مسلمانو
مگر پوچھین گے ہم کوتا رسول اللہ کا کلمہ

نہ ضائع تم کرو اسکو کسی دم اے مسلمانو
خدا کے گھر کا ہے تحفہ رسول اللہ کا کلمہ

جہان کے اور کلمون سے نہوگا تمکو کچھ حاصل
یہ دیگا دین اور دنیا رسول اللہ کا کلمہ

ہزارون ہی عبادت سے مسلمان کچھ نہین ہوتا
مگر جب تک نہین پڑھتا رسول اللہ کا کلمہ

ذرا تم غور سے دیکھو بنا اسلام کی ہے یہ
عزیزو ہے عجب نکتہ رسول اللہ کا کلمہ

بتادیگا خدا اور مصطفےٰ کے فضل کی لذت ... عجب ہے نعمت عظمیٰ رسول اللہ کا کلمہ
جو کوئی کور باطن ہے پڑھے اُسکو بحسن دل ... کریگا چشم دل بینا رسول اللہ کا کلمہ
بوقت مرگ یہ سنی نہ چاہے تجھسے کچھہ یارب ... مگر ہو لقلقہ دلکا رسول اللہ کا کلمہ

مین جسم نبیؐ روح ہے مین طور وہ شعلہ ... مین چشم نبیؐ نور ہے مین شمع وہ شعلہ
مین دُر ہون نبیؐ آب ہین مین تیغ وہ جوہر ... مین سیپ وہ نیسان ہین وہ دریا ہین مین قطرہ
مین مس ہون نبیؐ زر ہین مین ہون خاک وہ اکسیر ... مین سنگ وہ ہے لعل وہ خورشید مین ذرّہ
مین گل ہون نبیؐ بو ہین مین معدوم وہ ہین ہست ... مین تشنہ وہ دریا ہین مین بیجان وہ مسیحا
مین چہرہ نبیؐ حسن ہین مین شب ہون وہ ہین ماہ ... مین گل ہون وہ ہر رنگ مین ہون زشت وہ زیبا
مین دل ہون نبیؐ یاد ہے مین رحل وہ قرآن ... مین تحت ہون وہ فوق ہے مین پست وہ بالا
مین نحس نبیؐ سعد مین ہون ضعف وہ طاقت ... مین بد ہون وہ ہے نیک مین مردہ وہ مسیحا
مین عام نبیؐ خاص مین اسفل ہون وہ افضل ... وہ شمع مین پروانہ وہ ہے شاہ مین بردا
مین درد وہ شافی ہے مین نسخہ ہون وہ اکسیر ... مین زخم وہ مرہم ہے مین کاہل وہ مداوا
مین رنج نبیؐ رحم ہے مین درد وہ رحمت ... مین دیدہ وہ ابصار مین ہون کور وہ بینا
مین تن ہون نبیؐ سر ہے وہ اعلیٰ ہر مین ادنےٰ ... مین تحت وہ بالا ہر مین ادنیٰ ہون وہ اعلیٰ
مین مُہر نبیؐ نقش ہے مین حرف وہ معنی ... مین تخت وہ ہے شاہ مین بندہ ہون وہ آقا
مین کون نبیؐ کون ہین مین کیا ہون وہ ہر جا ... مین سنی نبیؐ شرع مین سنی ہون وہ اہدا

یا نبیؐ تم شہ ابرار ہو سبحان اللہ ... دین کے دنیا کے سردار ہو سبحان اللہ
درد عصیان سے ہون بیمار مگر ڈر کیا ہے ... آپ تو شافی بیمار ہو سبحان اللہ
دین بڑھے کفر گھٹے کیون نہ محمدؐ تم سے ... کیونکہ تم قاتل کفار ہو سبحان اللہ
گرز آتش سے ڈراوینگے ملائک جسدم ... قبر مین تم ہی مددگار ہو سبحان اللہ
یارسولؐ اللہ ہو اگر مین گنہگار تو کیا ... تم شفاعت کے تو مختار ہو سبحان اللہ
شرق سے غرب تلک دین ہر تمہارا روشن ... دین واسلام کے سردار ہو سبحان اللہ
راز خالق سے ہمین کیجیے واقف للہ ... کیونکہ تم واقف اسرار ہو سبحان اللہ

کیون نہو گلشن ایمان کو نزہت تم سے
خلد کے رونق گلزار ہو سبحان اللہ

کفر سے آپ نے ہم سبکو بچایا یا شاہ
اپنی امت کے خبردار ہو سبحان اللہ

نور ایمان سے طفیل آپ کے روشن ہے دل
دین کے ماہ پُر انوار ہو سبحان اللہ

وعدہ بخشش کا کیا ہم کو نہایت ہے امید
کیونکہ تم صادق الاقرار ہو سبحان اللہ

برگزیدہ ہو دو عالم مین خدا کے مقبول
مصطفےٰ بیشک و تکرار ہو سبحان اللہ

روشنی دین کی دل سنی کو بخشی تم نے
نور خالق شہ ابرار ہو سبحان اللہ

بخشش نبی کی عمیم ہے سبحان عمّ نوالہ
اپنا رسول کریم ہے سبحان عمّ نوالہ

مخطی ہین ہم وہ کریم ہے عاصی ہین ہم وہ رحیم ہے
بیمار ہم وہ حکیم ہے سبحان عمّ نوالہ

احسان کیا کسی پہ ہان رہتا نہین بجز اک نشان
اوسکا کرم تو قدیم ہو سبحان عمّ نوالہ

کیا بولون خوے محمدی ایسا شفیع نہو کبھی
امت پہ اپنی رحیم ہے سبحان عمّ نوالہ

صحرا مین اوسکی ہی ہے ہوا بستی مین بھی وہی رونما
بستان مین اوسکی نسیم ہو سبحان عمّ نوالہ

فرحت مین ہم ہین تو پاس ہے آفت مین ہم ہین تو پاس ہے
ہر حال مین وہ ندیم ہے سبحان عمّ نوالہ

سب چھوڑ رہے عیش مین ہرگز نہ آیا وہ طیش مین
کیا اوسکی طبع سلیم ہے سبحان عمّ نوالہ

تھا ایک فرشتہ پر جلا رحمت جو کی ہوی پر عطا
احمد کا رسم عظیم ہے سبحان عمّ نوالہ

ہوتے ہین ہم سے بہت گنہ تسپر بھی دی ہے ہمین پنہ
عاصی ہین ہم وہ حلیم ہو سبحان عمّ نوالہ

پژمردہ دل نہو تم کبھو باغ جہان مین ہر ایک سے
بہتی نبی کی شمیم ہے سبحان عمّ نوالہ

ڈرتے ہو کیون کہو مومنو امید فضل پہ تم رکھو
رحمت نبی کی عمیم ہے سبحان عمّ نوالہ

ہمکو شفاعت دیگران یارو وفا وہ کرے کہان
اپنا شفیع قدیم ہے سبحان عمّ نوالہ

اے سنی تجھکو ہے خوف کیا رکھہ فضل حق پہ نظر سدا
سر پر رسول کریم ہے سبحان عمّ نوالہ

افضال مصطفے سے یا دافع البلایہ
محفوظ رکھہ وبا سے یا دافع البلایہ

تو کرکے فیض اعظم اپنے کرم سے ہر دم
رکھہ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ

ڈر کر وبا کے مارے یکبار ہین بچارے
رکھہ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ

اب کر کے کچھ عنایت محفوظ رکھہ بعزت
بیٹھے ہین ہم ترا سے یا دافع البلایہ

کیسی بلا ہے نازل گھبرا رہا ہے اب دل — رد کر دے تو عطا سے یا دافع البلایہ
دل مومنون کا خوش ہو اوس بلا تو اوسکو — کر دور تو عطا سے یا دافع البلایہ
دل مومنونکا خوش ہو مصئون رکھ تو سبکو — ہر رنج ہر عنا سے یا دافع البلایہ
عالم پہ کرکے رحمت کر تو بڑی حفاظت — اس آفت وبا سے یا دافع البلایہ
کیسی بلا یہ آئی دے اس سے تو رہائی — ہم سب کی اب دعا سے یا دافع البلایہ
کچھ اس بلا مین چارہ چلتا نہین ہمارا — عاجز ہین دست وپا سے یا دافع البلایہ
ہو اس بلا مین پُرغم کہتے ہین لبسکہ ہر دم — ہم صدق سے صفا سے یا دافع البلایہ
آئی بلا ہے ہم پر یکبارگی تو رد کر — برکات فاطمہؓ سے یا دافع البلایہ
ہر وقت یہ جماعت ہو دی بصد حفاظت — الطاف مرتضیٰؓ سے یا دافع البلایہ
کر فضل ایسا تو اب ہو دفع یہ بلا سب — حسنین مجتبیٰ سے یا دافع البلایہ
ان سارے ہادیونکو اور سب جو اہیونکو — مامون رکھ بلا سے یا دافع البلایہ
سب مومنون کو رکھ اصدقے سے مصطفےٰ کے — محفوظ ہر بلا سے یا دافع البلایہ
ہے یہ دعای سنی رد کر بلائے سنی — فضل شہ ہدا سے یا دافع البلایہ

یا نبی تیرے سراپا پہ کرون کیا صدقہ — اس سراپا پہ دو عالم کا سراپا صدقہ
نیلی صحنک گل انجم سے فلک بھر بھر کر — تیرے سر پر سے اوتاری ہے ہمیشہ صدقہ
تیرے سر پر سے گہے ابر سیہ کو وارون — فرق پر گاہ کرون برق مجلی صدقہ
گاہ مین زلف گرہ دار پہ سنبل وارون — گاہ آہوئے ختن کا کرون نافہ صدقہ
لیلۃ القدر بآن کاکل مشکین وارون — گاہ مین اوسپہ کرون شاخ بنفشہ صدقہ
گاہ گیسو پہ سے موسیٰ کے عصا کو وارون — اژدہا گاہ کرون مار کے کالا صدقہ
لام گیسو پہ خیال خط زلفی وارون — گاہ اسلام پہ ہو کفر کا سودا صدقہ
گاہ پیشانی پہ خورشید ضحیٰ کو وارون — گاہ مین اوسپہ کرون صبح کا تارا صدقہ
گاہ ابروے مقوس پہ کمان کو وارون — گاہ گردون مہ دو عید کا گوشا صدقہ
گاہ ابرو پہ تیری حسن کی میزان وارون — گاہ گالون پہ کرون نور کا پلہ صدقہ

مہر و مہ گالون پہ دو لیمون کی پھانکین کر کر
گل عارض پہ گل سرخ جنان کو وارون
چتر مشکین کو بتان غنچۂ مژگان وارون
چشم بد دور تیری آنکھون پہ نرگس وارون
چشم عالم کی سفیدی و سیاہی وارون
گاہ بینی پہ سے انگشت شہادت وارون
سبزۂ خط پہ سے گاہے خط ریحان وارون
گاہ مین تیری محاسن پہ کرن کو وارون
رخ پہ گاہے رخ خورشید منور وارون
لعل لب پر سے کبھی لعل بدخشان وارون
گاہ دندان کی چمک پر دُر یکتا وارون
سیب جنت کا کبھو سیب ذقن پر وارون
چاہ حیوان کو کبھو چاہ ذقن پہ وارون
گاہ قطرات عرق پر گل انجم وارون
تخم ریحان کو کبھو خال پہ تیرے وارون
گاہ مین کان پہ موتی کے صدف کو وارون
گردن پاک پہ مین گاہ گلابی وارون
موج غبغب پہ کبھو آب مصفا وارون
دست روشن پہ کبھو نور کا تڑکا وارون
کف بخشش پہ کبھو جوئے کرامت وارون
گل اورنگ کبھو فندق خوش پہ وارون
گاہ ناخن پہ کبھو عید ضحیٰ کو وارون
گاہ انگشت منور پہ قلم کو وارون

شام کو ایک کرون ایک سحر کا صدقہ
گاہ اس گل پہ کرون مین گل لالہ صدقہ
گاہ مژگان پہ کرون اوسپہ سر پنجہ صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون دیدۂ شہلا صدقہ
چشم پر گاہ کرون دیدۂ بینا صدقہ
گاہ چتونی کا کرون اوسپہ شگوفہ صدقہ
گاہ اوسپر سے کرون خلد کا سبزہ صدقہ
گاہ اوسپر سے کرون ماہ کا ہالہ صدقہ
گاہ اوس رخ پہ کرون بدر طلا لا صدقہ
گاہ اوسپر سے کرون عدن کا غنچہ صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون عقد ثریا صدقہ
گاہ حیوان کے کرون بحر کا قطرہ صدقہ
گاہ کوثر کا کرون اوسپہ سے چشمہ صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون لولوے لالہ صدقہ
گاہ اس تل پہ کرون دل کا سویدا صدقہ
گاہ اوس کان پہ کانِ دُرِ یکتا صدقہ
اس صراحی پہ کرون نور کا شیشا صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون نور کا تڑکا صدقہ
گاہ اوس پر سے کرون مین ید بیضا صدقہ
گاہ اوس کف پہ کرون فضل کا دریا صدقہ
گاہ اوسپر سے کرون غنچۂ تازہ صدقہ
اوسپہ کردون کبھو الماس کا پارہ صدقہ
گاہ کردون شخ مرجانِ طلا لا صدقہ

سینۂ صاف پہ مین لوح مصفا وارون
شکم پاک ومصفا پہ سے ریشم وارون
آپ کے دل پہ سے مین قبلہ کلیجا وارون
ناف پر سے مئے اطہر کا مین ساغر وارون
پشت اعلی پہ کبھو نور کا تختہ وارون
مُہر پر تیرے کبھو مہر سلیمان وارون
گاہ مین تار نظر تار کمر پر وارون
گاہ عصمت پہ سے کونین کی عصمت وارون
نقرۂ خام کبھو ساقِ صفا پر وارون
آئینہ آئینۂ زانو پہ گاہے وارون
ناخن پا پہ کبھی بدر دُجے کو وارون
گاہ قامت پہ سے آشوب قیامت وارون
گاہ اعجاز پہ اعجاز مسیحا وارون
تیرے جامے پہ کبھو صبح کا دامان وارون
یا نبیؐ تیرے بھلا سر پہ سے کیا کیا وارون
حائل دین عنیدان شقی ہوتے ہین

گاہ مین اوسپہ کرون نور مجلی صدقہ
گاہ قاقم کا کرون اوسپہ سے تختہ صدقہ
گاہ اوس کعبہ پہ کونین کا کعبہ صدقہ
گاہ اوس ناف پہ تسنیم کا بھنورا صدقہ
گاہ اوس پر سے کرون مین دل شیدا صدقہ
گاہ اوس نقش پہ ہر نقش کا نقشہ صدقہ
گاہ اوس مو پہ کرون جان کا رشتہ صدقہ
گاہ اس پاکی پہ پاکی مُنبتر صدقہ
گہ کرون شعلۂ کافور مصفا صدقہ
گاہ اوس پر سے کرون ماہ کا گردا صدقہ
پنجۂ پا پہ کرون مہر کا جلوہ صدقہ
گاہ اوس پر سے کرون مین بھی بالا صدقہ
گاہ دم پر سے کرون مین دم عیسیٰ صدقہ
گاہ آنکھون کا کرون اوسپہ سپیدا صدقہ
جو جو کونین مین ہے سب تیرے پا کا صدقہ
اپنی امت پہ سے آقا او نچھین کرنا صدقہ

اتنو ناچاری سے ناچار بہت ہو سنی
ہاتھہ کا پاؤن کا کچھ سر کا دلا کا صدقہ

میرے گھر کسی دن پیمبرؐ نہ آئے
جو تجھے دل مین ارمان کبھی بر نہ آئے

جو نقش قدم دیکھہ پائے نبیؐ کا
مقابل کبھی ماہ انور نہ آئے

بہت سے نبیؐ یون تو آئے جہان مین
کوئی اپنے احمدؐ کے ہمسر نہ آئے

گذارا ہو کیونکر درِ مصطفےؐ پر
اگر اوج ہی پر مقدر نہ آئے

طوافِ مزار نبیؐ کر رہا ہون
کہین اے فلک تجھکو چکر نہ آئے

گدائے شہ دین ہون دل ہے تو نگر
نہین غم ہے کچھ ہاتھ اگر زر نہ آئے

یہ بزم نبی ہے ثنا خوان تو آئین
بھلا بینا ہونے سے کیا اوسکو حاصل
رہے منکر شاہ باہر نہ آئے
نظر جس بشر کو پیمبر نہ آئے
موظف ہو نام محمد کا دل سے
بھلا لب پہ سنی کے کیونکر نہ آئے

دنیا مین آج آمدِ فصل بہار ہے
یہ وہ ہوا ہے چارون طرف سبزہ زار ہے
کیا سر خوشی فرط تمنائے یار ہے
سیراب آب لولوے تر سے یہ فصل مین
باغ جہان مین آتے ہین محبوب کردگار
غنچون نے چٹکیون کی مچائی ہے دھوم دہار
صحن چمن پہ اس گل خوبی کی یاد مین
ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات
شبنم رحیق غنچہ صراحی پیالہ گل
مخدوم دو جہان کے قدوم شریف کو
یہ شادیِ ولادتِ شاہِ امم ہوئی
مرہون ہوکے عشق مین احسان زلف کے
چشم امید باز ہے نرگس کی چشم پر
کہتی ہے کھاکھلا کے یہی عندلیب جان
سوسن چمن مین رکھتی ہے گویا زبان ہزار
غبغب کے ہے عرق پہ فدا نہر سلسبیل
اوس سرو قد کی فصل کی تعظیم کے لیئے
اے نور بہار حسن تیرے اہتمام کو
خاشاک کی طرح سے وہ ہو اس چمن سے دور
وہ نونہال باغِ ریاست ہو تازہ تر

ماہِ ربیع ہے کہ فلک رحم بار ہے
رخسارۂ زمین پہ خط غبار ہے
محو خمار شوقِ گلِ کوکنار ہے
ہر خوبرو کی گردن نازک مین ہار ہے
شکر قدوم پاک سے دل کامگار ہے
پتون مین تہنیت سے جلاجل کی مار ہے
صلِ علیٰ سے نغمۂ بلبل ہزار ہے
فصل خدا یہ رتبۂ لیل و نہار ہے
شاخین نہ جھومین کیون کہ خوشی سی خمار ہے
ہادی خدا ہے سر سے روان جویبار ہے
جسکے سبب سے چہرۂ گل رنگدار ہے
سنبل کا تار تار عجب تابدار ہے
اس عین حقیقت کا اوسے انتظار ہے
ہر برگ گل و غنچہ لبون پر نثار ہے
ہراک زبان پہ وصف محمد ہزار ہے
قطرون پہ موتیئے کے تصدق بہار ہے
شمشاد ایستادہ بیک پا طیار ہے
لے کر عصا کو سرو چمن چوبدار ہے
باغی ہمارے دین کا جو نابکار ہے
اے سنی جو کہ شاہِ دکن ذی وقار ہے

گلشن مین دو جہان کے سرسبز ہو مدام
سنی تمہارا خاک رہِ چار یار ہے

دل شاد ہے کس گل کی یہان جلوہ گری سے
نازان بصد آداب نسیم سحری ہے

کس رُخ مین تجلی یہ خدائی کی بھری ہے
خورشید کا مونھ ہے کہ چراغ سحری ہے

کس قبلۂ کونین کی ہے جلوہ فزائی
پیشانیِ ملکوت جو سجدے مین دھری ہے

کس ساقیِ فیاض کا تھا ذکر ازل مین
اب تک جو لبون پر لب کوثر کی تری ہے

وحدت کی حقیقت کا بیان راز احد ہے
اسرار نہان کھلتے ہی جو پردہ دری ہے

دل کھو گیا اوس مخبر صادق کی خبر مین
کچھ بھی تو خبر ہے کہ ہمین بے خبری ہے

کس رنگ سے کھل جائینگے گل روز شفاعت
بخشش کی دعا سے لب خندان مین ہری ہے

کچھ شوق سماتا نہین محبوب کا دل مین
اس خم مین سے حسرت دیدار بھری ہے

نالون کو میرے اے سر دفتر خوبان
تھوڑا ابھی اثر ہے کہ فقط بے اثری ہے

نقشے سے ترے نام منور کے منقش
یہ دل ہے میرا یا کہ عقیق شجری ہے

دنیا کی طرف پشت ہے اسلام طرف رو
مرکب کے لئے میرے یہ پاکھر وہ ہری ہے

یثرب مین اگر لاش ہو عریان تو کیا غم
وہ چاندنی پڑتے ہی کفن اپنا زری ہے

نو باوۂ اذکار محمد کا یہ ہے فضل
جنت مین اپنی چنگیری تیری میوے بھری ہے

اے سنی ہے اسجاے اگر کشت عمل خشک
جنت مین خیابان بخدا اپنی ہری ہے

ہو فضلِ خدا کشورِ شاہِ دکن آباد
اے سنی یہی اپنی دعاءِ سحری ہے

تیغ عشق احمدی سے چاک سینہ چاہیے
تار جانِ عالم بالا سے سینا چاہیے

برق نور حق کو جائے خوش قرینہ چاہیے
طور موسیٰ جل گیا ہے طور سینہ چاہیے

نامِ گر کندہ گردون مین خامۂ قدرت کہان
دیدۂ یعقوب کا اوسکو نگینہ چاہیے

دل میرا ہے مسکن محبوب ربّ العالمین
سینۂ مشتاق مین بھی تو مدینہ چاہیے

یا نبیَّ اللہ ہم طوفان آتش سے بچین
نوحؑ کے مانند ہم کو بھی سفینہ چاہیے

دل عجب گنجینۂ اسرار وحدت ہو گیا
مایۂ رحمت کو رحمت کا خزینہ چاہیے

شوق گلرو مین جو گلہا اغونکا مین سینچون گلاب
واسطے اوسکے دل بلبل کا مینا چاہیے

صورت دلبر کا ہے آئینہ دل مین خیال
کلک مژگان سے اگر کھینچون مین نقش روی یار
محو حسن صورت روشن رہین تا روز و شب
جانب یثرب رہون گر جادہ پیمائے طلب
چتر رحمت سر پہ اور عظمت کا تکیہ تخت پر
فرد نعت شاہ خوبان رکھیئے کس صندوق مین
وائے حسرت سال مین آتا ہی اک ماہ ربیع
تخت اسکندر یہ ای سنی رہو شاہ دکن

نقش ہوا ایسا تو ایسا آبگینہ چاہیئے
دیدۂ روح القدس کا آبگینہ چاہیئے
مہر و مہ کو نور پشت آبگینہ چاہیئے
راہ کی گرمی سے چہرے پر پسینہ چاہیئے
شاہ کے واصف کو شاہونکا قرینہ چاہیئے
اس تبرک کو تو تابوت سکینہ چاہیئے
سنی بیدل کو ہر مہ وہ مہینہ چاہیئے
ہاتھ مین مہر سلیمان کا نگینہ چاہیئے

میرے خورشید گے ٹلجائے قمر موبخہ پر سے
باندھکر بیٹھے ہین سر ہم در پیغمبر سے
بال سے جھاڑین جو خاشاک تمھاری در سے
یہی سودا ہے سر مجنون مین ہر لیل و نہار
بیقراری مجھے ایسی ہے تیری فرقت مین
گرمی عشق نبیؐ سے جو تڑپ جاتا ہون
لب و دندان محمدؐ کی صفت لکھنے کو
وصف جس زلف معنبر کا کیا کرتے ہین
صدق اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ
جب عمرؓ آیا عدالت یہ ہوا ظلم عدم
جامع مصحف حق کامل ایمان و حیا
صاحب فتح و ظفر دافع کفر و بطلان
دشمن اونکا جو ہوا ہے وہ خدا کا دشمن
فتحمندی شہ اسلام کو ہو جائے نصیب
اپنے سنی پہ کرم کیجیے یا شاہ امم

آئینہ دعوی کرے توڑیے موبخہ پتھر سے
کیون نہ پھر سر پہ گھٹا باندھکر رحمت برسے
زلف سے مشک گرے خاک پہ عنبر سر سے
سر کو ٹکرائے تیرے ناقہ کی ہر ٹھوکر سے
آہ بھی کانپتے نکلے ہے دل مضطر سے
پنکھا کر جاتے ہین آ آکے ملائک پر سے
لعل سے چاہیئے دوات و قلم گوہر سے
مارے خوشبوئی کے بھرتا ہی دہن عنبر سے
پہلے تصدیق ہے صدیقؓ شہ اکبر سے
عدل کو زیب ہے اوس عادل نیک اختر سے
نور اسلام ہے عثمان شہ انور سے
قوت اسلام کو ہے زور علی حیدرؓ سے
دوستی فرض ہوئی پنجتنؑ اطہر سے
بچکے جائے نہ کوئی دشمن دین خنجر سے
جائے کس در پہ یہ فرماؤ تمھاری در سے

خواب مین تم کو اگر اے شاہِ والا دیکھتے
ہو کے حیران دیر تک رخ باتمنا دیکھتے

میرے جانب حشر مین گر شاہِ بطحا دیکھتے
پھر تو چشم تہر سے مجھکو ملک کیا دیکھتے

زندگانی کا مزہ یہ تھا کہ مولا شوق سے
گاہ زلفین دیکھتے گہ روئے زیبا دیکھتے

روضۂ پر نور احمدؐ گر نظر آتا ہمین
جیتے ہی جی آنکھ سے جنت کا نقشا دیکھتے

برق دندان نبیؐ کا دوستو کر دیتے ذکر
پھر دل بیتاب کا میرے تڑپنا دیکھتے

دیکھنا تھا جلوۂ روئے محمدؐ آنکھ سے
ہم تماشا گاہِ عالم مین بھلا کیا دیکھتے

اوسکی محفل مین کبھی آجاتے تم اے مومنو
پھر ثنائے مصطفےٰ سنی کا پڑہنا دیکھتے

آج کچھ دل مین خیالِ حسن روئے یار ہے
ایسی خوش صورت کو ایسا آئینہ درکار ہے

اے نسیم روضۂ شاداب جانان مرحبا
تیرے ہاتھون بخت عالم اندنون بیدار ہے

رحمۃ للعالمین آئے تو رحمت ساتھ لے
رحمت حق ابر رحمت ہم پہ رحمت بار ہے

کچھ نہین آئینۂ دل مین خیالِ غیریت
اس جگہہ ذات وصفت کا اور کچھ اسرار ہے

وہ مریض عشق ہے مین بھی مریض عشق ہون
کیا دوا میری کرے عیسیٰؑ کہ خود بیمار ہے

رشتۂ شیرازۂ مجموعۂ نعتِ نبیؐ
تار جان عالم بالا بھی ناہموار ہے

فضل حق شامل رہے آقا ہمارا حشر مین
ہو گنہگار رحمت سے آگے پھر تو بیڑا پار ہے

آسمان عاجز ہوئے سرِ حقیقت سے تمام
اے امین رازِ پنہان تو امانت دار ہے

تھے فرشتون مین مسائل چار حل ہوتی نہ تھے
عقدۂ لاحل کو حل کرنا تمھارا کار ہے

ہر دو عالم کی شفاعت کا ہوا جب اختیار
جزو کل کا احمدؐ مختار تو مختار ہے

ہم اگر منصور ہون اعدائے دین پر شبہہ کیا
زمرۂ اسلام کا الحق کہ تو سردار ہے

اے کماندار کمانِ قاب قوسین و دنیٰ
ہے شفاعت تیر پر رحم خدا سوفار ہے

دائرِ عالم ہوا جب جدولِ عالم محیط
نکتۂ باریک تر تو تیرے سر پرکار ہے

ہو رمیدہ صاف تر شیران دین پاک سے
گلۂ بز کی طرح جو زمرۂ کفار ہے

ہو جوان عمر و جوان بخت و جوان دولت مدام
جو شہنشاہ دکن باعز و خوش اطوار ہے

اسقدر کرنا شفاعت یانبیؐ اللہ سے
چاریار و نکا میری یہ سنی خدمتگار ہے

آج شاہِ انبیا کی شادیِ میلاد ہے
لے زمین سے تا فلک شور مبارکباد ہے

جن و انسان و ملائک مین ہے جشنِ خسروی
یہ وہ شادی ہے کہ جس شادیسی ہر دل شاد ہے

تخت لولاک لما پر جلوہ گر ہے شاہِ دین
جسکو تاج سروری اللہ سے امداد ہے

ہے خوشی کی سرفرازی تہنیت سے جلوہ گر
امتِ مرحوم کا شادی سے گھر آباد ہے

اب زمین کو دعویِ گردون پناہی ہوگیا
عالم بالا سے رتبہ خاک کا ایزاد ہے

دو جہان روشن ہوئے نور خدا کی نور سے
خانہ عبد اللہ کا اس نور سے آباد ہے

کعبۃ اللہ مین نشانِ احمدی قائم ہوا
کفر ویران ہوگیا گھر دین کا آباد ہے

لا الٰہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے
یا محمدؐ تیرے کلمہ کا یہی ارشاد ہے

تیری صورت مین معانی ہے احد کی احمدؐا
جانتا ہے وہ جسے مرشد سے کچھ ارشاد ہے

نقش دل صورت تیری ہو شادمانی کیون نہو
یا محمدؐ راہِ عقبیٰ کا یہی ہمزاد ہے

ہر پیمبر کو ملا رتبہ خدا سے اور تجھہ
تو شریف الانبیا ہے اشرف الاجداد ہے

تو وہ پیغمبر کہ فخرِ زمرۂ پیغمبران
تیرے باعث رتبۂ پیغمبری ایجاد ہے

آلؑ اور اولاد تیری اشرف خلق خدا
جنکے باعث سے سیادت کی ہوئی بنیاد ہے

بضعۃ منی سے ثابت آیۂ تطہیر ہے
آل کی یہ شان ہے اور رتبۂ اولاد ہے

آپ کے ہین خسر صدیقؓ و عمرؓ عالی ہمم
اور عثمانؓ و علیؓ ہر ایک اک داماد ہے

کاہے کو بھولوگے اے آقا ہمین روز جزا
امتی کا لفظ ہر اک وقت تم کو یاد ہے

یاربی صدقہ شہ کونین کا آباد رکھہ
حیدر آباد دکن فرخندہ بنیاد ہے

یا الٰہی بخشدے اوسکی گنہ سب حشر مین
چار یاران نبیؐ کا سنی خانہ زاد ہے

بو آئی ہمیشہ اپنے رسولِ پاک کو خوشتر پھولون کی
اسواسطے بولا اے لوگو غذائے روح ہے اکثر پھولون کی

پڑھتا ہون درود اوسوقت نبیؐ پر سر کو جھکا کا از روئے ادب
آتی ہے مجھے جسوقت بہم بو باغ کے اندر پھولون کی

ہم ذکر نبیؐ سے خالی نہین اے مومنو ہے کیا فضلِ خدا

پڑہتے ہین درود ہم جبکہ بہار آتی ہے میسر پھولون کی
مرغوب تھی روح پاک نبیؐ کو مومنو ہر یک شام و سحر
مرغوب ہمین بھی اسلیئے ہے یہ بوئے معطر پھولون کی
فرمایا نبیؐ نے پڑہیئے درود اسوقت ادب سے سر کو جھکا
اے مومنو تم کو باغِ جہان سے آئے مہک گر پھولون کی
بو پھولون کی جب آتی ہے ہوتی ہے بڑی اک دل یہ خوشی
ہوتے تھے نہایت صلِّ علیٰ خوش بو سے پیمبرؐ پھولون کی
وہ گل ہے محمد صلِّ علیٰ ہے گلشن کثرت جسکے سبب
اوس تازہ گل وحدت کے سبب نزہت ہے برابر پھولون کی
جب پھول مجھے آتے ہین نظر یاد آتا ہے مجھکو میرا نبیؐ
اسواسطے ہے نزدیک فضیلت میرے مقرر پھولون کی
بلبل ہے میرا دل باغِ نبیؐ کا پنجتن اوسکے پھول ہین سب
بھاتی ہی نہین اسواسطے بو کچھ اور مجھے پر پھولون کی
گل روئے محمدؐ صلِّ علیٰ کا وصف تو کر اے بلبل دل
تا ڈھیر رہے دنیا مین تیرا اک خرمن بنکر پھولون کی
گلچین تو بنکر گلشن دین سے یادِ نبیؐ کے پھول کو چن
جب تجھکو چنگیری جنت مین ہویگی عطا بھر پھولون کی
اس باغ جہان مین دامن بھر لے ذکر نبیؐ کے پھولون سے
احمدؐ کی کمک سے جنت مین تا ہووے مہم سر پھولون کی
یارب تو بتا درگاہِ نبیؐ تا فاتحہ پڑہتا شام و سحر
خرمن مین لگا کر بیٹھ رہون : ہلینر کے اوپر پھولون کی
تو رشتۂ دم مین وصف نبیؐ کے پھول پرو کر اے سنی
جنت مین چلا جا گھوڑا اوڑاتا باندہ کے پاکھر پھولون کی

گر فضل و کرم سے اپنے عطا سنی کو خدایا ایسے نصیب
درگاہ نبیؐ پر چل کے چڑھاوے گوندہ کے چادر پھولون کی

درگاہ رسول اللہ تلک ہوتی ہے رسائی پھولون کی
اے مومنو حق نے دیکھو کیسی قدر بڑھائی پھولون کی
بو ذات محمد صلِّ علیٰ کو جبکہ خوش آئی پھولون کی
ہر شاخ چمن مین پھول گئی بس پھولون نہ سمائی پھولون کی
یہ تارے نجانو مومنو انکو چرخ نے بس باآب وبہار
درگاہ رسول حق کے لیے چادر ہے گندھائی پھولون کی
ہے بندگی احمدؐ کا سبب باحسن وجلوس وجلوہ گری
جو بلبلو تم کو زیبا ہے گلشن مین خدائی پھولون کی
ہوتی تھی نہایت صلِّ علیٰ خوش روح پیمبرؐ پھولون سے
اسواسطے ہے اے لوگو بو ہر ایک کو بھائی پھولون کی
ہے آرزو سیر روح نبیؐ گلشن مین کبھی تو ہووے گی
رکھتی ہے صبا ہر وقت سحر ایک سیج بچھائی پھولون کی
صلوٰۃ بروح نبیؐ امم پڑھتے ہین ہزارون بلبل آ
دیکھی کہ بہار ایک دھوم سے جب گلشن مین آئی پھولون کی
کیا پھول جھڑے باتون سے نبیؐ کی گلشن دین نے پائی بہار
وہ پھول ہین ایسے پھول جنھون نے قدر گھٹائی پھولون کی
یان ذکر نبیؐ کے پھول تو چن سووے گا تو ایسا جنت مین
نیچے تو نہالی پھولون کی اوپر سے رضائی پھولون کی
صلوٰۃ درود و صلِّ علیٰ احمدؐ پہ ہمیشہ کیون نہ کہون
آنکھون مین کھپی ہے میری ہم ایک جلوہ نمائی پھولون کی
رخسار نبیؐ گل روئے نبیؐ گل چشم نبیؐ گل گوش نبیؐ

ان گل کے برابر مین نے کبھی کچھ قدر نہ پائی پھولون کی
تو دل کے خیابان مین تو لگالے گلبن پاک یاد نبیؐ
تا بیل رہے دنیا مین تیری ایک قبر پہ چھائی پھولون کی
پھولے نہ سمائیگا تو خوشی سے گونده کے چادر ای سنی
درگاه رسول اللہ پہ کبھو تو نے جو چڑھائی پھولون کی

نبیؐ کے دندان ولعل لب مین ہین ایسے عالی مقام تارے
شفق مین جسطرح عقد پروین کے ہون درخشان تمام تارے
خدا نے تم کو مہ سپہر کرم بنایا ہے یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
تمھارے آلؑ وصحابہؓ جتنے ہین سب کے سب ذوالکرام تارے
عرق کے قطرات زلف شبرنگ سے تمھارے ہین یون نمایان
باوج چرخ برین ہون جسطرح سے درخشان لبشام تارے
امام ملکوت کا بنایا جو حق نے تمکو فلک کے اوپر
ادب سے پھونچانے جب لگے تمپہ سب صلوٰۃ وسلام تارے
کوئی ہے منشی کوئی سپاہی کوئی ہے طباخ کوئی دہقان
تمھاری سرکار کے ہمیشہ ہی کر رہے ہین یہ کام تارے
تمھارا طالع جو نور حق سے چمک پڑا اے سعید دوران
بدل گئے تب سے نحس امت کے باسعادت تمام تارے
اگرچہ ظاہر مین دیکھنے کو بچشم انسان بلند تر ہین
مگر حقیقت جو دیکھو انکو تمھارے ہین زیر بام تارے
تمھین ہوا نوار حق کے مظہر تمھین سے عالم نے لی تجلی
تمھارے خرمن کے خوشہ چین ہین جہان مین ہین جنکا نام تارے
تمھارے تازی نے ماری ٹھوکر تو چرخ کھا کھا کے کاسہ سر
وہ ضرب کاری سے ٹوٹتے تھے بچشم کفار خام تارے

تمہارے آہون کے میرے سنی ہین ہجر احمدؐ مین ایسے روشن
جنھین سمجھتی ہین چرخ پر شبکو سب کے سب خاص و عام تارے

بتادو سنی کو روے پر نور اپنا اے ماہِ چرخ رحمت
تمھاری فرقت مین گن رہا ہے ہر ایک شب یہ غلام تارے

نبیؐ کی رحمت کا ہے یہ شہرہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
مدام ہوتا ہے ذکر جس کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر ملائک ادہر کو اہل قبور ہر وقت چاہتے ہین
تمھارے فضل و کرم کا سایہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فقط نہ ذیجان پہ فیض تیرا ہے بلکہ بیجان نے نور پایا
ادہر کو ہیرا اودہر ستارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اگرچہ شمس و قمر نے ڈھونڈھا ہے یہ بالا ہے یہ پستی
یہ تیرا ثانی کہین نہ پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ادہر فلک پر ہے شمس چمکا اودہر کو معدن مین لعل چمکا
دیا جو نور نبیؐ نے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر فلک پر شفق سے چمکی ہوا ہے یاقوت اسطرف کو
نبیؐ کے لب کا جو عکس چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
قمر وہان دو ہوا یہان تخم سوختہ سے درخت پیدا
یہ معجزہ ہے میرے نبیؐ کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
طیور جنت زمین کی حشرات ذکر احمدؐ سے تر زبان ہین
ہر ایک جا ہے نبیؐ کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
تمھارا افضال ایک مدت سے چاہتے ہین رسولؐ اعظم
ادہر کو آدم اودہر کو عیسیٰؑ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین مین ہر تخم ہے حفاظت سے اور فلک پر ہر ابر رحمت

ہے آپ ہی کا یہ فیض سارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین کی ماہی مطیع فرمان فلک کی ماہی مطیع فرمان
بسر ہے نبیؐ کا ہے حکم اعلیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فلک پہ پہونچا تو نور بخشا گیا زمین مین تو دی تجلی
وگرنہ رہتا سدا اندھیرا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ہوا مشرف ادہر کو عرش اور اودہر کو تحت الثریٰ مشرف
جو پہونچا شاہا قدم تمہارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
سمک سے لے تا سماک ہر شے مین نور تیرا ہی ہے نمایان
گرے ہے ہر سمت تو ہی جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

ازل سے لے تا بہ روز محشر نبیؐ کا ثانی کہین بھی سنی
نہین ہوا اور کبھو نہ ہوگا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

دہوم ہے سارے زمانہ مین محمدؐ آئے — جلوہ دکھلانے احد کا ہمین احمدؐ آئے
اللہ اللہ ہے کیا فیض رسول عربی — ہوگئے نیک در پاک پہ جو بد آئے
دہوم سے محفل عالم مین ہو پھر نعت نبیؐ — پھر الٰہی مہ میلاد محمدؐ آئے
چین اوسوقت ہمارا دل مضطر پائے — جب نظر روضۂ پر نور کا گنبد آئے
بہر تعظیم ملک اوٹھے زہے عز و شرف — جس گھڑی حشر مین مداح محمدؐ آئے
وسعت آباد جہان مین یہ تغافل کیسا — یاد انسان کو نکیون گوشۂ مرقد آئے
اپنی سرگشتگی بخت کا مضمون جو پڑھون — ایک چکر مین ابھی چرخ زبرجد آئے

در جنت پہ سر حشر کہیگا رضوان — اسطرف سنی مداح محمدؐ آئے

محمدؐ کو اے سنی سمجھا کہ کیا ہے — احد نے یہ وحدت کا برقع لیا ہے
محمدؐ کو بولون مین کیونکر خدا ہے — نہین ہے خدا کب خدا سے جدا ہے
اگر پوچھو کیا ذات ہے مصطفیٰ کی — صفت ذات حق کی ہی پھر اور کیا ہے
صفت ذات سے کب الگ ہو عزیزو — بقا ذات جبتک صفت کو بقا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

احد نے جو وحدت مین آرام پایا تو احمد کی صورت سے ظاہر ہوا ہے
محمد نہ ہوتا خدا کون کہتا خبر بھی نہ ہوتی کہ اللہ کیا ہے
محمد سے پہچانا ہم نے خدا کو محمد سے اللہ ہم نے کہا ہے
خدا کا ہوا نام تحریر جس جا محمد کا بھی اسم اسجا لکھا ہے
گواہی مین دیتا ہون کلمے کی اسپر ہے اللہ جہان وان محمد کی جا ہے
اگرچہ گناہان ہین میرے بہت سے یہ رحمت محمد کی بے انتہا ہے
خدا سے بمعراج امت کی خاطر محمد نے بخشش کا وعدہ کیا ہے
اگرچہ گنہگار ہون مین تو کیا غم محمد نبی تو شفیع الورا ہے

ہر اسطرح سنی ہمارا پیمبر کہ ختم رسل سید الانبیا ہے

خدا تو خدا ہے خدا ہے خدا ہے محمد نبی کب خدا سے جدا ہے
محمد کا دیکھو یہ کیا مرتبا ہے قدم جسکا عرش خدا پر گیا ہے
یہ امت کو حق نے شرف کیا دیا ہے کہ رشک اوسکا پیغمبرون نے کیا ہے
اگر ہین شکر کیا ہم کہ امت ہین اسکی خدا نے حبیب اپنا جسکو کیا ہے
اسیکے ہے سر سے یہ امت پہ رحمت خدا سے جسے تاج رحمت عطا ہے
محمد کا ثانی قیامت کے دن تک نہ ہوگا نہ ہے اب نہ آگے ہوا ہے
گناہان میرے کیون نہ پامال ہووین میری مغفرت اسکی نعلین پا ہے
ہین بیمار ہم معصیت کے ازل سے نبی کی شفاعت ہماری دوا ہے
قیامت کو وہ بادشاہی کرے گا نبی کے در خاص کا جو گدا ہے
مس معصیت میرا کیونکر نہ زر ہو شفاعت محمد کی اک کیمیا ہے
احد سے جو وحدت مین آیا تو اوس سے تو وحدانیت کا یہ عالم بنا ہے
ترقی جو ہے دین کو یا محمد تصدق یہ سب آپکی ذات کا ہے

یہ سنی کو ہے دمبدم دم تمھارا تمھارا ہی دم دمبدم بھر رہا ہے
محمد کو دیکھو تو حیرت کی جا ہے خدا تو نہین کب خدا سے جدا ہے

قیامت کا اندیشہ اب مجھکو کیا ہے
میری مغفرت کے لئے مصطفےٰؐ ہے

خدا ہے احد اور وحدت محمدؐ
یہ وحدانیت کی وہی ابتدا ہے

محمدؐ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمدؐ کے ہونیسے سب کچھ ہوا ہے

یہ دیوان عالم کا مطلع وہی ہے
وہی اس قصیدہ کا بھی خاتما ہے

خدا ذات اوسکی صفت ہے محمدؐ
عزیز و صفت ذات سے کب جدا ہے

نہ گھبراؤ ہے قبر روشن محمدؐ
نبیؐ سا چراغ اس زمین مین لگا ہے

مجھے طور کی سیر ہر دم ہے دل مین
نبیؐ شعلہ ہین طور سینہ میرا ہے

مجھے کیون نہ بخشش کا ہووے بھروسہ
خدا ہے کریم اور نبیؐ مصطفےٰؐ ہے

جو ہے بیگنہ اوسکو کیا اے محمدؐ
شفاعت گنہگار ہی پر بجا ہے

کرامت کے لائق گنہگار ہی ہین
جو معصوم ہے وہ تو پاک و صفا ہے

وہ جنت مین جاویگا سب سے ہی پہلے
بصدق و صفا جسنے کلمہ پڑھا ہے

جو تم رکھو نعلین سنی کے سر پر
بجا ہے بجا ہے بجا ہے بجا ہے

والضحیٰ ہے نور صبح روے رخشان نبیؐ
سورۂ واللیل ہے گیسوئے پیچان نبیؐ

سبزۂ فردوس ریش مشک افشان نبیؐ
چشمۂ حیوان ہے چاہِ زنخدان نبیؐ

بوے جوئے فضل آئی ہوگیا دل سے بہم
روح الاقدس بلبلِ شاخ گلستان نبیؐ

اے مسلمانو یہ دعوت سے کرو شکر خدا
نعمت افضال حق سے پُر ہے لوخوان نبیؐ

جس نے انگشت شہادت راست کی سوے رسولؐ
پائی اوس نے لذت پاک نمک دان نبیؐ

جو مریض درد عصیان ہو تو یہ نسخہ کرے
صحت کلی ملے لو دوست جان نبیؐ

لے طباشیر عبادت حسن نیت سے بہم
کچھ بنفشائے صفات عزت و شان نبیؐ

لیوے یاقوت درود اور کچھ گل سرخ صلوٰۃ
اور عناب تحیت ہے یہ درمان نبیؐ

ہر گھڑی ہر لحظہ استعمال مین اپنے رکھے
جب شفاعت سے ملیگی جائے امان نبیؐ

کرکے پرہیز گنہ غم دین کا کھایا کرے
درد عصیان دفع ہو با فضل و احسان نبیؐ

نقد ایمان ہے اگر جنس شفاعت کر خرید
ہے کھلی بازار دین مین دیکھ دوکان نبیؐ

بلبل دل کو ہے صلی اللہ علیہ کی صفیر
ہون گل نعت مقدس پر غزلخوان نبی م

سیر جنت خوش نہین آتی ہوا ہی سنی مجھے
ہے جگر اک لالہ زار داغ ہجران نبی م

آنکھون سے اپنی پردہ غفلت اوٹھائیے
ہر شے مین نور پاک محمد کو پائیے

جس دل مین یاد حق نہو اوسکو جلائیے
پھر اوسکا نام اپنی زبان پر نلائیے

بعد از طواف کعبہ کسی جا نجائیے
ہان جائیے تو روضہ احمد پہ جائیے

جو دل کہ سوز عشق نبی سے جلا رہے
لازم ہے اوسکو آنکھونکا سرمہ بنائیے

یادر سول مین دم عیسی کا ہے اثر
اس مردہ دل کو ذکر نبی سے جلائیے

کیسا وسیلہ اپنا محمد ہے مومنو
پھر اسکو چھوڑ دل کہو کس سے لگائیے

لغزش نہوگی مکر سے شیطان کے کبھو
گر راہ مصطفی مین قدم کو جمائیے

حب جہان کے کار سے اکبار ٹوٹ کر
لازم ہے اپنے دل کو نبی سے لگائیے

حامی ہے اپنا روز قیامت مین مصطفی
محشر کے دن کا مومنو کچھ غم نہ کھائیے

حامی ہوا شفیع ہوا مہربان ہوا
ایسا وسیلہ چھوڑ کے کسکو سراہئیے

یا مصطفی طفیل صحابہ و آل کہ
جو جو کہ حاجتین ہین میری بر لے آئیے

دنیا مین میری عزت و حرمت بسر زیست ہو
عقبی مین خلد کو مجھے ہمرہ لجائیے

ہون تشنہ لب ازل کا مین یا مصطفی الفضل
جنت مین مجھکو ساغر کوثر پلائیے

امید مغفرت کی مین رکھتا ہون یا نبی
ہرگز نہ اس حقیر کو دل سے بھلائیے

جبتک کہ میری نسل ہو دنیا مین یا نبی
یہ نعمتین بفضل خدا سب دلائیے

علم و بزرگی دولت و راحت جیتے تلک
دنیا سے وقت مرگ بہ ایمان اوٹھائیے

اور جو کہ صاحبان جماعت ہین یا نبی
تا زندگی تمام کو اک دل بنائیے

دنیا مین اونکو راحت و فرحت نصیب ہو
محشر مین زیر سایہ داماں بٹھائیے

یا مصطفی نبی یہ جماعت ہے آپ کی
محشر مین مہربانی سے اسکو بلائیے

اے سنی یہ ضرور ہے ہمکو جیتے تلک
جز یاد مصطفی نہ زبان کو ہلائیے

جو پیدا شہنشاہ دوران ہوئے
تو کفار سب دل مین حیران ہوئے

گرے سر کے بل جتنے بت تھے تمام
پرستار اونکے پریشان ہوئے

بجا خوب نقارہ توحید کا
تمام اہل اسلام شادان ہوئے

یہ چمکا مہ دین خیرا لورا
عطا ہم کو انوار ایمان ہوئے

نبی ہے کسی دوسرے کب ہوئے
جو احمد سے کار نمایان ہوئے

بہار آگئی باغ اک کھل گیا
رسول الٰہی جو خندان ہوئے

گیا وعظ جب حق کے محبوب نے
ہزارون اوسیدم مسلمان ہوئے

تیرے دونون رخسارے یا مصطفے
مہ و مہر دیکھے تو حیران ہوئے

ثنا جسکی قرآن مین ہے رقم
ہین سنی ہم اوسکے ثناخوان ہوئے

جب نور محمد کی صفائی نظر آئی
کیا عرض کرون صاف جدائی نظر آئی

وہ کار طلب تم نے کیا حق سے محمد
جس کار مین امت کی بھلائی نظر آئی

پھر کون سے مرسل کو ہوئی ایسی رسائی
جو حق کے تلک تیری رسائی نظر آئی

سب عمر ہی دم تیرا تھا امت کی وفا پر
ہر امر مین بس تیری صفائی نظر آئی

ہے صدر متق آل تمھاری یہ محمد
سکرات سے گو ہمکو جدائی نظر آئی

کیا دین کی شہرت ہے تیری الله والا
ہر ملک مین تیری ہی دوہائی نظر آئی

عزت ہے مراتب ہے بزرگی ہر کہ بہتر
شاہی سے مجھے تیری گدائی نظر آئی

اوس ہی سے کیا تو نے ہمین منع محمد
جس فعل مین ہم سب کی برائی نظر آئی

دیکھی کسی الفت مین نہ دوزخ سے رہائی
پر الفت احمد مین رہائی نظر آئی

گمراہون کو دی تو نے ہدایت یہ محمد
ہر رہ مین تیری راہ نمائی نظر آئی

انگر سے تھی گو آہ پہ ہجران نبی نے
جب پہونچی فلک پہ تو ہوائی نظر آئی

سنی نہ دوا ورد گنہ کی کہین دیکھی
پر ذکر محمد مین دوائی نظر آئی

رحم حق جس صاحب اقبال کا اتبال ہوئے
اوسکے پا سے فتنۂ محشر نہ کیون پامال ہوئے

رب خریدے کیون نہ ہمکو حشر کے بازار مین
ہو فروشندہ نبی روح الامین دلال ہوئے

جب غبار آلودہ ہو بہر شفاعت روئے قدس
پونچھنے کو گرد صبح مغفرت رومال ہوئے

ہدیہ کیا لیجائین ہم نذر رسول اللہ اب ‏— تحفۂ صلوٰۃ اللہ سے جسے ارسال ہوئے
دشمن دین حائل اسلام ہین یا مصطفیٰ ‏— ہو مدد ایسی کہ بیخ کفر استیصال ہوئے
گو کہ صد ہا ہین نبی لیکن قیامت مین کوئی ‏— رحمت عالم نہ ہرگز آپکے تمثال ہوئے
ہم گنہگارونکو اے آقائے عالم حشر مین ‏— جز تمھارے کون پھر پرسندۂ احوال ہوئے
چھوٹے موتھہ سی ہے بڑی بات ہو یہ گستاخی معاف ‏— آپکی نعلین پا حضرت ہماری کھال ہوئے
سلسلہ پھونچا ہے قربت کا تمھاری اسجگہہ ‏— روح گر مارے وہان پر لبستۂ اغلال ہوئے
آپکی لب کی صفت مین لاف زن ہوجائے کوئی ‏— ہو طپانچۂ غیب سے ایسا ابھی موتھہ لال ہوئے
کیون نہ اے سنی قیامت مین ہو تابان نجم رحم ‏— سایہ افگن ہمیہ حب شاہ ہمایون فال ہوئے

یا نبی صل علی رونق ایمان مددے ‏— مددے خذ بیدی رحم غریبان مددے
بر من خستہ جگر از رہ الطاف نگر ‏— ذرہ ام بے قدر اے مہر درخشان مددے
اے شہ عز و کرم شافع حامی امم ‏— مور بیچارہ منم وا اے سلیمان مددے
حامی روز جزا غافر عصیان و خطا ‏— مصدر رحم خدا باعث آمان مددے
غرق دریائے گنہ گشتم و ہم بخت سیہ ‏— آمدم حال تبہ راحم عصیان مددے
تشنہ و سوختہ ام مردۂ عشق تو شدم ‏— از رہ لطف و کرم چشمۂ حیوان مددے
اے مہ پرتو حق نور خدائے مطلق ‏— دل سیہ ام بتعلق جلوۂ سبحان مددے
معدن و کہف امان منبع فیض و احسان ‏— راحم عالمیان رحمت یزدان مددے
من گنہگار ازل ہمدرین دنیائے دغل ‏— چون زبانم بعسل مخزن احسان مددے
ظلمت معصیتم کرو سیہ وائے دلم ‏— در شب تار منم اے مہ تابان مددے
موجب خلق خدا صاحب لولاک لما ‏— شافع روز جزا صاحب دوران مددے
شرف آرائے جہان ہستی نجیب دوران ‏— اے شریف دو جہان اشرف الاکوان مددے
سنی این عرض کند وقت پناہم چو رسد ‏— بہر افضال صمد مقبل یزدان مددے

اورنگ دو جہانکا وہ شاہ مسندی ہے ‏— مرسل تمام جسکو کہتے ہین سیدی ہے
آدم سے لیکے عیسیٰ تک جو ہوئے ہین مرسل ‏— اس منتہی کے آگے ہر ایک مبتدی ہے

امی لقب ہے اوسکا ظاہر مین اے عزیزو
ہے پیشوائے خوبان لیکر یہانسے واںتک
نور خدا اسے نور سلطان خوبرویان
آنکھین تو دل کی کھولو کھلتی ہر پھر حقیقت
نور مجسم ایسا سایہ سے ہے مبرا
اسرار مغفرت کے ارشاد کا ہے علم
پیرو رہو اوسی کے ہے پیر ایسا کامل
احمد مین اور احد مین حد میم کا رہا ایک

باطن مین نکتہ دان اسرار سرمدی ہے
اس مقتدی کا واللہ ہر ایک مقتدی ہے
اسرار دو جہان سب نور محمدی ہے
ہر سر اختفا مین اسرار احمدی ہے
اکرم ہے امجدی ہے کیسا مجدی ہے
زیبا اوسی ہی شہ کو اورنگ رشدی ہے
ارشاد اوسکا بیشک ارشاد مرشدی ہے
دیکھو یہان سے وہانتک سرحد بے احمدی ہے

اس یک پنے کو سنی جب غور سے نظر کر
سمجھا تو فاش ہستی یہان یہ جہان بیخبر دی ہے

جہان یا محمد مکان آپکا ہے
وہ مرحوم حق آستان آپکا ہے
فرشتون کے جلتے ہین پر جس جگہہ پر
قدم یا محمد وہان آپکا ہے
وہ خوان کرامت کے تم میزبان ہو
خلیل خدا میہمان آپکا ہے
ملائک ہوا خواہ دولت سرا ہین
کہ جنت سرا بوستان آپکا ہے
خدا نے وہ شاہی دی تم کو محمد
سلیمان جو ہے پاسبان آپکا ہے
زبور اور توریت انجیل و فرقان
فضیلت سے سب مین بیان آپکا ہے
مکان آپ کا قصر جنت سے بہتر
جو رضوان ہے وہ باغبان آپکا ہے
بلندی نکیون دین کو ہو تمہارے
کہ عرش خدا پر نشان آپکا ہے
صفت آپکی کس سے تحریر ہووے
کہ وصف علا لا بیان آپکا ہے
نہ یک پر نہ دو پر نہ دس پر نہ سو پر
خدائی پہ سب امتنان آپکا ہے
وہ محمل نشین ناقۂ دین کے ہو تم
کہ صالح نبی ساربان آپکا ہے
بمعراج کی کیسی کچھ میہمانی
خدا ذات سے میزبان آپکا ہے
زمانہ ہوا ایسا پھر کس نبی کا
جو رحمت سے یہ پر زمان آپکا ہے
جہان جسم ہے اوسمین جان یا محمد
منزہ یہ تن بیگمان آپکا ہے

فصاحت عطا کیجئے یا محمدؐ

عزیز دو عالم سے مقدم محمدؐ ہے
نہ ہوتا اگر احمدؐ نہ ہوتی خلایق سب
بزرگی خدا اسنے دی یہ کیسی او سے بولو
مکرم نبی ہین اور بھی پر نہین ایسا
ہمین دو مدد سے ہے نہین خوف محشر کا
گناہان بہت میرے ہین لیکن مجھے کیا ڈر
ہمارے دین کو ضرر کچھہ نہین اے اہل دین
شفاعت خدا نے کسیکو نہین دی یارو
اگر ہے جراحت معصیت کا ہمین ڈر
ازل سے قیامت تک فنا ہو ویگی ہر ایک شئ
محمدؐ خدا کا نور آدم سے محمدؐ ہے
عیان ہے تمام اسکو جو ہے راز نہانی

یہ سنی سدا مدح خوان آپکا ہے

تمامی رسولون مین مکرم محمدؐ ہے
یہ دیکھو سردار دو عالم محمدؐ ہے
تمامی رسولون مین معظم محمدؐ ہے
وہ ساری جماعت مین جو اعظم محمدؐ ہے
نگہبان خدا ہے ایک دائم محمدؐ ہے
کہ میرا غافر کل جرائم محمدؐ ہے
مقرر ستون دین محکم محمدؐ ہے
سر پر شفاعت مسلم محمدؐ ہے
ہین بے خوف اس خاطر کہ ہمدم محمدؐ ہے
خدا کا کرم دیکھو کہ قائم محمدؐ ہے
حقیقت ظہور ذات آدم محمدؐ ہے
کہ ہر سترِ نہانی سے محرم محمدؐ ہے

دم نزع سنی کو توقع نہایت ہے

صفت احمدؐ کی جب مین نے رقم کی
مین کیا عزت کہون شاہ امم کی
لے مشرق سے ہے مغرب تک تجلی
دو عالم ہوگئے یکبار روشن
زمین سے تا فلک جلوہ ہے کسکا
ہمین جنت سے خوش ہے کوئے احمدؐ
کسیکی کب مدد ہم چاہتے ہین
سبب دین کی ترقی کا نہ پوچھو
ہین عالی جاہ ہم دین نبیؐ سے

باسانی نکلے دم کہ ہمدم محمدؐ ہے

زبان شق ہوگئی میرے قلم کی
کہ عزت جس سے ہے بیت الحرم کی
اُسی مہرِ عرب ماہِ عجم کی
تجلی نور احمدؐ کی جو چمکی
یہ سب رونق ہے اوس ماہ کرم کی
کسے خواہش ہے اب باغ ارم کی
حمایت ہے ہمین شاہِ امم کی
ہے برکت سب محمدؐ کے قدم کی
نہین خواہش ہمین جاہ وحشم کی

یہ عالی حکم ہے دیکھو نبیؐ کا
شفیع اللہ ہین احمدؐ ہوے محبوب
غنیمت ہے رہن یاد نبیؐ مین
کسی کی طاقت وہمت سے کیا ہو
ڈرو مت قبر روشن ہے محبوؔ
ہر اک دم دم محمدؐ کا بھرو ہے

اطاعت مین فلک نے پشت خم کی
ہمین دہشت نہین محشر کی غم کی
ہمین طے کرنی پھر رہ ہے عدم کی
ہے ہمت ہم کو اوس عالی ہمم کی
تجلی ہے اوسی نور قدم کی
ترقی ہے ہی سنی کے دم کی

صلی اللہ علیہ وسلم

ثنا کی جس نے حضرت مصطفےٰ کی
نماز شکر کو مین نے ادا کی
ہمارا مقتدی ہے وہ عزیزو
مین اوسکا مدح خوان ہون ای محبوؔ
رہو تم تابع حکم محمدؐ
رہو غواص بحر نعت احمدؐ
کی جس نے ردرہ توریت وانجیل
گیا دنیا سے جو یاد نبیؐ مین
خمار حُبِ احمدؐ مین مواجب
محمدؐ ابتدائے دوجہان ہے
محمدؐ بادشاہِ تخت لولاک
میسر کب ہے شاہون کو محمدؐ
ہوئی سنی کو حاصل ترزبانی

تو اوسپر کیون نہو رحمت خدا کی
تو بعد از ین مین نے نعت مصطفےٰ کی
کہ جسکی مرسلون نے اقتدا کی
جسے شاہی ہے خیل انبیا کی
اطاعت فرض ہے خیر الورا کی
ہے دنیا موسمو کشتی فنا کی
رہو تم رہ پہ ایسے رہنما کی
خدا نے اوسکی اپنے پاس جا کی
اوسے حق نے مئی رحمت عطا کی
خدا نے اوس سے عالم کی بنا کی
اوسی سے ہے بنا ارض وسما کی
بزرگی ہے جو کچھ تیرے گدا کی
ثنا کی جب رسول کبریا کی

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے خواہش ہے کب کسکی ثنا کی
وضو سے جس نے نعت مصطفےٰ کی
زبان کو فیض اور شہرت سخن کو
تیرے سایہ مین شاہی ہے محمدؐ

ق

صفت کرنی ہے مجھکو مصطفےٰ کی
تو حق نے اوسکو کیا نعمت عطا کی
صفائی دل کو اور ایمان کو پاکی
کسے خواہش ہے اب ظل ہما کی

نہ ڈوبے وہ کبھی بحر گنہ مین / ہے کشتی پار تیرے آشنا کی
کی جس نے نعت والائے محمدؐ / خدا کے عرش پر جا اپنی جا کی
وسیلہ کرکے مین نے مصطفیٰ کو / بجس دل خدا سے یہ دعا کی
الٰہی آب رحمت سے نبیؐ کے / بجھا دے یہ جو گرمی ہے وبا کی
طفیل مصطفےٰ یا ربّ عزت / ہو ہم سے دور سختی ہر بلا کی
کرم سے اپنے رد کر اس بلا کو / تو برکت سے جناب فاطمہؓ کی
الٰہی دور کر دے اس ہوا کو / مدد سے چار یار باصفاؓ کی
میرے دل کو ہمیشہ رکھہ تو معمور / محبت سے نبیؐ صلِ علیٰ کی
ہی سنی مدح خوان تیری نبیؐ کا / قبول اوسکو جواوسنے التجا کی

محمد کی گر آشنائی نہوتی / تو دوزخ سے جانو رہائی نہ ہوتی
محمد کی پہلے دوہائی نہ ہوتی / تو جانو یہ ساری خدائی نہ ہوتی
زمین پر جو نورِ محمد نہوتا / کسی کی یہان جبہہ سائی نہ ہوتی
تولد نہ کعبے مین ہوتے محمد / تو اسطرف قبلہ نمائی نہ ہوتی
معاون اگر تم نہ ہوتے محمد / دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
تجلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز / تمھاری جو رونق فزائی نہ ہوتی
نبیؐ دوسرے پیشوائی نہ کرتے / محمد کی گر پیشوائی نہ ہوتی
نہ ہوتا اگر ابتدائے محمدؐ / تو کونین کی ابتدائی نہ ہوتی
شفابخش امراض احمد نہ ہوتا / تو ہر درد کی پھر دوائی نہ ہوتی
محمدؐ کا گر عکس پڑتا نہ ہرگز / مہ و مہر مین روشنائی نہ ہوتی
جو عیسیٰ کو فیض محمدؐ نہ ہوتا / تو ادس کی فلک پر رسائی نہ ہوتی
محمدؐ کا نقد تجلی نہ ہوتا / تو ہر جائے خور کی گدائی نہ ہوتی
محمدؐ جو مشکل مین حامی نہ ہوتے / کسی کی بھی مشکلکشائی نہ ہوتی
پہونچتی نہ گر خاک پائے محمدؐ / تو آئینہ کو یہ صفائی نہ ہوتی

ضلالت سے ہم رہ دین پر نہ آتے — اگر آپ کی رہنمائی نہ ہوتی
خدا کی قسم کیا ہی بہتر ہو سنی — جو ہم سے نبیؐ کی جدائی نہ ہوتی

پریشان حال ہون مین بیکسی سے — مدد چاہون یکسون ختم نبیؐ سے
محبت ہے ہمین پیارے نبیؐ سے — تعلق کیا ہو عالم مین کسی سے
نیری دانش پہ کیا پتھر پڑے ہین — یہ پوچھو سنکر نعت نبیؐ سے
محبت ہم کو ہے یکسان عزیزو — ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ سے
مین آؤن کسطرح یا شاہ در پر — پڑا ہون مین دکن مین مفلسی سے
جواب آسا او بھرتا کیون ہو غافل — نہین کچھ فائدہ ہے سرکشی سے
عطا ہو شربتِ دیدار مولا — لبون پر جان ہے تشنہ لبی سے
نبیؐ کے ساتھ ہم روز قیامت — چلین گے باغ جنت مین خوشی سے
سناؤ ذکر مولائے مدینہ — نہین کچھ لطف سنی خاموشی سے

یا رسول اللہ حمایت کیجئے — ہم غریبون پر عنایت کیجئے
تم شفیع المذنبین ہو یا نبیؐ — ہم معاصی ہین شفاعت کیجئے
جو ہین معصوم ازل وہ پاک ہین — مستحق ہین ہم کرامت کیجئے
یہ دعا فضل و کرم سے یا نبیؐ — آپ مقرون اجابت کیجئے
جز تمھارے کون ہے میرا رفیق — روز محشر مین رفاقت کیجئے
نور بخشش سے منور دل میرا — آپ اسے شمع سفارت کیجئے
گمرہان دین کو تم یا رسولؐ — جادۂ حق کی ہدایت کیجئے
آپ تو ہو رحمۃ للعالمین — عاصیون پر مت ملامت کیجئے
فضل سے چشم دل سنی کو آپ — بخشش کحل بصارت کیجئے

اے شہ کونین کرم کیجئے — عاصیون پر فیض اتم کیجئے
خوب عرب مین رہے آرام سے — اب تو ذرا رخ بعجم کیجئے
ظلم غلامون پہ ہے اب بیشتر — مستأصل بیخ ستم کیجئے

حاسد بے دین نے اوٹھایا ہے سر
فتنہ و آشوب برپا ہو گیا
درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین
اے دم آدم یہ کہین دم ذلین
جنکا ہے آشوب مجسم وجود
رو بفساد اہل فساد ہو گئے
رو بشرارت ہین غرض اہل شر

دین کا استادہ علم کیجیے
دیر ہے کیا تیغ علم کیجیے
مثل قلم ان کو قلم کیجیے
زیر دم تیغ دودم کیجیے
جسم کیتین صاف عدم کیجیے
مفسدون کو زیر قدم کیجیے
جلد شر اشرار کا کم کیجیے

یاروں صحابوں کو لے ہمراہ جلد
اب مدد سنی بہم پہنچیے

مژدہ اے دل کہ یہان ذکر نبیؐ ہے
آمد سرور کونین ہے امشب
شرف آدم و سردار عزیزان
خاندان کا شرف اور عالی مناقب
زمزمی یثربی دماہ بنی ہاشم ہے
زلف والا کو کہون مشک ختا ہے
امی ایسا کہ ہوا تا ہنح دہنہا
وقت سکرات نہو خشک زبانی
خاندان کا شرف ہر ایک پیمبرؐ

شب میلاد رسول عربی ہے
مصدر رحمت حق بوالعجبی ہے
یہ نبیؐ وہ ہے شہ جملہ نبیؐ ہے
مدنی ہاشمی و مطلبی ہے
مکی و ابطحی کیا خوش لقبی ہے
صاف تا تار نفس بے ادبی ہے
فیض ہر طبع ذکی اور غبی ہے
نعت والا سے ہمین تازہ نبی ہے
اشرف الخلق تو والا نسبی ہے

سخن سنی مین ہے وصف محمدؐ
اسلیئے شہرت شیرین رطبی ہے

اے مومنو ہمارا نبیؐ وہ چراغ ہے
پروا نہین ہے گلشن فردوس کی مجھے
تکلیف تو اوٹھالے جہان مین برائی دین
عارف کا دل ہو مست کہ یہ آنکھین آپ کی
عقبیٰ کا بار چھوڑ کے اپنے پہ رات دن

سیمائے مہ پہ جسکی غلامی کا داغ ہے
یاد نبیؐ کے پھولون سے دل میرا باغ ہے
صدقے سے مصطفےؐ کے تجھے پھر فراغ ہے
ہر اک شراب نور خدا کا ایاغ ہے
دنیا کا بار اوٹھایا ہے جو وہ الاغ ہے

ہرگز نہین تلاش زر و سیم کی مجھے　　دیدار مصطفیٰ کا مگر اب سراغ ہے
میرا شفیع ایسا ہے دنیا کا کیا ہے غم　　دل کو عذاب حشر سے بھی انفراغ ہے
اے سنی کچھ طلب نہین عطر و گلاب کی　　ذکر نبیؐ سے میرا معطر دماغ ہے

کیا پیدا محمدؐ کو خدا کی شان کے صدقے　　عنایت کے کرم کے فضل کے احسان کے صدقے
عمل بد ہم سے چھڑوایا ہے رستہ دین کا بتلایا　　طریق نیک پر لایا نبیؐ کی جان کے صدقے
بیان کس سے ہو تیری شان کیا تو نے بصد احسان　　کشادہ دین کا میدان تیرے میدان کے صدقے
خبر دی ہمکو قرآن سے بچایا دام شیطان سے　　کیا خوش ظل دامان سے تیرے دامان کے صدقے
رکھا خوش ہمکو دوران مین نڈالا ہمکو طوفان مین　　لیا تو ہمکو امان مین تیرے امان کے صدقے
خدا کا حکم قرآن ہے تیرا بھی حکم باشان ہے　　یہ فرمان کیسا فرمان ہے تیرے فرمان کے صدقے
تیرے لب لعل رخشان ہین تو عارض مہر تابان ہین　　دُر نایاب دندان ہین تیرے دندان کے صدقے
بچایا از رہ بطلان دکھایا جادۂ ایمان　　یہی ہے دین کا سامان تیرے سامان کے صدقے
تیری رحمت کا دسترخوان ہے پر از نعمت ایمان　　کشادہ فضل کا ہے خوان یہ تیرے خوان کے صدقے
تیری اولاد ذیشان ہے گویا رشک گلستان ہے　　شگفتہ تر یہ بستان ہے تیرے بستان کے صدقے
کہون کیا اے شہ ذیشان بدل ہوتی ہین ہر آن　　ہمیشہ حور اور غلمان تیرے ایوان کے صدقے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ جو ہین شہ مردان　　تو سنی اونپہ ہو قربان اور اونکی شان کے صدقے
سدا سنی کو شادان رکھ جہان مین اسکو فرحان رکھ　　نگاہِ فضل و احسان رکھ تیرے احسان کے صدقے

یا نبیؐ کیسی عنایت آپ کی　　عام ہے ہم پر شفاعت آپ کی
متقی تکیہ عبادت پر کرین　　چاہتے ہین ہم حمایت آپ کی
کون کس کا ہے رفیق و آشنا　　چاہیئے ہم کو رفاقت آپ کی
چھوڑ گمراہی کو آئے راہ پر　　جب ہوئی ہم کو ہدایت آپ کی
موجب حکم الٰہی یا رسولؐ　　فرض ہے سب پر اطاعت آپ کی
تیغ ایمان سے گریزان کفر ہے　　یا نبیؐ ہے یہ شجاعت آپ کی
نقد ایمان و شفاعت عام ہے　　کیا رقم ہووے سخاوت آپ کی

کیون نہ ہو تم پیشوائے دوجہان | مرسلون مین ہے امامت آپ کی
آپ کے قدمون سے اشرف عرش ہے | کیا شرافت کیا شرافت آپ کی
راحم امت کریم خاص و عام | کیون نہ ہو ہم پر کرامت آپ کی
رحم ہے اے رحمۃ للعالمین | آل ہے جبتک سلامت آپ کی
حشر مین اوسکی شفاعت کیجئے | یا نبی یہ ہے جماعت آپ کی
فضل کچھ ایسا ہو سنی کو نصیب | یا رسول اللہ زیارت آپکی

ہین بادشاہ رسالت محمدؐ عربی | حبیب خالق عزت محمدؐ عربی
بروز حشر خدا سے گناہگارونکی | کرین گے آکے شفاعت محمدؐ عربی
خدا کے فضل سے اپنی ضعیف امت پر | ہین مہربان نہایت محمدؐ عربی
دکھائیے رخ پر نور خواب مین آکر | مٹائیے غم فرقت محمدؐ عربی
یہ بزم آپ جو تشریف لائیے دم بھر | ہو رشک محفل جنت محمدؐ عربی
تمھارے لطف و کرم کے ہین خواستگار ونہین | تمام اہل جماعت محمدؐ عربی
تمھاری آلؑ مکرم سے بغض جو رکھے | خدا کی اوسپہ ہو لعنت محمدؐ عربی
بڑھے تمھاری عنایت سے مرتبہ میرا | جہان مین ہو میری عزت محمدؐ عربی
ہماری شعر ہون مقبول کیون نہ اے سنی | کرین قبول جو حضرت محمدؐ عربی

یا محمدؐ مصطفےٰ ہے یہ جماعت آپ کی | یا رسول کبریا ہے یہ جماعت آپ کی
واسطے اللہ کے آپ اسکو دیجیے اتفاق | یا نبیؐ خیر الوریٰ ہے یہ جماعت آپ کی
ہو کرم ایسا کہ اسمین تا نہ پڑجاوے فساد | حامی روز جزا ہے یہ جماعت آپ کی
مدح خوانی اوسکی ہو جاوے قبول خاص و عام | اے امام الانبیا ہے یہ جماعت آپ کی
اسکے دلمین روز و شب نور ہدایت ہو مدام | اے مہ اوج ہدیٰ ہے یہ جماعت آپ کی
دولت دنیا و دین اسکو عطا فرمائیے | اے در کان عطا ہے یہ جماعت آپ کی
دو جہانمین آپ اسکا رتبہ عالی کیجئے | اے شہ ہر دوسرا ہے یہ جماعت آپ کی
واسطے اللہ کے ہو یا رسول اللہ قبول | اسکی ہر ایک التجا ہے یہ جماعت آپ کی

یا نبی یا مصطفےٰ اسکا خدا کیواسطے
برلے آوے مدعا ہے یہ جماعت آپ کی

کیا یہان کیا حشر مین اے دافع رنج وبلا
دفع ہو اسکی بلا ہے یہ جماعت آپ کی

ذکر صلوٰۃ وتحیت سے رہے یہ تر زبان
یا نبیؐ صلّ علیٰ ہے یہ جماعت آپ کی

از طفیل آلؑ واصحابؓ مکرم یا نبیؐ
ہو قبول اسکی دعا ہے یہ جماعت آپ کی

یا محمدؐ مصطفےٰ ایسا کرم فرمائیے
اوسکی بر آوے رجا ہے یہ جماعت آپ کی

فضل کچھ ایسا ہو اسپر یا محمدؐ مصطفےٰ
اوسکی حاجت ہو روا ہے یہ جماعت آپ کی

حسن ہو پڑھنے مین اور آواز مین کچھ درد ہو
تا کہ اسکی ہو ثنا ہے یہ جماعت آپ کی

اپنی الفت دل مین اسکے تا ابد قائم رکھو
یا حبیب کبریا ہے یہ جماعت آپ کی

عرض یہ کرتا ہے سنی یا محمدؐ مصطفےٰ
ہو معاف اسکی خطا ہے یہ جماعت آپکی

ہمیشہ اے مسلمانو کرو تم ذکر رحمانی
بقا ہے ذات اوس رب کی سوا اسکی ہی سب فانی

قضا جب تیری آویگی تجھے بیشک لیجاویگی
نہ کچھ تجھسے بن آویگی اگر ہے تجھکو سلطانی

چھپاوے ہر طرح تو گر گناہان رات دن کر کر
خدا کے روبرو اظہر ہین تیرے فعل پنہانی

غنیمت عمر کو سمجھو نہیں معلوم پھر کیا ہو
جو نیکی ہے ابھی کر تو نہیں تو ہے پشیمانی

عبادت کبریا کی یارو نہ کام آویگی آخر
ریا کاری سے مت پھیر وہ یہ تسبیح سلیمانی

سکندر رہے نہ دارا ہے فقط انکا پکارا ہے
فقط نام آشکارا ہے کہان ہو ملک خاقانی

اگر انسانیت چاہو ذرا نیکی سے مت گذرو
عبادت رات دن کر لو یہی ہے شرط انسانی

خدا نے دی ہے گر دولت ہے تجھکو سب طرح حب فر
تو غرباؤنکو باالفت کھلا کچھ کرکے مہمانی

زکوٰۃ مال دے للہ بجا لا حج بیت اللہ
دیا کر فی سبیل اللہ تو کر کے ہدیہ قربانی

نہ کچھ نیکی کماویگا جب اندر قبر جاویگا
عذاب سخت پاویگا ہے آخر سخت حیرانی

غروری ہے تیری سر مین کرے ہے فخر کیون گھر میں
تجھے پھر روز محشر مین نہایت ہے پریشانی

نماز پنجگانہ کو قضا مت کر کسی دم تو
کیا کر جستجوئے دین یہ ہے راہ مسلمانی

تو اے سنی ہوا جب سر گناہون مین ہر تو تب سہی
دعا یہ مانگ لے رب سے بسجدہ رکھکے پیشانی

الٰہی اعطنی فی کل یوم دائماً ابداً
بفضل و لطفہ ہذا دلیل خیر ایمانی

گناہوں سے بچا مجھکو بعزت تو جلا مجھکو
ہدایت پر تو لا مجھکو کر ایمان کی نگہبانی

مجھے توفیق دے یارب گناہان عفو کر کر سب
یہ چھوڑا دے حرص دنیا اب نہو خطرات نفسانی

بچالے ہرزہ گوئی سے مجھے رکھہ آبروئی سے
کروں تا نیکخوئی ہے محمد کی ثنا خوانی

میرے اے خالق سبحان دعا میری یہ ہے ہر آن
بوقت مرگ میری جان نکلجاوے باسانی

سوال گور آسان ہو مجھے خوش رکھہ تو محشر کو
جگہہ میری نہ دوزخ ہو بحق شاہ جیلانی

گذر جب پل پہ ہو میرا ہوا کی طرح تو پہونچا
عطا کر جنت الماوی دے رتبہ مجھکو شاہانی

کرے ہو یہ دعا سنی نبی پر ہو فدا سنی
یہ دنیا مین سدا سنی رہے بالطف ربانی

محمد کا دیدار ہو یا الٰہی
یہ دل مہر انوار ہو یا الٰہی

محمد محمد محمد محمد
میرے لب پہ ہر بار ہو یا الٰہی

رہوں مین پڑا خواب غفلت مین کبتک
میرا دل خبردار ہو یا الٰہی

میرا اس دکن سے کہین جلد جانا
سوئے شاہ ابرار ہو یا الٰہی

ملے دل کو ثمرہ ولائے نبی کا
یہ نخل اب ثمر بار ہو یا الٰہی

ہر اک حالت غم مین محبوب تیرا
ہمارا مددگار ہو یا الٰہی

عطا کر پئے مصطفے مجھہ گدا کو
جو تجھسے طلبگار ہو یا الٰہی

اوٹھوں جبگھڑی مین لحد ہی تو پہلے
شہ دین کا دیدار ہو یا الٰہی

بڑی بیکسی ہے بڑا ہوں پریشان
تو جلدی مددگار ہو یا الٰہی

غریب اور مصیبت کے مارونکا تکیہ
در شاہ ابرار ہو یا الٰہی

گدائی در مصطفے کی جو پاؤن
مجھے فخر بسیار ہو یا الٰہی

عطائے رسول مکرم کا مرہم
دوائے دل زار ہو یا الٰہی

جسے ہو محبت نہ خیر الوریٰ سے
دو عالم مین وہ خوار ہو یا الٰہی

جمال مبارک دکھائین محمد
میرا بخت بیدار ہو یا الٰہی

جو ہے نعت احمد مین دیوان سنی
وہ مقبول ابصار ہو یا الٰہی

در منقبت جناب غوث

جناب غوث کا کیا مرتبہ ہے
کہ سر تاج تمامی اولیا ہے

محمد مصطفےٰ نور خدا ہے
محی الدین نور مصطفےٰ ہے

محمد گر امام انبیا ہے
محی الدین امام اولیا ہے

محمد پیشوا ہے مرسلون کا
تو یہ بھی اولیون کا پیشوا ہے

جگر پیوند شبر راحت جان
مقرر نور چشم مرتضیٰ ہے

بہار روضہ شبیر برحق
گل باغ جناب فاطمہ ہے

کرین کیونکر نہ اوسکی اقتدا ہم
محی الدین اپنا مقتدا ہے

دُر نایاب دریائے سیادت
یقیناً رونق ہر دوسرا ہے

بصارت بخش چشم ہر دو عالم
ضیائے دیدہ خیر الوریٰ ہے

گئی دنیا کی خواہش دل سے یکسر
جناب غوث سے اب دل لگا ہے

حقیقت مین وہ عاشق ہے نبی کا
محی الدین پر جو مبتلا ہے

نہ بھولون ذکر غوث پاک دل سے
زبان ہے میری اور اسکی ثنا ہے

کرو مقبول از بہر خدا تم
میری یا غوث تم سے یہ دعا ہے

کرو داخل غلامی مین مجھے تم
یہی مقصد یہی مطلب میرا ہے

خبر لینا میری یا غوث اسدم
نہایت حال میرا بد ہوا ہے

طفیل مصطفےٰ یا غوث اعظم
تم اب بر لاؤ جو میری رجا ہے

تمھارا دمبدم سنی کو ہے دم
ہر اکدم دم تمھارا بھر رہا ہے

مثنوی

تولد ہوئے جب نبی مصطفےٰ
تو ہاتف نے اوسوقت دی یہ ندا

مبارک تجھے ہووے اے جبرئیل
تولد ہوا آج حق کا خلیل

مبارک تمھین اے ملائک تمام
تولد ہوا شاہ ذوالاحترام

مبارک تجھے ہووے عرش برین
تولد ہوا شاہ دنیا و دین

مبارک تمھین ہووے لوح و قلم
تولد ہوا افاضل خوش رقم

مبارک تمھین اے زمین آسمان
تولد ہوا مالک دو جہان

مبارک تجھے ہووے ای آفتاب | تولد ہوا شاہِ روشن قباب
مبارک تجھے ہووے ماہِ مبین | تولد ہوا آج روشن جبین
مبارک تجھے ہووے سن انزرین | تولد ہوا تجھہ سالار دین
مبارک تمھین ہووے پیغمبران | تولد ہوا خاتم مرسلان
مبارک تمھین ہووے ای مومنین | تولد ہوا دافع مشرکین
مبارک ہو تم کو کہ اب کیا ہے غم | تولد ہوا لو شفیع الامم
تولد ہوئے جب نبیؐ سعد بخت | نحوست جہان سے گئی ایک لخت
تولد ہوئے جب شہ انبیا | تو اسلام کو زیب تازہ ہوا
تولد ہوئے شاہ لولاک جب | تو خوش ہو گئے اہل افلاک سب
تولد ہوئے جب شہ کائنات | تو اوس دم ہوئی زینت موجودات
تولد ہوئے جبکہ حضرت نبیؐ | تو فرمایا یا اُمتی اُمتی
تولد ہوئے جب شہ انس و جان | تو اوس وقت امت نے پائی امان
تولد ہوئے رحمۃ العالمین | ہوئی تب تسلّی کل مومنین
تولد ہوئے جب امام رسلؐ | پڑا قصر کسریٰ مین اُس دم خلل
تولد ہوئے سنیا جب رسولؐ | تو عالم نے کی نیکبختی حصول

رباعیات

حق و باطل نہ سمجھ حق کے سوا کہتے ہین | مشرکین چھوڑ کے حق بت کو خدا کہتے ہین
یہ اگر حق ہے تو انصاف سے کہہ ای سنی | ہے جو معبود حقیقی اوسے کیا کہتے ہین

ولہ

جسم جب حضرت آدم کا بنا کہتے ہین | اونکو املاک نے سب سجدہ کیا کہتے ہین
کیا سبب ایسی بزرگی کا ہوا اے سنی | اوس مین تھا نور نبیؐ جلوہ نما کہتے ہین

ولہ

یہ ظہور بشر آدم سے ہوا کہتے ہین | اس سبب وہ ابو الانسان بنا کہتے ہین

کیسنہ

سید خیل رسل ہین جو محمدؐ سنی
مظہر سر حقیقت اوسے کیا کہتے ہین

ولہ

مومنین سید کونین کو کیا کہتے ہین
مظہر سر اتم نور خدا کہتے ہین
نام جب آتا ہے حضرت کا تو سب اے سنی
با ادب سر کو جھکا صل علی کہتے ہین

ولہ

اوس شہنشاہ کا ہم کلمہ پڑھا کرتے ہین
انس و جن تا بملک جسکی ثنا کرتے ہین
شوق دیدار مین جو گرتے ہین اشک اے سنی
دانہ پانی یہی کھا پیکے جیا کرتے ہین

ولہ

نقش نگین مہر سلیمان رسول ہین
تعویذ حفظ کامل ایمان رسول ہین
کونین جسکو کہتے ہین اے سنی جسم و جان
اس جسم دو جہان مین جو ہین جان رسول ہین

ولہ

کیا وصف کر سکین گے غلامان مصطفےؐ
ہے کون سی ثنا جو ہو شایان مصطفےؐ
اے سنی اس مقام پہ کہدے تو صاف صاف
بعد از خدا جو پوچھو تو ہے شان مصطفےؐ

ولہ

اس باغ دل مین اپنی اطاعت کی بو نہین
دیدہ ہے پشت پا پہ کہ کچھ نیک خو نہین
سنی کو اپنی شکل دکھا دیجیے یا رسول
کیا مونھہ دکھائے آپکو کچھ اوسکو رو نہین

ولہ

مجموعۂ اجزائے دو عالم ہین محمدؐ
سر دفتر کونین مصمم ہین محمدؐ
حق ذات صفت اسکی ہین یہ بول تو سنی
حق تک بخدا ذات سے محکم ہین محمدؐ

ولہ

ظاہر مین جو دیکھو بنی آدم ہین محمدؐ
حق پوچھو تو آدم سے مقدم ہین محمدؐ
آدم سے ہی روحین ہوئین اظہار یہ سنی
جس دم سے کہ آدم ہوئے وہ دم ہین محمدؐ

مربع در شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھو مصطفےٰ پہ درود تم بجمیع صدق مقالہ
چڑھا بام عرش وجود سے برضائے جل جلالہ
ہے شفیع روز جزا وہی بکمال فضل نوالہ
یہ کمال کیسا کمال ہے بلغ العلیٰ بکمالہ

بند ۲

وہ نبی کو میرا سلام ہے جو پیمبروں کا امام ہے
وہ جناب ماہ تمام ہے مہ چرخ جسکا غلام ہے
وہ شفیع روز قیام ہے ہمیں اب اوسی ہی سے کام ہے
کہاں تار عصیاں کا نام ہے کشف الدجیٰ بجمالہ

بند ۳

کہوں کیا میں لطف محمدی بکمال دانش و بخردی
وہ جناب اکرمی امجدی گئی جس سے خلق کی بدبدی
کیا ہمکو راہ سرمدی وہ نبی محمد ارشدی
یہ ہے ایک خصلت احمدی حسنت جمیع خصالہ

بند ۴

ذرا چشم غور سے کر نظر ہمیں روز حشر کا کیا خطر
پڑھو تم درود ہر ایک سحر وہ نبی کی آل اطہر پر
نبی اپنا ایسا ہے راہبر سبھی مرسلوں میں ہے معتبر
کہ ہے آل اوسکی بزرگ تر صلوا علیہ وآلہ

بند ۵

وہ نبی کے ہونے سے کیا ہوا یہ ظہور ارض و سما ہوا
یہ نبی کا رتبہ علی ہوا کہ مکین عرش خدا ہوا
وہ غفور ذنب و خطا ہوا وہ شفیع ورہ نما ہوا
جو ہوا سو اس سے بجا ہوا بکمال جاہ و جلالہ

بند ۶

ہمیں مکر شیطان سے کیا ضرر کہ نبی ہمارا ہے راہبر
ہے نجات سبکی اوسیکے سر وہ نبی کی سارو نپہ ہے نظر
کسی بات کا نہیں ہمکو ڈر نبی اپنا ایسا ہے پشت پر
نہ ہے لطف احمدی خاص پر علی کل عم نوالہ

بند ۷

اولین خلیفۂ مصطفےٰ ابو بکر صادق باوفا
ہے چہارمی علی مرتضیٰ وہ سخی کریم رہ خدا
دوئمی عمر ہے شہ ولا اور عثمان سیومی باحیا
کئی بار گھر کو لٹا دیا مع کل مسال منالہ

بند ۸

وہ نبی کی کرثنا سنیا وہ ہی حامی ہے تیرا سنیا
گو نبی نہیں خدا سنیا ہے خدا سے کب جدا سنیا
وہ نبی کا مرتبہ سنیا ہے قبول کبریا سنیا
جو کہا سو ہے بجا سنیا ثواب حال و مآلہ

مربع

ہین پانچ میرے واسطے ردّ بلا کو دائمہ
لی خمسة اطفی بہا حرّ الوبا الحاطمہ
اس شعر کا ہے ورد بس میری زبان پر قائمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

یہ پنجتن ؑ کے نام ہین انکی فضیلت کیا لکھون
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
بہتر یہی ہے دمبدم ورد اسکا مین ہردم کرون
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

طوبیٰ کے ہر ایک برگ پر انکی فضیلت ہے رقم
لی خمسة اطفی بہا حرّ الوبا الحاطمہ
لازم ہوا اے مومنو ذکر انکا مجھکو دمبدم
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

اے مومنو مین کیا لکھون اسما ہین یہ عالی مقام
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
جاوے بلا انکے سبب پڑھتے رہو ہر صبح وشام
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

جن سے شفاعت ہووےگی اونسے یہ جاوے کیا عجب
لی خمسة اطفی بہا حرّ الوبا الحاطمہ
باعث یہی ہے دمبدم پڑہتا ہون مین ہر روز وشب
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

یارب طفیل پنجتن ہو دور یہ درد وبا
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
مین پاک نیت سے بدل یہ پڑہ رہا ہون بارہا
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

گرمی وبا کی دور کر عالم سے رب العالمین
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
از بہر دفع این بلا میخوانم از دل بالیقین
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

یہ پانچ تیرے خاص ہین انکے سبب دے تو بنا
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
پڑہتا ہون ہر اک روز وشب اس بیت کو مین الہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

یہ چار اہل بیت ہین پنجم محمد ؐ مصطفیٰ
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
جاوے بلا انکے سبب کہتا ہون مین یارب سدا
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

ان پنجتن ؓ کے فضل سے جاوے بلائے ناگہان
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
کیسی بزرگی انکی ہے پڑہتے رہو ہی حرز جان
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

جاوے وبا انکے سبب کہتا ہون مین رب کی قسم
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
اے سنی تو پڑہتا ہی رہ صبح ومسا ہر ایکدم
المصطفیٰ والمرتضیٰ ؓ وابناہما والفاطمہ ؓ

آغاز معجزات

معجزۂ آنحضرت در احوال فرزندان حضرت جابر رضی اللہ عنہ

هست سر لوح کلامِ عظیم — بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہے وہ خداوند جہان بے نیاز — اپنے ہے بندونکا وہی کارساز
زندہ کرے مردۂ بیجان کو — رحم ہے لائق اوسی رحمان کو
اوسکی ہین قدرت کا کرون کیا بیان — کُن کے اشارے سے ہوئے دو جہان
رنج و مصیبت مین وہی یار ہے — بندونکا سب اپنے مددگار ہے
ساری خدائی کا وہ معبود ہے — دیکھئے ہر رنگ مین موجود ہے
حمد وہ خالق کی کرون کیا بیان — مونھہ مین نہین میری کچھ ایسی زبان
حمد خداوند دو عالم کے بعد — نعت نبیؐ سید عالم ہے سعد
حمد خدا نعت رسول کریم — ہست کلیدِ در باغ نعیم
نعت محمدؐ کی کرون جب رقم — شاخ قلم بنکر بنے یک قلم
ہے وہ نبیؐ سرور کل انبیا — ہے وہ نبیؐ باعثِ ہر دو سرا
جسکے سبب سے ہے قلم کا وجود — نعت لکھے اوسکی بھلا کیا وجود

قصیدہ

چون ز عدم شاہ امم آمدہ — آمدہ با فضل و کرم آمدہ
سید کونین امام رسل — کعبۂ دین نور قدم آمدہ
گرد سرِ کعبہ جو برپا علم — جمع رسل زیر علم آمدہ
علت غائی دو عالم از وست — مظہر اسرار اتم آمدہ
باعث آن حامی روز جزا — بخشش ہر سنی بہم آمدہ
سنی ادنی کہ بدرگاہ او — بندۂ بے دام و درم آمدہ
دہوکے زبان اپنی بعطر و گلاب — کیا مین کرون وصف رسالتمآب

کیونکہ یہ نعت شہ ابرار ہے — کب یہ زبان اوسکے سزاوار ہے
جس نے کئی معجزے بتلادیئے — کافرون کو صاف مسلمان کیئے
مین بادب ہاتھ مین لیکر قلم — معجزہ کرتا ہون نبیؐ کا رقم
سنیئے ذرا معجزہ خوش بیان — لکھتا ہے یون راویِ شیرین زبان
ایک صحابیؓ سے روایت ہے یہ — صابر و شاکر کی حکایت ہے یہ
گوش ادب رکھکے ذرا دوستو — مجھسے یہ پُر درد حکایت سنو
درد و مصیبت کی روایت ہے یہ — ننھّے سے بچونکی حکایت ہے یہ
ایک صحابیؓ تھے نبیؐ کے عزیز — صابر و شاکر بخدا باتمیز
جابرؓ فرخندہ سیر اونکا نام — عالی نسب صاحبِ عالی مقام
بی بی سے یہ کہنے لگے ایک روز — بات میری سنئی ہوا ے دلفروز
چاہتا ہون مین کہ ضیافت کرون — یعنے رسول اللہ کی دعوت کرون
بی بی نے فرمایا کہ اے نیکذات — اس سے بھلا کون سی بہتر ہے بات
سنتے ہی یہ جابرؓ عالی مقام — جاکے کہا پیش رسولِ کرام
فضل و عنایات سے تم یا رسولؐ — کیجئے عاصی کی ضیافت قبول
خانۂ عاجز پہ قدم لایئے — چند صحابی کو بھی لے آیئے
آپ نے فرمایا ضرور آئینگے — کھانا ضیافت کا تیری کھائینگے
ہوگئی دعوت جو اجابت قرین — دل مین بہت شاد ہوئے شیخ دین
ہوکے دل و جان سے خورسند تر — گھر کو گئے جابرِ فرخ سیر
بی بی سے کہنے لگے ہو ہو کے شاد — خوب بر آئی میرے دل کی مراد
بی بی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہو — جسکے سبب ایسے یہ خورسند ہو
بولے کہ کہتا ہون سن اے نیکذات — مین نے محمدؐ سے کی دعوت کی بات
کی ہے نبیؐ نے میری دعوت قبول — اسلیئے اب مجھکو خوشی ہے حصول
بی بی بھی یہ سنکے ہوئی شادمان — گویا ملی سلطنتِ دو جہان

کہنے لگی کر کے تمنا کی بات	آ دین تو کیا بات ہے وہ نیکذات

قصیدہ

پیش وجود از عدم آرزوست	جلوۂ نور قدمم آرزوست
آنکہ دمش دم دہِ آدم شدہ	دیدن آن پاک دمم آرزوست
خوش قدمی آنکہ قدم زد بہ لات	بہر نثار آن قدمم آرزوست
آنکہ ملقب شدہ مہر عرب	رونق ماہِ عجمم آرزوست
رحمتی آن شہ کہ بہر سنی شد	خدمت آن ذی کرمم آرزوست
آئین جو حضرت تو بڑی بات ہے	ہمسہ یہ اللہ کی عنایات ہے
جبکہ وہ تشریف یہان آئیگی	جسم مین ہم مردون کی جان آئیگی
واہ ری قسمت کہ ہوئی کامیاب	لاتے ہین تشریف رسالتمآب
واہ ری قسمت یہ عجب تیرا زور	آج سلیمان ہوئے مہمان مور
کیون نہ وہ گھر فخر کرے عرش پر	ہووے جہان نور خدا جلوہ گر
پھر تو یہ شوہر سے کہا جائیے	اہل قرابت کو بلا لائیے
کہنا اونھین جا کے خوشی کا پیام	گھر مین میرے آتے ہین خیر الانام
آنی ذری اور بھی محنت کرو	جا کے تم اب خویشونکی دعوت کرو
اپنی یہ بی بی سے سنی جبکہ بات	چلدیئے پھر جابرِ عالی صفات
اہل قرابت کو بعجزِ تمام	جا کے کہی دعوت نان و طعام
سب نے کہا کیسی یہ تقریب ہے	خوش ہے جو تو چہرہ بھی پرزیب ہے
اُن سے کہے جابرِ فرخندہ فال	چمکے میرے طالع نصرت مآل
شاہ امم یعنے محمد رسولؐ	کی ہے یہ عاصی کی ضیافت قبول
گھر مین میرے لاتے ہین تشریف رات	میرے نصیب آ چکی ہے شب برات
سب نے کہا واہ ری تقدیر آج	آتے ہین جو صاحب توقیر آج
نور خدا جلوہ فزا ہو جہان	کیون نہ بھلا ہو وہ مکان لامکان

عین مسرت سے کہا سب نے تب — چلیئے سر و چشم سے آتے ہین اب
آئے غرض اہل قرابت تمام — پھر تو ضیافت کا لگا انتظام
گھر مین جو یک بکری تھی پالی ہوئی — رسی سے جابرؓ نے اوسے باندھ لی
ذبح اوسے باندھکے کی پاؤن ہات — بسم آلہ اللہ اکبر کے سات
ٹھنڈی ہوئی بکری تو بکریکا پوست — چھیلکے اک جا پہ رکھا صاف گوشت
اسمین سے لے لیکے غرض بامراد — کھانے پکانے لگے ہو ہو کے شاد
واسطے خاص اس شہ اسلام کے — کھانے پکانے لگے اقسام کے
کھانے پکانے سے ہوئی جب فراغ — پھول کے پھولونسے تھی سب باغ باغ
ہوچکا اسباب ضیافت تیار — آپکے آنیکا تھا اک انتظار
تھی یہ خوشی آپ کے آنیکی سب — عین مسرت مین ہوا یہ غضب
چھوٹے سے جابرؓ کے دو فرزند تھے — قرۃ عینین جگر بند تھے
غنچہ دہن گلبدن و تازہ رو — لالہ رخ و سرو قد و نیک خو
ننھا تھا اک دوسرا اوس سے بڑا — ننھا تو بڑا وہ بھی کچھ ایسا تھا
دونون تھے آپسمین بڑے مہربان — ایسے تھے گویا کہ دو تن ایک جان
دونون لگے کھیلنے فرحت کے ساتھ — بولا بڑا بھائی یہ چھوٹیکے ساتھ
بکری جو تھی پالی ہوئی اپنے یہان — صبح کو کی ذبح اوسے باباجان
چھوٹے نے پوچھا کہ بھلا یہ کہو — ذبح کی بابا نے اوسے کاہیکو
بولا بڑا بھائی کہ دعوت ہے آج — اپنے پیمبرؐ کی ضیافت ہے آج
چھوٹے نے پھر پوچھا کہ ای بھائیجان — کیسا کیا ذبح کرو کچھ بیان
اس سے بڑا بھائی یہ کہنے لگا — لیکے چھری ہاتھ سے کاٹا گلا ٭
چھوٹا یہ کہنے لگا بھائی کے سات — میری سمجھ مین نہین آتی ہے بات
بابا نے جو بکری کا کاٹا گلا ٭ — اوسکا مفصل کہو کچھ ماجرا
اوس نے کہا پہلے تو نیت پڑھی — بعد چھری رکھکے ہم پھیر دی

پوچھا بڑے بھائی سے پھر چھوٹا بھائی
بات سمجھ مین میری ابتک نہ آئی

بھائی ذرا پہلے سے فرمائیے
خوب مجھے حال وہ سمجھائیے

بولا بڑا بھائی یہ چھوٹے سے جب
تو ب سنو کہتا ہون مین حال سب

پہلے تو رسی سے اوسے باندھ لی
ہاتھ مین پھر لیکے چھری ذبح کی

اونسے کہا کسطرح باندھی اوسے
بھائی میرے صاف بتادو مجھے

بھائی نے تب ایسا کہا بھائی کو
لیکے رسن پہلے مجھے باندھ لو

لاکے چھری کاٹ دو میرا گلا
جب تو یہ معلوم تمھین ہوویگا

ایسا کہا اوس نے بڑے بھائیکو
مجھکو بھلا کسطرح معلوم ہو

ذبح تمھین کیسا کرون بھائیجان
کہئے مجھے ہوش ہے اتنا کہان

پھر بھی ذرا آپ خبردار ہو
حال بھی آپ ہی کے ہوا روبرو

مین نے تو دیکھی بھی نہین ذبحیت
آپ تو دیکھے ہو معالی صفت

ہے تو یہ بہتر کہ مجھے باندھیئے
خنجر بران سے گلا کاٹیئے

اونسے کہا ذبح مجھی کو کرو
دیکھنے کی ہوگی اگر آرزو

چھوٹا یہ بولا مجھے آتا نہین
حال یہ مین نے نہین دیکھا کہین

بول کے یہ جلد مکان کو گیا
ایک رسن اور چھری لائی جا

دیکے کہا اپنے بڑے بھائی کو
جلد مجھے رسّی سے تم باندھ لو

باندھے تھے اوس بکری کی جون دست و پا
ویساہی تم مجھکو بھی باندھو بھلا

باندھو گے رسّی سے مجھے آپ جب
کیجیئے بکری کی طرح ذبح تب

بھائی بھی راضی ہوا اسبات پر
مرنے کی جینے کی نہ تھی کچھ خبر

کھیل مین تھا اونکو خوشی کا خیال
یہ نہین معلوم جو گذریگا حال

بھائی بڑا چھوٹے کی اسبات پر
راضی ہوا کاٹنے بھائی کا سر

لے کے رسن ہاتھ مین قصاب سا
بھائی کے بھائی نے کسے دست و پا

ذبح کیا لیکے چھری تیز تر
تن سے جدا کر دیا چھوٹا سا سر

کٹ گیا خنجر سے جو چھوٹا گلو
دوستو مین کیا لکھون اوس گل کا حال
ہو گیا وہ رشک سمن لالہ وار
اوس گل تازہ کو لگا جبکہ خار
ننھا سا وہ لاشہ تڑپنے لگا
اب تو بھی سمجھا کہ نہین اے میان
اب بھی نہین سمجھا تو اُٹھہ آئیے
بول کے یہ کھولدیئے دست و پا
بات نہین کرتے ہو بیہوش ہو
سمجھا نہ تھا حال کو یہ جب تلک
دیکھا تو کیا دیر ہے چل گھر کو جائین
وہ تو تھا بیجان یہ تھا خورد سال
اوسکو یہ کہتا تھا چلو اب اوٹھو
دیر لگی اونکو یہ باعث سے وہان
لونڈی سے فرمایا کہ ہان جلد جا
کھیلتے ہونگے میرے پیارے دو پسر
گرم مین کر پانی سے نہلاؤن گی
زلفین سنواروں گی لگا کر مین تیل
ننھے عمامے اونھین بندھواؤنگی
چھوٹے سے جامو نپر چھڑک کر گلاب
بولون گی حضرت ہے یہ ہین خانہ زاد
دونون جہان مین یہ رہین سرفراز
ڈھونڈھنے لونڈی جو چلی جابجا

سرخ ہوا کرتہ بہا سب لہو
لعل وہ جابر کا ہوا خون مین لال
دل ہوا ان باپ کا اک داغدار
ان کے جگر مین لگے نشتر ہزار
بھائی نے یہ دیکھکے ہنسکر کہا
بابا نے ایسا ہی کیا تھا وہان
ذبح مجھے کرکے خوشی پائیے
ننھے سے ہاتھون سے اوٹھانے لگا
سمجھا ہے شاید کہ جو خاموش ہو
بھائی مجھے پوچھتا تھا تب تلک
بابا کو بھی حال یہ جا کر سنائین
مردیکا زندیکا نہین تھا خیال
مردہ کہین اوٹھتا ہے اے دوستو
یاد کہین آ گئے مادر کو وہان
لعل میرے ہونگے کہین ڈھونڈھ لا
اونکو بلا لا تو یہان جلد تر
خاصی قبا دونون کو پہناؤنگی
پھولون بسایا ہوا اچھا پھلیل
چھوٹی سی نعلین بھی پہناؤنگی
بھیجون گی مین پیش رسالتمآب
آپ دعا دو کہ رہین بامراد
عمر میرے پیارونکی ہووے دراز
گھر کے گئی پیچھے تو دیکھے ہے کیا

ایک گھڑا کہتا ہے بھائی اوٹھو   خاک پہ ہے دوسرا دوپارہ ہو
لونڈی نے پوچھا کہ میان ہے کیا یہ حال   صاف اوسے کہدیا سارا یہ حال
بابا نے بکری کا جو کاٹا گلا   مین نے کہا بھائی سے وہ ماجرا
اوس نے کہا مین نے یہ سمجھا نہین   صاف بتا دیجے کہ دیکھا نہین
مین نے کہا مجھکو ابھی باندھ لو   لیکے چھری تیز گلا کاٹ لو
اوس نے کہا مجھکو یہ آتا نہین   مین نے کبھی حال یہ دیکھا نہین
باندھکے رسّی سے میرے دست و پا   بھائی تمھین کاٹ دو اسدم گلا
جب تو سمجھ مین یہ میری آئیگا   صاف یقین دیکھ کے ہو جائیگا
اس لیئے رسی سے انھین باندھکر   لیکے چھری کاٹ دیا مین نے سر
گر کے یہ سب مین نے تو بتلا دیا   کہتا ہون تم کاٹ لو میرا گلا
مجھ سے تو دیکھا یہ مجھے آپ اب   کچھ نہین بتلاتے ہین کیا ہے سبب
مجھسے خفا ہو گئی ننھی سی جان   بات نہین کرتے ہو چھوٹے میان
بات تو کیا پا بھی ہلاتے نہین   مجھسے تو دیکھا یہ بتاتے نہین
اسیلئے مین انکو اوٹھاتا ہون اب   باباکے نزدیک لجاتا ہون اب
آئی ہے اب تو تو اُٹھا لیکے چل   باباکے نزدیک بلانے کے چل
لونڈی نے اوس بچے سے سنکر یہ حال   گھر کو گئی ہو کے بہت پر ملال
کہدیا بی بی سے وہ سب ماجرا   سنکے کہا بی بی نے کہتی ہے کیا
اوس نے کہا آپ چلو تو بتاؤن   ورنہ کہو تو مین وہ لاشے کو لاؤن
جب تو ہوئی بی بی نپٹ بیقرار   اُٹھکے چلی روتی ہوئی آہ مار
گھر کے عقب دیکھا تو ہے یک گھڑا   دوسرا ہو ذبح زمین پر پڑا
مادر غمخوار جگر چاک ہو   پوچھا جو لڑکے سے غضبناک ہو
اوس نے یہ جانا کہ پکڑ کر مجھے   مارے گی رسی سے جکڑ کر مجھے
بھاگا وہان سے تو گیا بام پر   مان بھی وہین ساتھ گئی دوڑ کر

وہان سے جو گھبرایا تو نیچے گرا — گرتے ہی سر چھوٹا سا ٹکڑے ہوا
بام سے گرتے ہی ہوا پاش پاش — ہاتھ بھی ثابت نہین آئی وہ لاش
جبکہ گرا بام سے نیچے وہ ماہ — آنکھون مین مادر کے ہوا سب سیاہ
بی بیان جو جمع تھین گھبرا گئین — آنکھین ہر اک بی بی کی پتھرا گئین
راوی دیگر سے روایت ہے یہ — اور ہی مضمون کی حکایت ہے یہ
نانون کا جو گھر مین لگا تھا تنور — اسمین گیا بھاگ کے جابر کا نور
نان کا وہ چولھا تھا پر گرم و تاب — نان کے ساتھ ہو گیا وہ بھی کباب
روز ضیافت کے برنج و عذاب — ایک کے پرچے ہوئے دیگر کباب
حال یہ سن جابر پر درد جب — لاشون کے پاس آگیا ہو سرد جب
دیکھ کے مونھ دونون جگر بند کا — تھام کے دل سہم کے چپ رہگیا
دونون کو حجرے مین چھپا کر رکھا — بی بی سے پھر اپنی یہ کہنے لگا
صبر کرو مت کرو خاطر حزین — کیونکہ ہے اللہ مع الصابرین
سید عالم کے قدم کے سبب — دیگا جزا صبر کی کچھ اور رب
آوینگے جسوقت رسالت پناہ — ہم پہ بڑا ہووے گا فضل الٰہ
صبر کرو دل کو رکھو برقرار — ضبط کرو آہ دل داغدار
ذات رسول دو جہان آئیگی — جسم مین بیجانون کے جان آئیگی
آوینگے جسوقت محمد رسولؐ — دیکھینگے ہم دونونکو ہین دل ملول
ہم کو جو آزردہ بہت پائین گے — آپ بھی آزردہ ہو پھر جائینگے
وہ نہ پھرے جانو کہ قسمت پھری — گویا کہ اللہ کی رحمت پھری
جب وہ پھرے زندگی بیہ باد ہے — جان یہ ناشاد کی ناشاد ہے
مین نے تصدق کیئے دونون پسر — بلکہ تصدق میرے مادر پدر
بی بی نے سن سنکے کہا سچ ہر بات — اونکے ہے آنے سے ہماری نجات
صبر کیا سونپ کے اللہ پر — آپ کے آنے کی رہی منتظر

شکر کیا گھر کو سنوارا بہت
سب سے نبیؐ آگیا پیارا بہت

چارون طرف شمعین لگا کر کہا
میری تو آنکھو نمین اندھیرا پڑا

ابتو بھڑکتا ہے میرے دلکا داغ
کیونکہ نہین بزم مین میرے چراغ

غم سے وہ پردرد بہت بن گئی
چاندنی کو دیکھ کے چھت بن گئی

بولی کرون کیا کہ نہین دلکو تاب
دونون میرے ڈوب گئے ماہتاب

آئینے کو دیکھ کے حیرت مین آ
بولی وہ تصویرین نہین اسجگھہ

دیکھکے محفل کو ہوئی سینہ چاک
فرش کو دیکھا تو ہوئی فرش خاک

لوگون نے سمجھا کے کہا کیا یہ بات
صبر کرو دیوے گا اللہ نجات

ٹھہر کہ مٹجاتا ہے اب دلکا داغ
بزم مین آتا ہے خدا کا چراغ

چاندنی کی کیسی چھٹکتی ہے تاب
آتا ہے اللہ کا اب ماہتاب

آئینے مین گو کہ کدورت نہین
رکھے وہ تصویر یہ صورت نہین

اپنی یہ تقدیر کی تحریر دیکھ
رب کے مرقع کی وہ تصویر دیکھ

پایا شرف جس سے کہ اللہ کا عرش
اُس سے مزین ہے اب تیرا فرش

لوگون کے کہنے سے کیا فرش جب
رکھنے لگی بزم مین اسباب تب

ہو چکا سب بزم کا جب انتظام
آئے رسول اللہ علیہ السلام

آپ کو اوس فرش پہ بٹھلا دیا
ہاتھ دھُلا روبرو کھانا رکھا

رکھ چکے لا لا کے وہان جب طعام
چاہا کہ اب کھاوین رسول کرام

ایسا ہوا حکم خدائے جلیل
جا تو محمدؐ کے یہان جبرئیلؑ

میرا حبیب آج ضیافت مین ہے
جابرِ مشکور کی دعوت مین ہے

جاتے ہی کہنا اوسے بعد از سلام
میرے نبیؐ تنہا نہ کھانا طعام

جابرؓ پر صبر کے بچون کے سات
کھانا تناول کرو اے نیک ذات

سنتے ہی جبرئیل یہ حکم خدا
پاس محمدؐ کے وہین آگیا

ہو باادب پیش نبی مصطفےٰؐ
سر کو جھکا عجز سے کہنے لگا

قصیدہ

ایشہ دین نور خدا السلام
رونق بزم دوسرا السلام

یحیی العظامی بہ لبت شد کلام
اے شہ پرفیض وسخا السلام

راہ گرفتند زتو گمرہان
شمع شبستان ہدا السلام

شد زتو پرنور شب دوجہان
ہستی توئی بدر دجی السلام

شاد بکن سنی غمگین را
سید با فضل وعطا السلام

حق نے کہا آپ کو بعد از سلام
اب نہ تناول کرو تنہا طعام

جابر غمگین کے جو ہین طفل دو
ساتھ اونھین لیکے تناول کرو

آپ کو پہونچا کے پیام جلیل
وہان سے مرخص ہوئے جب جبرئیلؑ

دیکھکے جابرؓ سے کہے مصطفےٰ
جا تیرے بچون کو میرے پاس لا

جلد بلا اونکو تو اے نیکنام
کھاؤنگا لے ساتھ مین اونکو طعام

عرض کی جابرؓ نے کہ گھر مین نہین
کھیلنے شاید کہ گئے ہین کہین

کھیل کے جسوقت وہ آجائینگے
بچے تو ہین جاہنگے جب کھائینگے

آپ تناول کرو حضرت طعام
کھاوینگے پھر آپکے چھوٹے غلام

آپ نے فرمایا کہ جا ان کو لا
کھانا مین کھاونگا نہین اون سوا

آپ نے وہان سر کو جھکا سامنے
عرض یہ کی جابرؓ ناکام نے

گھر مین نہین اونکو مین ڈہونڈہون کدہر
وقت گذر جاتا ہے اے راہبر

آپ تناول تو کرو یا نبیؐ
کھیل کے آجاتے ہین بچے ابھی

دیکھ کے پھر آپ نے اوسکو کہا
مجھکو یہی آیا ہے حکم خدا

پہلے تو ان بچون کو تم ساتھ لو
بعد جو کھانا ہے تناول کرو

سنتے ہی یہ جابرؓ خستہ جگر
ہوگیا اس بات سے لاچار تر

وہان سے گیا گھر مین بہت بیقرار
خوان مین لاشونکو رکھا اشکبار

بزم مین لے آیا اوٹھا کر وہ خوان
روبرو حضرت کے رکھا خستہ جان

عرض یہ کی رکھکے بدر دتمام — آپ کے حاضر ہین یہ دونو غلام
آپ نے پوچھا کہ یہ کیسا ہوا — عرض کی جابرؓ نے کہ ایسا ہوا
عذر کیئے اسلیئے تم سے رسولؐ — آپ ہو جائین کہین دل ملول
حال یہ دیکھا تو بصد اضطرار — لوگ وہ محفل کے ہوئے اشکبار
ایسے مین جبرئیلؑ امین کو خدا — حکم دیا پاس محمدؐ کے جا
بول اوسے جاکے تو میرا سلام — بعد سلام ایسا تو پہونچا پیام
میرے نبیؐ جابرؓ غمگین پر — رحم کرو تاکہ ہو خورسند تر
زندہ کرو بچون کو تم یا رسولؐ — تا میرے جابرؓ کو خوشی ہو حصول
واسطے بچون کے دعا کیجیئے — زندہ اُنھین کرتے ہین ہم دیکھیئے
زندہ جو ہو جائینگے وہ طفلگان — ہوینگے ما نباپ بہت شادمان
لے کے وہ اطفال کو یا مصطفےٰ — کھائیے اس کھانیکا جب ہر فرا
روح الامین سنتے ہی حکم خدا — پیش نبیؐ آکے کہا سر جھکا

قصیدہ

صاحب مشرقین سلام علیک — سید غربین سلام علیک
نور تو شد باعث کون ومکان — اے شہ کونین سلام علیک
ہستی توئی بادشہ انس و جان — وارث حرمین سلام علیک
مردم چشمان دو عالم توئی — قرۃ عینین سلام علیک
بار غم و رنج ز ہستی برآر — سید ثقلین سلام علیک
حق نے یہ فرمایا ہے بعد از سلام — زندہ کرو بچون کو اے نیکنام
آپ دعا مجھسے کرو یا نبیؐ — زندہ مین کر دیتا ہون دیکھو ابھی
بعدہٗ لے ساتھ وہ اطفال کو — کھانا جو حاضر ہے تناول کرو
حکم خدا سنکے رسول خدا — رب سے یہ کی ہاتھ اوٹھا کر دعا
فضل کر اے میرے غفور الرحیم — تو ہی خداوند ہے حی و قدیم

رحم ہے لائق تو ہے رحمان کو
جبکہ دعا کی یہ جناب رسول ؐ
کیون نہ قبول آوے خدا کو دعا
زندہ وہ جابر کے ہوئے طفلگا
جب تو خوشی ہو گئی گھر مین تمام
مادرِ غمخوار جو بے ہوش تھی
غش مین تھا جی اوسکا وہ غم کی سبب
ہوش مین آ دیکھے ہے کیا زندہ ہین
زندہ ہوئے پھر تو بصد شادکام
پاس بٹھائے کے اونھین مصطفےٰ
کھانے سے جسوقت فراغت ہوئی
گلشن جابر کے وہ لالہ کے پھول
اونکو دعا دیکے رسولِ خدا
ہو گئی اب یہان سے روایت تمام
فاتحہ پڑہ سنی دل پاک سے
زندہ کرو اس دل بیجان کو
درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین
ذبح ہون اب دشمن دین سب کی سب
حاسد دین ہو دین ہمیشہ خراب
امتی جو آپ کے بیمار ہین
اونکو سلامت کی شفا ہو عطا
سنی پہ کر فضل و کرم ربنا
سنی کو رکھ اپنے بصد آب و تاب

زندہ کر ان دو تن بیجان کو
ہو گئی درگاہ خدا مین قبول
سارا اشارہ یہ خدا ہی کا تھا
آ گئی ہر دو تن بیجان مین جان
اہل قرابت ہوئے سب شادکام
اپنی خودی سے بھی فراموش تھی
ایک ہی تھے غم سے اوسے روز و شب
شمس و قمر دونون بھی تابندہ ہین
جھک کے کیا دونون نے ملکر سلام
کھانا جو حاضر تھا تناول کیا
پھولون کی محفل مین مدارت ہوئی
دینے لگے بزم مین لالا کے پھول
اپنے مکان کو ہوئے رونق فزا
ذات پیمبر پہ درود اور سلام
مانگ یہ حاجت شہ لولاک سے
تازگی دو گلشن ایمان کو
بام بر دین پر سے گرین اہل کین
غلبہ اسلام رہے روز و شب
امت مرحوم رہے کامیاب
رنج و مصیبت مین گرفتار ہین
ہے یہ دعا سنی کی یا مصطفےٰ
بہر غلامان نبی ؐ مصطفےٰ
ہر دو جہان مین وہ رہی کامیاب

صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ شق القمر از جناب سید البشر صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

کرون پہلے حمد خدائے کریم	کہ ہے وہ خداوند حی و قدیم
کیا کن کے ایما سے پیدا جہان	زمین و زمان اور مکین و مکان
کیا قطرۂ آب کو ماہ رو	وہ کسطرح صانع ہے بے گفتگو
ہدایت لیئے زمرۂ انبیا	کیا پیدا وہ خالق دوسرا
محمدؐ کو سب مین کیا معتبر	سر انبیا سیدِ نامور
امام رسل رحمۃ العالمین	حبیب آلہ سید المرسلین
صفت کیا کرون شاہ لولاک کی	کہ ہے جس سے بنیاد افلاک کی

قصیدہ

شد از عرش برتر مقام رسولؐ	از ان جملہ بامست بام رسولؐ
خرابی و بطلان و کفر جہان	ہمہ پاک شد ز انتظام رسولؐ
ز روئے ترحم بہر دو جہان	شدہ وقف انعام عام رسولؐ
شدند انبیا جملہ مقبول حق	چہ خوش آمدہ اہتمام رسولؐ
شد این امت خاص مرحوم حق	کہ ہر سنی آمد غلام رسولؐ

ہوا ہے نہ ہوگا کوئی دوسرا	محمدؐ کا ثانی بہر دوسرا
خداوند عالم بفضل و کرم	کیا آپ ہی کو شفیع الامم
مظفر کیا کفر پر آپ کو	گئے مشرکین سب کے سب دفع ہو
ظفر کیون نپاوے نبیؐ کفر پر	کیا جس نے انگلی سے شق القمر
دل و جان کے ساتھ اے دوستو	محمدؐ کا یہ معجزہ ہے سنو
ہوا جبکہ دین نبیؐ آشکار	ابوجہل کا دل ہوا بے قرار
تھا اک بادشہ نام عبدالعزیز	خردمند عالی نسب باتمیز
یہ کی عرض اُس شاہ کے روبرو	محمدؐ ہے اک شخص میرا عدو
کہاتا ہے پیغمبر معتبر	سمجھتا ہون مین اسکو ہے سحر گر

زمین پر جو چاہے سو کرتا ہے او
ہزارون کیئے معجزے روبرو

تو یک معجزہ چرخ پر کر طلب
نہوویگا یہ کار سخت اس سے جب

پھر اوسوقت ہم اوسکو دینگے سزا
چلین راستہ اپنے ہم دین کا

سخن اوسکا اوس شاہ نے جب سنا
تو مکے مین آکر نبی سے کہا

کہ یک معجزہ آپ سے ہے طلب
محمد بتا دیجئے مجھکو اب

تب ایمان لاؤن گا مین آپ پر
کہون گا ہو پیغمبر نامور

سنی جب رسول خدا نے یہ بات
گئے اوسکے گھر مین جلیل الصفات

ہوا رعب اوس شاہ پر آپ کا
تو وہ سرو قد اوٹھ کھڑا ہوگیا

پیمبر کو بٹھلا دیا تخت پر
کھڑا روبرو دست بستہ ادھر

ادب سے کہا تم سے اے نیکذات
عجب کچھ نہین ہے کہ ہو گی یہ بات

نبی ہو خدا کے اگر بے خلاف
میرے گھر مین کیا ہے کہو صاف صاف

رسول خدا نے کہا اوسکو جب
جو تو پوچھتا ہے مین کہتا ہون اب

تیرے گھر مین ایک مضغہ گوشت ہے
فقط گوشت ہے اوسپہ ایک پوست ہے

نہ آنکھین نہ بینی نہ ہے دست و پا
دو سوراخ اوسکو مین اے بادشا

تیرے گھر تولد ہوئی ہے وہ چیز
بھلا اور کیا چاہتا ہے عزیز

کہا بادشہ نے بعجز و نیاز
کہا آپ نے میرے سب گھر کا راز

میری عرض سنکر کہو یا نبی
یہ کیا چیز مجھکو تولد ہوئی

نہ بیٹا نہ بیٹی کہون اوسکو کیا
کہو آپ کچھ یا رسول خدا

وہ بیٹا یا بیٹی ہے فرمائیے
میرے دل کو تسکین پر لائیے

کہا آپ نے ہے وہ دختر تیری
کہ دختر ہے وہ نیک اختر تیری

یہ کی عرض اوس شاہ نے آپسے
بڑی عاجزی اور آداب سے

کرم حال پر میرے فرمائیے
اوسے صورت نیک پر لائیے

یہ سنکر رسول خدا اے کریم
دعا رب سے یہ کی کہ رب رحیم

قصیدهٔ دعا

توئی ارحم الراحمین و عظیم | منم عاجز و خاکسار و ندیم
توئی لم یلد وحده لا شریک | همه کردی پیدا از لطف عمیم
همه خلق کردی ز ایمائے کن | جهان مستعار و تو هستی قدیم
توئی زنده از مرده بیرون کنی | ز قدرت کنی بے زبان را کلیم
اگر سنی خواهد ز تو حاجتی | کنی زود حاجت روائے کریم

یہ نقش ہیولانی کو اے خدا | بفضل و کرم نیک صورت یہ لا
دعا کی جو حضرت نے اسباتکی | تو اللہ نے ایسی عنایات کی
کیا حکم جبریل کو بے درنگ | محمدؐ کے جا پاس ہو کر پتنگ
محمدؐ ہے میرا سراجاً منیر | صلوٰۃ علیہ کثیراً کثیر
محمدؐ میرا ماہ انوار ہے | یہ اطراف اوسکے شب تار ہے
شب تار کیا کفر کی جمع ہے | محمدؐ میرا اسمین جون شمع ہے
اگر کفر کا وہان ہے ابر سیاہ | یہ میرا محمدؐ ہے مانند ماہ
کریگا وہ ابر سیہ دور سب | جماعت بنے گی وہ پرنور سب
مددگار مین ہون اوسے کیا خطر | بھلا دے سکے کون اوسکو ضرر
وہان پہونچتے ہی تو بعد از سلام | میرا اوسکو پہونچا دے ایسا پیام
میرے چاند اس ابر سے تو نڈر | تجلی سے دل اونکا پرنور کر
محمدؐ میرے دو جہان کے رسولؐ | دعا کی جو تو نے ہوئی وہ قبول
اوسے کہکے جا دیکھہ ایشاہ تو | وہ دختر تیری ہوگئی خوبرو
ہوا اسقدر جبکہ حکم جلیل | محمدؐ کے پاس آگئے جبرئیلؑ
جو آیا تو وہان اپنے سر کو جھکا | ادب سے کھڑا ہوکے کہنے لگا

قصیدهٔ سلام

محمد نبی مصطفے السلام | شہ دین رسول خدا السلام

زتو دور شد جملہ ظلمات کفر　　منور سراج الہدیٰ السلام
محمد توئی سید المرسلین　　سر زمرۂ انبیا السلام
شفیع دو عالم شدی از ازل　　تو حامی روز جزا السلام
زسنی رسد تا ابد صبح و شام　　شہ زمرۂ اصفیا السلام

خدا نے کہا اے شہ نیک نام　　تمہین اپنا پیغام بعد از سلام
بجا لائے جو شرط آداب کی　　دعا ہم نے مقبول کی آپ کی
یہ کفار سے آپ گھبراؤ مت　　کچھ اندیشہ خاطرمین اب لاؤ مت
وے ساری جماعت مین کفار کی　　مدد چاہو اپنے مددگار کی
تمہین پروے ایمان لاوینگے اب　　یہ جانو بنین گے مسلمان سب
کہو بادشہ کو کہ اے نیک خو　　ہے دختر تیری بنگے پاکیزہ رو
یہ سنکر کیا شکر پروردگار　　کہا بادشہ کو کہ اے ذیوقار
یہان سے تو جا دیکھ اندر سرا　　کہ دختر تیری بنگئی خوش لقا
یہ سنکر بہت بادشہ خوش ہوا　　وہان سے جو نکلا تو گھر مین گیا
محل مین گیا جب شہ نیک نام　　تو دیکھے ہے کیا یہ بصد احترام

غزل

صنوبر قد و مہر روشن جبین　　پری پیکرے ہست حجلہ نشین
برخ آفتاب است لب خندہ زن　　مژہ ہمچو پیکان نگہ شرمگین
بہار گلستان حسن و جمال　　گل گلبن حسن نازک ترین
کمے مشک گوید خطا می کند　　کمند دلان کاکل عنبرین
زمشرق بہ مغرب رود آفتاب　　چہ گرداند آن لعبت چین جبین
چنان قشقہ بر بدر سیماش بود　　تو گوئی کہ شق القمر بر زمین
رباید زدل ہوش سنی نہ چون　　سیہ مست چشم چنین نازنین

جو دیکھا تو وہ شاہ فرخندہ خو　　محمد کے پاس آیا خورسند ہو

کہا یا رسول خدا مرحبا ق | محمد نبی مصطفےٰ مرحبا
میری آرزو تم نے برلائی سب | شہنشاہ ہر دو سرا مرحبا
میرا مدعا حاصل آیا رسول | ذری عرض اک یہ بھی کرنا قبول
کہ مین چاہتا ہون فلک پر شروع | اندھیرے مین ہو چاند پہلے طلوع
تمہارے اشارے سے دو پارہ ہو | فلک پر سے نیچے اوترا آوے او
وہ دو ٹکڑے دو آستینون مین جائین | تصدق ہو راہ گریبان سے آئین
وہ ہر ایک پھر اے شہ نیکنام | گرے بو قبیس اوپر اپنا قیام
وہان سے وہ اطراف کعبے کی جا | پھرین سات بار اے شہ انبیا
وہان سے چلا جائے مشرق کو ایک | دگر جائے مغرب کو اے شاہ نیک
جہائین پھرین بعد اے نیکنام | وہان سے وہ ہو جائین ماہ تمام
رضا لیکے تم سے وہ عالی گہر | چلا جائے مہتاب پھر چرخ پر
جو یہ معجزہ آپ سے پائین گے | تو ایمان ہم سب کے سب لائینگے
تو حضرت نے فرمایا اے نیک خو | مین بتلاؤن گا تجھکو لے روبرو
ہوئی جب شب بست و ہشتم نمود | دعا کی نبی نے کہ رب الودود
یہ جو مجھسے اب چاہتے ہین یہان | بتا دے انھین آسمان پر عیان
اگر معجزہ مجھسے یہ دیکھ لین | مسلمان یہ سارے بنکر رہین
دعا رب سے کی اسقدر مصطفےٰ | ہوا جب تو کچھ ایسا فضل خدا
اندھیری گئی چاند آیا نکل | ابو جہل غمگین ہوا ہاتھ مل
پیمبر گئے بادشہ کے قرین | تو شہ نے بہم آکے چومی زمین
ہوئے جمع اوس راتکو خاص و عام | خلائق کا یک ہو گیا اژدہام
کھڑے آکے میدان مین حضرت نبی | کہے چاند کو تو اوتر آ ابھی
بحکم نبی وہ اوتر آگیا | مقابل ہوا جب ادب سے کھڑا
نبی نے شہادت کی اونگلی اوٹھا | مثال قلم چاند کو شق کیا

اشارت کی اونگلی کی حضرت نے جب ۔ وہ ٹکڑے ہوا چاند گردونپہ تب
ہر ایک ٹکڑا پھر آستینون مین آ ۔ ہو صدقے گریبان سے باہر ہوا
کہ ہے بوقبیس اسم اک کوہ کا ۔ رہا اوسپہ وہ چاند کچھ یک ذرا
پھر اوس کوہ پر سے اوتر آ گیا ۔ وہان سے وہ کعبے پہ صدقے ہوا
گیا شرق کو ایک پاکر شرف ۔ گیا دوسرا ایک مغرب طرف
پھر اطراف عالم کے ہر اک پھرا ۔ وہان سے ملے دونون گردونپہ جا
ہوا چاند یک پھر تو آیا اوتر ۔ رضا آپکی لے گیا چرخ پر
رہا چرخ پر ایک ساعت عیان ۔ ہوا آنکھ سے خلق کی پھر نہان
مسلمان ہوا بادشہ دیکھکر ۔ مسلمان ہوئی فوج سب معتبر
دعا مین یہ کرتا ہون یا مصطفےٰ ۔ خدا سے دلا دو میرا مدعا
جیون نیکنامی سے دنیا کے بیچ ۔ رہون سرفرازی سی عقبیٰ کے بیچ
کرو اس جماعت کو حضرت پسند ۔ نہ دنیا سے پہونچے اونسی کچھ گزند
مدد کچھ کرو یا رسول خدا ۔ عقیدان دین ہو وین ساری فنا
جو بیمار ہین امتی یا نبیؐ ۔ شفا رنج علت سے پاوین سبھی
شفا سے سلامت عطا کیجئے ۔ کرم آپ شاہ ہدا کیجئے
ہے سنی تمہارا غلام قدیم ۔ کرو یا نبیؐ اوسپہ لطف عمیم
تو اے سنی صلوٰۃ پڑھ صبح و شام ۔ بذات محمدؐ علیہ السلام

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحال مصنف قصیدہ بردہ

اِلٰھی اَعطِنی نعتَ رسُولِکَ المُختَارِ ۔ صلوٰۃٌ صَلُّوا علیہِ وَآلِہِ الاَطھَارِ

ثنہ سریر رسالت رسول نیک شعار ۔ امام زمرۂ پاکان و سید ابرار
شفیع حشر تو ہے اوسکی ذات بابرکات ۔ یہان بھی جانئے اوسکو شفیع بے تکرار
عجیب معجزہ لکھتا ہون اوسکو غور کرو ۔ کہ جس سے صاف شفاعت نبیؐ کی ہوا اظہار
مسمی شیخ محمد تھے ایک شرف الدین ۔ علوم چاردہ حاصل تھے اونکو بے گفتار

فراغ کنج عبادت کے واسطے شاید
نہ کچھہ نکاح کا اوسکو خیال تھا زنہار

فقط ہی مادر و فرزند تھے محبت سے
مدام یاد مین اللہ کی وہ لیل و نہار

خوشی مین دیکھیئے گردون نے کیا فساد کیا
ہوا وہ شخص یکایک جذام سے بیمار

علاج اوسکا کیا ہر طبیب نے لیکن
کیا نہ کوئی دوا نے مریض پر کچھہ کار

تمام مال وزر و زندگی اثاث البیت
اسی علاج مین بس خرچ ہوگیا یکبار

لٹائے دام و درم اوس نے سب برائے علاج
یہانتلک نہ رہا پاس اوسکے یک دینار

نہ قوت اوسکو میسر نہ پارچہ تھا کچھہ
ہوا مریض کی اوسوقت مان کو اک تیمار

زمانہ کیسی مصیبت مین اوسکو لایا تھا
مدام فاقہ کشی دوسرا پسر بیمار

سواے مادر غمخوار تھا نہ کوئی رفیق
نہ کوئی پاس رہا اوسکے آشنا اور یار

برائے قوت وہ بڑھیا تمام روز مدام
گدائی کرنے کو جاتی بکوچہ و بازار

ملا گدائی مین گر کچھہ تو لاکے بیٹے کو
کھلاوے آپ بھی کھا لیوے غمزدہ لاچار

سرہانے بیٹھی رہے صبح تک بصد زاری
رومال لیکے ہلاتی تمام شب بیدار

زیادہ ہونے لگی اور اوسکو بیماری
تمام جسم پھٹا لگ گئی لہو کی دھار

مرض نے زور کیا اونگلیان جھڑین ساری
تمام ہوگیا کمزور اوسکا جسم زار

غرض وہ ہوگیا اسطور نقش فرش زمین
مدام خاک پہ رہتا پڑا ہوا لاچار

بدن مین ہوگئی بدبو مریض کے ساری
تمام ہوگئے بیزار اس سے اہل جوار

کہا وہ شہر کے لوگون نے آکے بڑھیا سے
یہان سے جاؤ یہ بدبو سے ہم ہوئی بیزار

غرض وہان سے وہ بڑھیا نے اپنے بیٹے کو
اوٹھا کے شہر کے باہر رکھا بمحنت زار

کہا مریض سے اک روز روکے اے بیٹا
یہ تیرا حال ہوا ہے مرض سے لاغر و زار

اکیلا چھوڑ کے کسطور تجھکو جاؤن مین
رفیق کون ہے اسجائے پر تیرا غمخوار

شفا یہ رنجش جانکاہ سے تجھے ہو کب
مرض گیا نہ تیرا گو کیئے علاج ہزار

ہوئی ہے ابتو نہایت ہی ہمیہ لاچاری
گدائی کرنیکو بالکل نہین ہے شرم و عار

کہ دو دو روز گذرتے ہین صاف فاقون سے
کسی نے دیدیا لقمہ تو ہوگیا افطار

بیان یہ کرنے لگی زار زار رو رو کر — تو اوسکو دے کے تسلی یہ کہہ اوٹھا بیمار
جدہر مین دیکھون اودھر بند ہے در امید — کھلا نظر نہین آتا ہے کوئی در زنہار
مگر کھلا ہے در دولت رسول اللہ ؐ — اوسی ہی در پہ کرون عرض حال لیل ونہار
قصیدہ شان مقدس مین ایک کہتا ہون — قوی امید شفا کی ہے مجھکو بے تکرار
یہ کہکے شان مبارک مین یہ قصیدہ کہا — ہزار عجز سے کر کرکے حال دل اظہار

قصیدہ

شہ شفاعت عظمی و واقف اسرار — کریم و راحم کونین و سید ابرار
کلید قفل در رحم حق بدست تست — ترحمی بکن اے خواجہ سوئی اہل جوار
محمدؐ است مرا نام سوئے این ہمنام — بنام خویش نگاہ کرم کنی یکبار
فرشتہ را بعنایات پر عطا کردی — نگاہ لطف بفرمائے ہمبرین لاچار
ملاذ و کہف غریبان شدی ز روز ازل — پناہ نیست بجز ذات تو مرا زنہار
بمنزلت نہ رسد ہیچ یک ز پیغمبر — توئی کہ سید عالی مکان شہ احرار
ز گفتگوے تو جان یافت استخوان رمیم — ز راہ لطف مسیحائی کن برین بیمار
دوائے درد گناہ و خطا بدست تست — چہ درد عارضیم می نیارد از تو قرار
توئی کہ مامن وملجائے ہر ضعیف و نحیف — بغیر ذات تو سنی ندارد استظہار

قصیدہ شان معلی مین جب ہوا اتمام — تو اوسکے دل پہ نہایت خوشی ہوئی یکبار
اوسی ہی شب کو جو سویا تو خواب کے اندر — بڑے وقار سے آتا ہے ایک شاہ سوار
جو آیا پاس تو اوس نے مریض کے اوپر — اوڑھا دی لطف سے اوسوقت چادر اپنی تار
بدن سے کھینچ لی پھر صاف اوسکی چادر کو — تو اوس مریض سے سب دفع ہوگیا آزار
تمام کھال اوڑی جسم ہوگیا شفاف — مثال ماہ ہوا رخ تمام پر انوار
شفا مریض کو جسوقت ہو گئی کامل — پکڑ کے دامن اقدس کو تب یہ کی تکرار
کہا تو کون ہو کیا آپ کا ہے اسم شریف — ہوا ہے آپکا آنا ہے کس سبب سے گذار
کئی دنون سے مصیبت مین آ گیا تھا مین — بغیر مادر غمخوار کون تھا غمخوار

تمام جسم مین آزار تھا میرے حضرت
علاوہ رنج مین افلاس کا یہ ہے غالبہ
چھپاؤن آپ سے کیا اور اک علاوہ ہوا
مجھے نکال دیا صاف شہر سے آقا
میری مصیبت و رنجش پہ کچھ نہ رحم کیا
پڑا تھا درد رسیدہ مین بیکس و مونس
خیال آیا مجھے ایک روز کچھ ایسا
تمام بستہ جہان کے ہوئے ہین دروازے
امیدوار ہزارون امید کو پہونچے
اسی خیال سے حضرت کیا قصیدہ شروع
قصیدہ آج وہ اتمام ہوگیا حضرت
یہ میری بیکسی و رنجش و مصیبت مین
یہ شان و شوکت و عظمت بزرگی و عظمت
یہ قول و فعل سے حضرت کے ہوگئی ہین نمود
غریب و بیکس و مفلس پہ رحم فرمایا
تمھارے لطف و کرم سے گمان ہے آقا
تو مسکرا کے کہا آپ نے کہ ہان ہم ہین
قصیدہ تو نے لکھا ہمکو وہ قبول پڑا
خدا کا فضل ہوا رہ تو تندرستی سے
یہ کہکے ہوگئے رخصت محمدِ عربی
جو دیکھا غور سے اپنے کو تندرستی ہے
اوسی ہی وقت کیا غسل آب منگوا کر
اوسی کا نام ہوا ہے قصیدۂ بردہ

نہ چین دنکو تھا مجھکو نہ راتکو تھا قرار
بجز گدائی نہین اور صورتِ افطار
تمام شہر کے باشندگان ہوئے بیزار
میرے بدن کی عفونت سے سب نے کی انکار
نظر تو کیجئے یہ دور چرخ ناہموار
نہ کوئی پاس رہا میرے آشنا و یار
قصیدہ شان محمدؐ مین یک کرون تیار
یہ ہے شفیع ورا کا کھلا ہوا دربار
پھرون مین خالی کچھ ایسی نہین ہے یہ سرکار
امید و مطلب و مقصد مراد کر اظہار
بڑی امید ہے مجھکو کہ میرا ہوگا کار
کئے ہو آپ نہایت کرم ہزار ہزار
کسی مین مین نے نہین دیکھی اب تلک زنہار
کرم کے فضل کے بخشش کے لطف کی آثار
تمام آپ مین پیغمبرون کے ہین اطوار
کہو تمھین تو نہین مصطفےٰ اشہ ابرار
شفیع ورا ہم کو نہین وا احمدِ مختار
یہ تیرے عجز پہ کی مہربانی اے ہشیار
گئی تمام تیری آج رنجش و ادبار
ادھر کو ہوگیا یہ شخص یک بیک بیدار
نہ تن مین آگے کی بخشش رہی نہ وہ آزار
دوگانہ شکر کا گذرانا پھر وہ نیک شعار
کہا جو شیخ نے ور شان احمدِ مختار

عرب مین کہتے ہین سب لوگ بردچادر کو
اُڑھائی تھی جو محمد نے چادر اپنی اوتار

لقب قصیدۂ بردہ ہوا اسی ہی لیئے
صلہ مین شیخ نے اوڑھی تھی چادر اظہار

مین اوس قصیدہ کا تھوڑا کہا ہون کچھ مضمون
لکھے ہین شیخ نے یک سو پہ لبست وہشت اشعار

عزیز و دیکھیئے حضرت کی اس شفاعت پر
شفیع عالم دنیا بھی ہین شہ ابرار

کریم و راحم و ارحم رحیم و رحمت حق
خدا نے اونکو شفاعت پہ کردیا مختار

کیا جو شیخ محمدؐ پہ تم نے اپنا کرم
نگاہ فیض یہ سنی پہ بھی کرو یکبار

اگرچہ درد گنہ مین یہ مبتلا ہے بس
تمہارا النسخہ بخشش تو ہے شفا آثار

مریض درد جدائی ہے یا نبیؐ سنی
عطا کرو اسے کچھ اپنا شربت دیدار

ستا رہی ہے تپ محرقہ جدائی کی
عطا ہو اسکو طباشیر روئے پر انوار

بنفشۂ رخ و گیسوئے عنبرین دیکھے
مرض ذرا نہ رہے یا نبیؐ عالی تبار

اگر نصیب سے عناب لب ملے تیرا
تو فرح دلیہ رہے عافیت سے لیل ونہار

نظر سے اوس لب یاقوت فام کو دیکھے
نہ پائے قوت و طاقت مدام یہ بیمار

نگہ سے دیکھے اگر تیری چشم کے بادام
پڑے نہ روغن بادام سے اوسے سروکار

سوا اوسکے ہے اک درد سر معیشت کا
تمہارے صندل رحمت سے کیون نہ پائے قرار

مدد کچھ ایسی ہو اسے سرور زمین و زمان
تمام اہل بغاوت رہین سدا بیمار

ہمیشہ رنج و مصیبت مین وے رہین حضرت
دوائی کیا ہے دعا بھی کرے نہ اونپر کار

یہ کینہ رانی کے بدلے مین اہل کینہ پر
مدام ہوتی رہے ہر طرف سے غیب کی مار

تمہارے خنجر اسلام سے یکایک سب
بریدہ سر ہو خرابی سے زمرۂ کفار

مراد سنی کی ہر اک دلا دو اللہ سے
زیادہ کیا کہے ہو آپ واقف اسرار

مدد کچھ ایسی کرو آج یا رسول اللہؐ
کہ فتحیاب رہین سب تمہارے خدمتگار

درود پڑھ تو محمدؐ کی روح پر سنی
خلوص دل سے ادب سے مدام لیل ونہار

معجزہ بوزن عربی

کیا محمدؐ ہے راحم دو عالم
اللہم صل علیہ وسلم

کیا روایت ہے مومنو سنو یہ ایک شکاری جو قصد کر مصمم
جا کے دریا پہ کر شکار ماہی لایا اوسکو بازار مین ہو خورم
ایک یہودی نے جا خوشی سے اوسدن لے وہی مچھلی اوسکو دیکے درہم
بولا عورت سے آپکا اب اسکو جا کے آتا ہون کام کو مین اسدم
کہکے یہ جب رخصت ہوا یہودی لگ گئے وہان چند روز اوسکو پیہم
اوسکی عورت نے پھر تو دھو کی ماہی رکھ کے چولھے پہ آگ دی مقدم
بعدہ دیکھی بھانپ بھی نہ کھائی آگ دی پھر رکھ لکڑیون کو باہم
بعد مدت آکر یہودی گھر کو پوچھا عورت سے کیا پکائی اسدم
تب کہا عورت نے وہی ہی مچھلی تم گئے تب سے پکتی ہے اے محرم
لکڑیان کیا جل رہی ہین جب سے پر نہین پکتی ہے عجب یہ عالم
سنکے یہ حیرت مین ہوا یہودی ہانڈی سے تب آئی صدا کہ آدم
کیا اثر آتش کا مجھے بھلا ہو ہے وظیفہ میرا درود اعظم
اوس یہودی کو پھر ہوا تعجب دل مین سمجھا ہے ماہی مکرم
لے کے ہانڈی حاضر ہوا وہان سے با ادب ہو پیش رسولِ اکرم
پوچھا حضرت نے اوسکو اسمین کیا ہے بولا مچھلی ہے اسمین اے معظم
اوسکو مدت سے ہم پکا رہے ہین پر نہین پکتی ایسی ہی ہے قائم
گر خدا کے تم ہو نبی مقرر زندہ کر اسکو پوچھیئے اے ارحم
حال اپنا گر بولے زندہ ہو کر لاوینگے تب ایمان تمپہ سب ہم
یہ سخن سنکر اسکا جب نبی نے کر دیا زندہ مچھلی کو بہ یک دم
زندہ ہوتے ہی ماہی نے کہا یہ عاجزی سے سر کو جھکا کر اسدم
السلام صلوات یا محمد ﷺ والصلوات صلی علیک سلم

قصیدہ

اے شروع سر نسخۂ دو عالم دے ظہور وجہہ وجود آدم

آیت رحم حق شده وجودت
زان رحیم عالم شدی اے ارحم

روح جسم ہر دو جہان کدامست
جسم تو شد چون جان ما مجسّم

از دمِ پاک تو دم جہان است
آمده دم از تو بجسم بے دم

اندمال زخم گنہ نیاید
اے بزخم ما رحم تست مرہم

ظلِ رحمت در افگنی بہ محشر
اے شہ اعلیٰ ہبندۂ کمینم

ہست سُنی ای بادشاہِ ذیشان
جان فدائے آلؓ و اصحابؓ اکرم

حال اپنا مین کیا کہون حضرت
راز دل سے میرے ہو آپ محرم

کیا جلاویگی آگ مجھکو بولو
کرتی ہون مین ورد درود اعظم

تب نبیؐ نے پوچھا سکھایا کس نے
جو پڑھا کرتی ہے درود دائم

عرض کی ماہی نے ہو مودب
حال میرا سن لیجیے اے اکرم

ایکدن مین چار یکو اپنے جویان
آب پر تھی اے آبروئے زمزم

لب پہ دریا کے تب درود اقدس
پڑھ رہا تھا کوئی بزرگ آدم

یاد مین نے سنکر کیا ہے حضرت
جب سے ہی ہے میرا یہ ذکر ہر دم

کیا اثر آتش اب کرے گی مجھپر
آپ کا جب ہو ذکر مجھسے ہمدم

عرض کرتی ہون پھر سنو یہ تم سے
حال اپنا سرور دو عالم

آئی مین پھر ایکدن بسیر دریا
پکڑا مجھکو صیاد ہو کے اظلم

جب یہودی یہ کر خرید مجھکو
گھر کو لایا کپڑے مین باندہ محکم

بولا عورت سے لے پکا تو اسکو
جاگے آتا ہون کام کو مین اسدم

کہہ کے یہ رخصت ہو گیا وہان سے
کاٹی عورت تب مجھکو ہو کے بیہم

میرے ٹکڑے ہانڈی مین کر کے داخل
رکھ کے چولھے پہ آگ دی ہے اکرم

بعد مدت آیا یہ شخص گھر کو
دے رہی تھی جبتلک بھی آگ ہر دم

آگ کی گرمی بھی مجھے نہ پہونچی
آپ کی ہے تاثیر درود اعظم

پوچھا عورت سے کیا یہ پک رہا ہے
کر دیا تب عورت نے اسکو محرم

سنکے حیرت مین آکے لایا مجھکو	آپ کی خدمت مین الیشاہ عالم
جب تو حضرت نے کہدیا یہ سنکر	ہے سارا یہ فیض درود اعظم
اوس یہودی نے جب سنین یہ باتین	یہ کہا ہو ایمان پر مسلم
مرحبا اے پیمبر مکرم	مرحبا اے صاحب کمال اعظم

قصیده

شد تمنائے تو لذت زبانم	وصف تو آمد تازگی جانم
عشق تو دارد شعلہ بجانم	آه میسوزد مغز استخوانم
یاد تو دارد آب در دہانم	ذکر تو دارد نطق بر لسانم
شد غنیمت یا محمد مصطفےٰ	در زمان تو آمده زمانم
کلمہ تو حرز گلوے ایمان	نام تو شد تعویذ حفظ جانم
از ثنایت لطف سخن بر آید	شد بیانت شیرینی بیانم
تو امام پیغمبران اعلیٰ	یا نبیؐ من سنی مدح خوانم

جب یہودی نے کی صفت نبیؐ کی	لاکے ایمان اسلام پر ہو قایم
صدق دل سے فرزند و نکو لیکر	پڑھ دیا کلمہ دین پر ہو محکم
ایسا سنی پر بھی کرم ہو حضرت	تا ابد ہو ورد درود اعظم
ورد اسکا تو کر سدا اے سنی	سرد تجھپر ہو آتش جہنم

معجزه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در احوال فرشتہ

شاہدی دیتا ہون مین دل سے کہ اللہ ہی ہے ایک	اور یہ کہتا ہون رسول اوسکا محمدؐ بیشک
حمد اور نعت کے بعد ازین یہ لکھتا ہون سنو	ایک عجب معجزه حضرت کا نہین اسمین شک
جبرئیلؑ آتے تھے ایک روز محمدؐ کے قرین	تو زمین پر ملا رستے مین اونھین ایک ملک
بال و پر جلگئے تھے بس وہ فرشتے کے تمام	آه بھرتا ہوا سر دیتا تھا ہر بار پٹک
وه فرشتہ تو نہایت ہی عظیم الشان تھا	فیضیاب ہوتا تھا بس اس سے فرشتہ یک یک
بس تعجب ہوا جبرئیل کو کیا باعث ہے	ایسا مقبول فرشتہ ہے پڑا ایسا الگ

پوچھا جب روبرو جاکر اوسے یہ بعد سلام
اوس فرشتے نے کہا کیا کہوں تجھسے احوال
تونہیں جانتا کیا مرتبہ اعلیٰ تھا میرا
پوچھا جبرئیل نے وہ کیا ہے بیان کر مجھسے
بولا باعث یہ تھا اک شب کو نبی صلِّ علیٰ
یعنی وہ تھی شب معراج خدا نے اونکو
سب نے تعظیم کی حضرت کی مگر جب مجھکو
مجھہ سے تعظیم نہ برآئی نبی کی جو دم
کیا سبب تونے محمدؐ کی نہیں کی تعظیم
بال و پر جلگئے اوسوقت میرے ای جبرئیل
اب کہو تم کہان جاتے ہو بھلا اے جبرئیل
اس فرشتے نے کہا اسطرح جبرئیل ہو تب
یا تو حضرت کے تلک مجھکو پکڑ کے لے چل
الغرض سنکے یہ جبرئیل ہوا وہان سے روان
اور نبی سے کہا تم رحمت عالم ہو یقین
پوچھا حضرت نے کہو خیر تو ہے ای بھائی
اک فرشتے نے خطا کی ہے تمھاری حضرت
بال و پر جلگئے ہین اسکے زمین پر ہے پڑا
یعنی تعظیم نہ کی آپ کی حضرت اوس نے
ایسے مقبول فرشتے کا ہوا ہے یہ حال
الغرض عرض یہ ہے آپکی خدمت مین میری
سنکے حضرت نے کہا اوسکو کہو ای جبرئیلؑ
حق تعالیٰ تجھے مقبول کرے گا اسدم

کیا سبب ہے کہ خدا نے تجھے یون ڈالا جھٹک
قہر مجھپر ہوا جب سے مین پڑا ہون ابتک
اک خطا ہوگئی اس رتبے سے مین آیا سرک
جسکے باعث ہوا مردود خدا اے زیرک
قربت حق مین چلے جاتے تھے طے کرکے فلک
یاد فرمایا تھا با فضل و کرم اپنے تک
ایسی غفلت ہوئی یکبار گئی عقل بھٹک
تو ندا حق سے بجھے مجھے آئی کہ اے مردود ک
بس یہ سنتے ہی میرے دل مین لگا اک ناوک
قہر مین آگیا ہون اوڑ گیا سب مونھہ کا نمک
بولا جبرئیل مین جاتا ہون محمدؐ کے تلک
بعد پیغام خدا ایکبھیجے کچھہ میری کمک
مجھہ مین طاقت نہین رو روکے گیا ہون تھک
حکم حق کہدیا دروازے پہ دیکر دستک
کچھہ گنہگارون پہ ہو رحم شہ پر بارک
بولا جبرئیل کہ اے رہبر عالی مسلک
ایسے کچھہ قہر خدا مین ہے پڑا ہو کے تنک
غم سے روتا ہے نہایت ہی مثال کودک
اسلئے آگیا ہے قہر مین رتبے سے ڈھلک
ایکدن میرا بھی ویسا نہ ہو حال کودک
آپ کے رحم پہ ہے اوسکا پڑا کام اٹک
تا درود آج پڑھے مجھپہ ادب سے وہ ملک
پیشتر سے بھی زیادہ ہو تیری رتبہ چمک

اوسکو جبرئیل نے یہ حکم سنایا جسدم
بار اول جو پڑھا ذات مبارک پہ درود
بار دوم جو پڑھا اوسنے درود اقدس
بار سیوم جو پڑھا اوس نے محمدؐ پہ درود
جاتے جاتے کہا حضرت سے کرو عرض قبول
حشر تک ہوویگی جو مجھسے عبادت حضرت
بولے حضرت اوسے کی مینے تیری عرض قبول
اوس فرشتے کی جو کی عرض محمدؐ نے قبول
اوس فرشتے کو ملا مرتبہ آگے سے دوچند
اوس فرشتے پہ کیا رحم جو تم نے حضرت
بال و پر جلگئے ناچار پڑا ہون حضرت
بال و پر کرکے عطا اپنی عنایت سے نبیؐ
مجھکو مقبول کرو حشر مین سایئکے تلے
زخم عصیان پہ میرے مرہم کا فور بنے
بس ہے سنی کو اگر سایہ دیوار ملے
دین و دنیا مین ہر اکدم اہی رسول ابرار

شکر کر کر کہا واصل علی ہوکے خنک
اوٹھکے بیٹھا جو پڑا روتا تھا یہ لیلیکے ہلک
پر نکل آیا اوسے فضل خدا سے یک بیک
چلدیا اوڑکے فلک پر نہ لگی ایک پلک
روز محشر مین رہون آپکے دامن ہی بلک
کی نثار آپکی امت پہ وہ مین نے بیشک
تجھکو مقبول کیا حق نے چلا جا بفلک
چرخ چارم پہ نوازہ وہ خوشی کا طبلک
فیض پانے لگا پھر اوس سے فرشتہ ہر یک
عرض سنی بھی کرے ہے نکرو اوسکو فک
اوج رتبہ سے زمانہ نے مجھے ڈالا پٹک
میرے سینے سے جدا کیجیئے غم کا کز لک
اپنے داماں سے حضرت مجھے دینا نہ جھٹک
روضہ پاک کا یکبار جو دیکھون آہک
یا نبیؐ آپکا جسجائے پہ ہووے کو شک
کیجئے فضل و کرامات سے سنی کی کمک

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در فضیلت درود شریف

یَا مُحَمَّدُ نَبِیْ رَسُوْلُ اللہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَّی اللہُ

پہلے کہہ لا الٰہ الا اللہ
بعد نام نبیؐ رسول اللہؐ
معجزہ اک نبیؐ کا لکھتا ہون
با طہارت مین مقبلانِ الٰہ
کعبتہ اللہ کے حج کو کوئی شخص
باپ کو لے کے چلدیا ہمراہ
باپ بیمار ہوگیا اوس کا
یک بیک ہی براہ بیت اللہ
ایسی حالت سے راہ چلتے تھے
باپ بیٹے وے دونون شام و پگاہ

کچھ نہ صورت تھی اوسکو صحت کی — تھی ترقی مین رنجش جانکاہ
جبکہ بیماری ہو گئی زایدہ — قوت دست و پا گئی واللہ
رہگئے باپ بیٹے جنگل مین — قافلہ چلدیا بوقت پگاہ
بیکسی پر وہ اپنی ہر یک دم — رو رہا تھا پڑا ابنا لہٗ و آہ
اس مصیبت پہ پھر علاوہ ہوا — باپ اوس شخص کا موا ناگاہ
رنج پر رنج ہو گیا جو اوسے — پھینک کر رو رہا تھا سر کی کلاہ
دلمین کہتا تھا یہ بصد زاری — کیا مصیبت مین ہون مین یا اللہ
ایک تنہائی دوسرا یہ غم — سب طرح سے ہوا مین آج تباہ
کیا مین موتی کا اب کرون اسباب — غسل کو یہان کہان ہے رود و چاہ
دفن اب کسطرح کرون اوسکو — مین ہون تنہا نہین کوئی ہمراہ
روتے روتے اوٹھائی چادر کو — مونھہ سے مردے کے جب بیک ناگاہ
دیکھتا کیا ہے باپ کو اپنے — سارا چہرہ ہوا ہے صاف سیاہ
حال یہ دیکھہ پھر ہوا مغموم — سرد تر دل سے ایسی کی یک آہ
کیسی آفت ہوئی الٰہی یہہ — باپ سے میرے کیا ہوا ہے گناہ
میری رسوائی ہو ویگی بیحد — ذکر یہ ہو جو خلق کی افواہ
مجھکو اور باپ کو میرے یارب — اپنے لطف و کرم سے دیجے تو پناہ
یا الٰہی مراد کو پہونچا — ہے غریب الوطن یہ حاجت خواہ
دادرس ہے تو داد کو پہونچا — داد خواہان ہے بندۂ درگاہ
اس دعا مین تھا وہ غریب وطن — ہو گیا جب کچھہ ایسا فضل الٰہ
ایک سوار آیا پہنے سبز لباس — اوس بیابان مین غیب سے ناگاہ
آتے ہی لاشہ سیہ رو پر — ہاتھہ اپنا پھرا دیا للہ
ہاتھ پھرتے ہی اوسکا لاشے پر — چمکا مردیکا چہرہ مثل ماہ
دیکھکر حال باپ کا وہ شخص — خوش ہوا دلمین اپنے خاطر خواہ

دامن اسوار کا پکڑ کر پھر — عرض کی کون ہو تو دین پناہ
اس مصیبت مین پھنسکے مین حضرت — لاغری سے بنا تھا مثل کاہ
آپ نے مجھپہ رحم فرمایا — اُس نے اسبات سے کیا آگاہ
نام جب تک نہ اپنا بولوگے — دونگا دامن نہ ہاتھ سے ناگاہ
وہ سوار اوس سے بولا یہ سنکر — تونے یہ بات اچھی کی اے واہ
نام سے میرے تجھکو کیا مطلب — دست دامن سے میرے رکھ کوتاہ
تیری حالت پہ رحم کر ہم نے — کام جو کچھ تھا کر دیا للہ
اوسنے کی عرض پھر بعجز وادب — نام اپنا کہو تو شاہنشاہ
عاجزی اوسکی دیکھکر بولا — نام کہتے ہین اپنا رہ تو گواہ
ہم درودِ شریف ہین اے مرد — اپنی رحمت کی آئے کرنے پناہ
باپ تیرا بوقت خواب مدام — ہم کو پڑھتا تھا یارسول‌اللہ
جبکہ وہ مر گیا باین حالت — چہرہ اوسکا ہوا گنہ سے سیاہ
کی جناب خدا مین تونے دعا — لاش کو لے کے باپ کی سر راہ
حق تعالے کو رحم آیا بہت — سنکے رونا ترا بزاری و آہ
ہمکو بھجوایا پاس لاشے کے — آپ فرماکے مرحمت کی نگاہ
روسیاہی بدل دی ہم نے اب — حکم حق ہے بموجب دل خواہ
اتنا کہکر اوسے ہوئے رخصت — وہ درود شریف صاحب جاہ
الغرض اوسنے کر کے کچھ تدبیر — لاش کو دفن کرلی حج کی راہ
یارسول خدائے عز و جل — عرض سنی کی ہے یہ شام و پگاہ
وہ بھی پڑھتا ہے روز تپہ درود — کیجیے اوسپہ بھی کرم کی نگاہ
آپ روشن کرو بمشعلِ نور — ہے گناہون سے اوسکا دل جو سیاہ
یا نبی ہین جو دشمنانِ دین — ایک پل مین وے ہووین سارے تباہ
اسطرح سے اونھین ہزیمت ہو — شیر سے بھاگے جسطرح روباہ

سارے ہوجائین یک بیک معدوم — آپ کی راہ کے جو ہین بدخواہ
راہ پر لاؤن اونکو اب حضرت — جوکہ راہ خدا کے ہین گمراہ
یہ مرادین ولادو اللہ سے — یاحبیب اللہ فی سبیل اللہ
دین و دنیا مین اپنے سنی کو — خوش رکھو ہر طرح سے دین پناہ

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم دراحوال سوسمار

ہے محمدؐ ہادی کون ومکان — ہے محمدؐ رہنمائے انس و جان
ہے محمدؐ سرور دنیا و دین — ذات جسکی رحمۃ للعالمین
مومنو خاموش رہکر باادب — کیا مین لکھتا ہون اوسے سن لیجیے اب
باطہارت ہاتھ مین لیکر قلم — معجزہ حضرت کا کرتا ہون رقم
کی یہودیون نے ایسی مصلحت — آزمائین کچھ محمدؐ کی صفت
الغرض اون سب نے لا اک جانور — رکھا ایک تھیلی مین اوسکو باندھکر
گھوڑ پھوڑ اوسکو کہین اہل دکن — گوہ اُردو مین کہین سب مرد و زن
فارسی مین نام اسکا سوسمار — اوسکا ہے اکثر پہاڑون مین قرار
پروہ جاکر آگ سے تھا مر گیا — جلکے وہ ایسا تھا جیسے کوئیلا
الغرض وہ روبرو حضرت کے آ — باادب ہوکر وہ تھیلا رکھدیا
اور کہا ہم کون ہین فرمائیے — کیا ارادہ رکھتے ہین بتلائیے
اور اس تھیلی مین کیا شے ہے نہان — گر خدا کے ہو نبیؐ کیجیے بیان
سنکے حضرت نے خدا سے کی دعا — حق نے تب حضرت کو آگاہ کردیا
جب یہ حضرت نے کیا اونسے کلام — جانتا ہون تم یہودی ہو تمام
یہ ارادہ تم سبھون نے ہے کیا — آزمانا مصطفےٰ کے پاس جا
گر وہ بولے حال اس تھیلی کا اب — جب تو ایمان لاوینگے ہم سبکی سب
ورنہ جھٹلا دیوینگے اسوقت ہم — دیوینگے ذلت اوسے ہوکر بہم
یہ تمھارا ہے ارادہ صاحبو — دی خبر اللہ نے مجھکو تم سنو

اوراس تھیلی مین ہے یک جانور — نام اسکا گوہ ہے مشہور تر
پر ہوا ہے جل کے وہ مثل کباب — کھول دو تھیلی کا مونھہ اب بیحجاب
جسگھڑی کھولے وہی تھا جانور — ہیچ کہ جلکر کویلا تھا سربسر
حکم حق آیا کہ تم یا مصطفےٰ — اوسکو زندہ کردو باصدق وصفا
پھر تو حضرت نے اوسے زندہ کیا — جب ہوا زندہ تو حضرت سی کہا
السلام اے سید دنیا و دین — السلام اے رحمتہ للعالمین
مردے کو ہے زندہ کرنا تیرا کام — السلام اے روح اعظم السلام
گرمین ہونگا آدمی یا مصطفےٰ — حال اپنا سب کہونگا برملا
جب تو حضرت نے خدا سی کی دعا — بنگیا وہ آدمی ایک مرتبا
آدمی جب بنگیا وہ سوسمار — پشت خم ہوکر کہا تب ایکبار
مرحبا اے ذات اکرم مرحبا — مرحبا اے رحم عالم مرحبا
عرض کی حضرت سے یا خیر الورا — اب سنو میرا مفصل ماجرا
وقت مین موسیٰ کے ای شاہ ہدا — آدمی مین تھا مگر عالم بڑا
امت موسیٰ مین تھا یا مصطفےٰ — اپنے مذہب مین تھا کامل خوب سا
جب پڑہون توریت مین یا مصطفےٰ — نام آتا تھا تمھارا جابجا
جبکہ مین پڑہتا تمھارے نام کو — دشمنی ہوتی تھی مجھہ ناکام کو
بسکہ ہوکر بے نہایت دل ملول — پہ چھپاتا اوس نام کو مین یا رسول
پہ چھپلون گرسو بار بالبغض تمام — پہ پھر لکھا جاتا تھا قدرت سے وہ نام
دیکھتا پرزے پہ گر نام آپ کا — البغض سے آتش مین اوسکو ڈالتا
ذکر ہے اکروز کا یا مصطفےٰ — مین نے ڈالا آگ مین نام آپکا
غیب سی کھایا طپانچہ ناگہان — پھر ندا آئی کہ سن اے بدگمان
بافضیلت یہ وہ اسم پاک ہے — صاحب عزت شہ لولاک ہے
جسطرح اوسکو جلایا اے لعین — اسطرح تو بھی جلے گا بالیقین

جبکہ یہ آواز آئی کان مین
آدمی کا ہوگیا مین سوسمار
پھر تو گھبرا کر بہ نا امید و یاس
عرض کی موسیٰ سے اے صاحب کمال
واسطے میرے دعا فرمائیے
پوچھا جو موسیٰ نے مجھسے ماجرا
جب تو موسیٰ نے نہایت ہو خفا
بولا اے مردود تو نے کیا کیا
پھر تو زاری کرکے موسیٰ سے کہا
پھر نہین کرنے کا ہرگز ایسا کام
سنکے یہ موسیٰ نے کی حق سے دعا
جب دعا موسیٰ کی بالکل رد ہوئی
تو نے بے ادبی کی جس سے بیحیا
سن کے یہ مین نے خدا سے کی دعا
مصطفےٰ کے وقت تک مجھکو خدا
الغرض موسیٰ سے لیکر آپ تک
مین نے چاہا ہر ایک سے چاہا مدعا
جا محمد مصطفےٰ کے پاس تو
ہو کے نا امید ہر ایک سے مین تھا
ہو تمھارے فضل کا امیدوار
ذکر ہے اک روز کا ایک مرتبہ
گر خوشی اسے دل جلے پھرتا ہی کیا
مین نے ہاتف سی سنی جب یہ خبر

مسخ صورت ہوگئی اوس آئین
شکل دیگر ہوگئی تب ایکبار
پہونچا مین یکبارگی موسیٰ کے پاس
اسطرح سے ہوگیا ہی میرا حال
صورت اصلی پہ مجھکو لائیے
حال جو گذرا تھا مین نے سب کہا
کی ملامت مجھکو جب بے انتہا
جیسی بے ادبی کی ویسا پھل ملا
واسطے میرے کرو حق سے دعا
مین نہ واقف تھا کہ ایسا ہی یہ نام
رد ہوئی اوسوقت اوسکی التجا
بات یہ اوسوقت پر مجھسے کہی
اوسکی ہی مقبول ہوویگی دعا
یا الٰہی ہے یہ تجھسے التجا
زندہ رکھ اپنے کرم سے اسجگہہ
ہوگئے جتنے نبی بے شبہ و شک
ہر پیمبر نے یہی مجھسے کہا
ہے تیرا حامی وہی بے گفتگو
وادی ویران مین سر مارتا
پھر رہا تھا دشت مین ہو بیقرار
ہاتف غیبی سے آئی یہ ندا
لے زمانہ مصطفےٰ کا آگیا
بے تحاشا دوڑا یا خیر البشر

تا کہ پہونچون آپکے قدمون تلک
دیکھکر پاؤن سعادت یکبیک

جبکہ دوڑا ہو نہایت بے قرار
آگ تھی چو طرف بس یک پر شرار

جسطرف کرتا تھا مونھہ اسطرف کو
آگ آتی تھی نظر بس روبرو

شوق مجھکو آپ کا تھا یا رسول ؐ
کر لیا اوس آگ مین جلنا قبول

جا پڑا اوس آگ مین ایک مرتبہ
یا رسول اللہ مین جلکر رہگیا

یہ یہودی مجھکو وہان سے یکبیک
لائے حضرت آپکے قدمون تلک

شکر للہ میری بر آئی مراد
آپکی رحمت ہوئی مجھپہ زیاد

کہکے یہ کلمہ پڑھا اوسوقت پر
مرتبہ اوسکو ملا اک معتبر

ہوگیا اللہ کی درگہہ مین قبول
ہوگیا وہ اک صحابی رسول ؐ

وہ جو تھے جتنے یہودی دلسے تب
پڑھ دیا ہر اک نے کلمہ باادب

ہو مشرف سب کے سب ایمان سے
رہگئے خدمت مین دل اور جانسے

مجھکو بھی فضل وکرم سے یا رسول ؐ
کیجئے اپنی غلامی مین قبول

آتش عصیان سے ہون جلکر کباب
بخش صحت مجھکو اے عالیجناب

جسطرح جنور ہوا ہے دل میرا
بخشئے انسانیت یا مصطفے

بخشئے حسرت کو اور مسلم کو سب
خوبیان دنیا و دین کی روز و شب

قابل و لایق کو اور حنفی کو بس
نعمت عقبی پہ دیجے دسترس

اور جو ہین میرے اقارب یا نبی
دو جہان مین وے رہین خوشدل سبھی

اور سب اہل جماعت کو مدام
یک دلی بخشو بآرام تمام

اور تمامی مومنین اور مومنات
ہر دو عالم مین رہین راحت کیسات

اور اس سنی کو تم یا مصطفے
مت کرو ہر حال خدمت سے جدا

بس یہ سنی آپ کا ہے مدح خوان
کیجئے اس پر عنایت ہر زمان

مصطفے پر دلسے اے سنی مدام
پڑھ درود و فاتحہ ہر صبح وشام

معجزۂ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دراحوال آہو

محمدؐ شافع کل مذنبین ہے
محمدؐ رحمۃ للعالمین ہے
محمدؐ رہنمائے گمرہان ہے
یقین ایمان بخش کافران ہے
محمدؐ زینت دین یقین ہے
محمدؐ دافع ہر کفر و کین ہے
سنو اے مومنو یہ میری تقریر
کہ اعجاز نبیؐ کرتا ہون تحریر
عرب کے سمت ہے اک شہر معمور
ہے طائف نام اوس بستی کا مشہور
یہودی کوئی اک رہتا تھا اوبجا
وہ جنگل مین ہمیشہ صید کرتا
اوسی معمول جا کر دشت اندر
لے آیا اک ہرن مادہ پکڑ کر
رکھی مضبوط تر رسّی سے بند کر
تھے اوس ہرنی کو دو بچے مقرر
مگر جنگل مین تھے وہ آہ بھرتے
نہایت غم سے مانکو یاد کرتے
مصیبت کیسی ان بچون پہ آئی
تھے اک بھوکے دگر مانکی جدائی
تھی ہرنی اوسطرف غمگین نہایت
تھا بچون کا بچھڑنا اوسپہ آفت
اودہر بچون پہ تھی ایک بیقراری
ادہر ہرنی کھڑی تھی غم کی ماری
اودہر بھوکے پیاسے بچّے دونو
ادہر بھی غم سے فاقہ تھا ہرن کو
ادہر کو بھوک سے بچے تھے بیدم
ادہر ہرنی پہ تھا اک سخت تر غم
تڑپتے تھے اودہر بھوک پیاسے
بچھڑ کر مان سے بچے ہونرا سے
ادہر ہرنی کھڑی تھی سخت ناچار
بچا یک قید مین ہو کر گرفتار
مسلمانو ذرا دیکھو نظر کر
مصیبت جو تھی ان بچونکے اوپر
کسی کا دوست کوئی چھوٹ جاوے
تو وہ سووے نہ ہو اور نکھاوے
خصوصاً ہونی بچون کی جدائی
بڑی ہوتی ہے اک دلپر برائی
اگر انسان ہو یا ہووے حیوان
محبت سبکو ہے بچونکی یکسان
تھی ہرنی گرچہ وہ حیوان لیکن
محبت سے نکھائی کچھ وہ اوسدن
اگرچہ ہوگئی تھی سخت تر قید
مگر فضل خدا پر کر کے امید
دعا یہ دل مین کرتی تھی الٰہی
طفیل مصطفےٰ دے تو رہائی

خدا کا فضل کچھ ایسا ہوا جب
رسول اللہ آئے ناگہان تب

کہا ہرنی نے اے سالار عالم
میری فریاد ہے اک تم سے اسدم

کہ ہو تم رحمت عالم بشہرت
مصیبت مین ہون مجھپر کیجیے رحمت

فقط انسان کے راحم نہین ہو
کہ تم تو رحمۃ للعالمین ہو

کہا حضرت نے کہہ کیا تجھ پہ غم ہے
کہ جس باعث سے تو یون چشم نم ہے

کہا ہرنی نے ناحق مجھکو کر صید
رکھا ہے اس یہودی نے مجھے قید

میرے چھوٹے ہین بچے مصطفےٰ دو
ہین جنگل مین نہین ہے دودہ انکو

سوا میرے نہین ہے انکا غمخوار
پلاوے دودہ اور انکو کرے پیار

وے بھوکے ہونگے تلملاتے
جدائی سے میری آنسو بہاتے

خبر یہ بھی نہین یا مصطفےٰ اب
بچھڑ کر مجھسے ہین وہ کسجگہ اب

وے شاید زندہ ہین یا مر گئے ہین
نوالہ شیر کا ہو کر گئے ہین

میری یہ عرض ہے یا مصطفےٰ اب
مجھے چھڑوا دو از بہر خدا اب

پلا کر دودہ بچون کو مین اسدم
چلی آتی ہون اب ایشاہ اکرم

یہ سنکر کیفیت ہرنی سے حضرت
کہے اسدم یہودی سے بہ الفت

مین ہون ضامن اسے تو چھوڑ دم بھر
پلا کر دودہ آوے گی مقرر

اگر آوے گی یہ پھر کر نہ اسجا
تو پھر اوسوقت کر مجھسے تقاضا

ہوئے ضامن وہ ہرنی کے جو حضرت
یہودی نے اوسے چھوڑی بعجلت

ادہر کو وہ یہودی بے نہایت
ہوا خوش اور دلپر آئی فرحت

تمامی قوم کو اپنی بلا کر
کہا ایک کام کیا بن آیا بہتر

کہ مین نے آج ایک ہرنی پکڑ کر
رکھی تھی باندہکر رسی سے دریر

محمدؐ نے دی ہرنی کی ضمانت
ہے چھڑوائی اوسے مجھسے بدقت

ہے یہ بھی وعدہ یہ آویگی پھر کر
نہ آوے تو تو مجھسے لے مقرر

محمدؐ کو مین لایا داؤ مین اب
کہ کھلجاتا ہے اوسکا جھوٹھ سب اب

وہ جنگلی جانور ہے آویگی کب
ادہر کو تھا یہودی غافلی مین
اودہر جنگل مین ہرنی پہونچی جب او
کہا اون دونون بچون نی ہرن سے
شکاری آکے تجھکو لے گیا تھا
کہا ہرنی نے اون بچون سے یکسر
رسول اللہ کو ضامن دیکے باہم
کہا بچون نے اے اماں یہ کیا کی
اگر چھوٹا یہ تیرا وعدہ ہوا اب
تو کرکے آئی ہے اب کام کیسا
رسول اللہ کی خدمت مین چلکر
یہ کہکر مان وے دو بچے یکایک
ہے ابتک یہ نشان طایف مین دیکھو
ہے نقش سم ابھی پتھر کے اندر
غرض ہرنی مع بچون کے آئی
یہودی کو تعجب ہو گیا جب
پڑہا کلمہ محمدؐ کا بشہادت
ہو چمکا اوسکے دل پر نور ایمان
مجھے بھی یا رسول اللہ کرم سے
یہ آفت سخت تر ہے مجھپہ آئی
مسلمانون کو ہو کچھ ایسی ہمت

اسی پر اوسکو ذلت دیوینگے اب
کہ ایسی گفتگوئے جاہلی مین
تو آئے روبرو وہ بچے دونو
تو آئی چھوٹکر کس مکر و فن سے
تو آئی کسطرح سے پھر کے ابجا
سنو احوال میرا کان دہر کر
پلانے دودہ مین آئی ہون اسدم
رسول اللہ کو ضامن دیکے آئی
رسول اللہ کو ذلت ہوویگی تب
نہین پیوینگے اب ہم دودہ تیرا
پئینگے دودہ تیرا ہم مقرر
محمدؐ کے قرین تب آئی بیشک
جو پتھرون پر سے ہرنی آئی تھی او
نظر سے دیکھتے ہین لوگ اکثر
سعادت دیکھکر حضرت کو پائی
خدا نے راہ بتلائی اوسے تب
خدا نے دین کی دی اوسکو نعمت
یہودی ہو گیا اوسدم مسلمان
بچا لینا جہان کے درد و غم سے
کہ دو اس قید دنیا سے رہائی
کہ جس سے کفر سب یاوے ہزیمت

تو سنی ختم کر اب پڑھ کے صلوات
جناب سید عالم پہ دن رات

معجزہ خرما از جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محمدؐ صبور راہ نما
ہے محمدؐ شکور شکر خدا

ہے روایت محمدؐ عربی
چار دن سے نکھائے تھے کچھ بھی

چار پتھر شکم پہ باندھے تھے
وہ نشانی تھے چار فاقون کے

آئے اک روز فاطمہؓ کے گھر
بولے فاقہ ہے چوتھا یہ مجھپر

بھوک اسدم مجھے ہے نیکو نام
جو کہ حاضر ہے مجھکو لادے طعام

فاطمہؓ رو کے بولین زار و نزار
مین تصدق ہون تمپہ سَو سَو بار

چار فاقے ہوئے ہین تمپہ بہم
ہمپہ گذرے ہین سات دن اکدم

سیر آٹا رہا تھا گھر اندر
کیا کرون عرض اوسکو حصے کر

دونون بچون کو ابتلک بابا
تھوڑا تھوڑا ایکا کے مین نے دیا

آج آٹا وہ ہوگیا ہے تمام
ہان مگر ایک رہا خدا کا نام

صبح سے ابتک آپکے پیارے
بلبلاتے ہین بھوک کے مارے

چھوٹے چھوٹے نواسے آپکے اب
تلملاتے ہین بھوک کے یہ سبب

حال یہ سنکے فاطمہؓ سے تمام
چلے وہان سے رسول عالی مقام

اک یہودی سے پوچھا جا کر تب
مجھکو مزدوری کچھ بتادے اب

وہ یہودی یہ بولا حضرت کو
ایسی مزدوری ہے قبول کرو

پانی کھینچوگے تم اگر بہ سرور
دونگا ہر ڈول کو مین چار کھجور

راضی ہوکر اسی ہی حالت سے
پانی بھرتے تھے آپ دقت سے

پانچ ایک کھینچے تھے رسول اللہ
ڈول کی رسّی ٹوٹی تب ناگاہ

ڈول پانی مین گر پڑا جسدم
اوس یہودی کو آیا غصّہ بہم

مارا حضرت کو ایک طمانچہ جب
سرخ کلّہ ہوا نہایت تب

گال اپنا پکڑ اسی حالت
آئے گھر فاطمہؓ کے تب حضرت

بولین جب فاطمہؓ کہ باباجان
کیا ہے حالت تمھاری کیجئے بیان

آپ نے حال جب کہا یکبار — رو دیا فاطمہ نے زار و نزار
اوسطرف مان یہودی کی یہ حال — دیکھتی تھی غرض تمام و کمال
جانتی تھی کہ یہ محمدؐ ہے — سرور انبیائے امجد ہے
بولی بیٹے سے اپنے ای کمبخت — تونے کی کیسی یہ خطائے سخت
وہ رسولِ خدائے برحق ہے — رحمت عالمین مطلق ہے
اونکو مارا بڑا گناہ کیا — تونے اپنے کو کیون تباہ کیا
ایسے صابر پہ تونے جبر کیا — دُکھہ دیا تونے اونسے صبر کیا
جو وہ چاہے وہ کرسکے فی الحال — لیکن اوسکو نہ آیا اور خیال
بد دعا کا نکچھہ خیال کیا — اپنی رحمت کو کام فرمایا
بد دعا کا اوسے جو ہوتا خیال — کیا تیرا جانے کیسا ہوتا حال
جب یہودی کو آیا خوف خدا — خوف سے دلمین اپنے کانپ اُٹھا
ہاتھہ پہنچے سے اپنا کاٹ لیا — وہان سے حضرت کے روبرو آیا
پہلے وہ ہاتھہ اپنا نذر کیا — بعدہ عرض کی کہ اے آقا
میری تقصیر تم معاف کرو — دل کو میری طرف سے صاف کرو
مین نہ واقف تھا یا رسول اللہ — بھول کر یہ گناہ کیا واللہ
سنکے فرمایا اوسکو حضرت نے — مقبلِ بارگاہ عزت نے
مین نے کی اے معاف تیری خطا — تجھکو ایمان حق کریگا عطا
ہاتھہ اوسکا کٹا ہوا لے کر — رکھا حضرت نے اوسکے پہنچے پر
کچھہ لعاب دہان اسپہ رکھا — حق تعالی نے بخشی اوسکو شفا
ہاتھہ آگے سے ہو گیا بہتر — طاقت آئی وہ ہاتھہ مین بڑہکر
جب یہودی نے صدق سے ناگاہ — کہہ دیا لا الہ الا اللہ
پڑہ کے کلمہ بصدق احمدؐ کا — یعنے اوس ذات پاک امجد کا
دونون مان بیٹے کیا کہون اس آن — ہوگئے دل سے صاحب ایمان

مجھکو بھی آج یارسول اللہ — فضل سے اپنے کیجیے ایسی عطا
دست قدرت کٹا ہوا ہے میرا — اہمین طاقت دو تم براے خدا
اس جماعت کو ہو تمھاری یاد — مدح خوانی کا شوق ہووے زیاد
اور سنی کی یہ دعا ہو قبول — جو مقاصد ہین اسکے ہوویں حصول
فتح دو مومنو کو اے آقا — کفر کا ہو مدام مونھہ کالا
ختم کر کر یہان سراے سنی — فاتحہ پڑہ زبان سراے سنی

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در احوال سہ مرد

محمدؐ ہادی کون و مکان ہے — محمدؐ رہنماے گمرہان ہے
محمدؐ کا سنو یہ معجزہ ہے — کہ جس سے کافرونکا دل پھرا ہے
کہین تھے تین شخص انجان ویکدل — وے تینون تین امت مین تھے داخل
کہ ابراہیم کی امت مین تھا یک — دویم موسیٰ کی امت مین تھا بیشک
تھا سیم عیسوی عیسیٰ کی امت — اوسے تھی عیسوی مذہب سے الفت
پھر ابراہیم کی الفت مین جو تھا — سمجھتا اپنا مذہب سب سے اعلیٰ
کہا تب روبرو حضرت کے آکر — فضیلت ہے تمھاری سب نبی پر
ہے ابراہیم سے کیا رتبہ اعلیٰ — دلیل اسبات کی فرماؤ ہے کیا
اونھین حق نے خلیل اللہ کیا ہے — تمھین کیا مرتبہ ایسا دیا ہے
کہا اوسکو رسول اللہ نے تب — دلیل اوسکی یہ ہے کہتا ہون سن سب
خلیل اللہ لقب انکو ہوا ہے — حبیب اللہ مجھے حق نے کیا ہے
کہا پھر موسوی نے روبرو آ — کلام اللہ نے موسیٰ سے کیا تھا
تمھین کیا ہے فضیلت اسی بڑھکر — کہ جس سے فخر کرتے ہو سراسر
رسول اللہ نے فرمایا یہ اوسکو — فضیلت اس سبب ہے میری سنلو
خدا نے طور پر موسیٰ سے کی بات — ہوئی اللہ کی میری یون ملاقات
مکان لامکان پر مین گیا ہون — مقابل ہو سخن حق سے کیا ہون

جواب اپنا لیا جب موسوی نے ‏ ‏ کہا پھر روبرو آ عیسوی نے
کئی مردے مسیحا نے جلائے ‏ ‏ کہو یہ مرتبے تم نے بھی پائے
یہ سنکر خشم آیا مصطفےٰ کو ‏ ‏ طلب کر کر کہا یہ مرتضےٰ کو
کہ یوسفؑ کعب کی مرقد پہ جانا ‏ ‏ تم اوسکو قبر سے اسدم اُٹھانا
یہو دیون کا سب وہ مقتدا ہے ‏ ‏ وہ ساری قوم کا اک پیشوا ہے
گواہی اسکی تم ان کو دلانا ‏ ‏ نبوت پر میری قایل کرانا
ہوا مولا کو حکم مصطفےٰ جب ‏ ‏ گئے تینون کو لیکر مرتضےٰ تب
پکارے مرقدِ یوسف پہ جب جا ‏ ‏ کہ یوسف قبر سے باہر نکل آ
اسیدم قبر شق ہو کر وہ نکلا ‏ ‏ وہ مردِ پیر بس اک اہلِ دل تھا
علیؑ سے بولا اے میرے عرب تم ‏ ‏ کہو کسواسطے آئے ہو اب تم
علیؑ فرمائے مین آیا ہون اسجا ‏ ‏ نبیؐ نے مجھکو تیرے پاس بھیجا
نہین ہین دین احمدؐ پر یہ قایل ‏ ‏ نہین ہوتے کلام حق کی قایل
کہا یوسف نے وہ سچ مصطفےٰ ہے ‏ ‏ یقین جانو وہ ختم انبیا ہے
مقرر صاحب لولاک ہے وہ ‏ ‏ کہون کیا مین رسولِ پاک ہے وہ
نبیؐ سے بحث جب کی تھی جنھون نے ‏ ‏ گواہی اسکی جب پائی انھون نے
ہوئے شرمندے اور جھوٹے نہایت ‏ ‏ خدا نے اونکو دی اسدم ہدایت
رسول اللہ کے وے روبرو آ ‏ ‏ لیا تینون نے پھر رستہ خدا کا
پڑھا کلمہ وے تینون نے یکدم ‏ ‏ کیا اللہ نے اون کو مکرم
مشرف ہو گئے ایمان سے تینون ‏ ‏ ہوئے صدقے نبیؐ پر جانسے تینون
مسلمانو نہ سب تم یا محمدؐ ‏ ‏ بلطف خاص کیجیے فضل بیحد
نبیؐ پر پڑھ درود اسوقت سنی ‏ ‏ وہ ہین بخشائے روز سخت سنی

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

محمدؐ ہدایت دہ گمرہان ‏ ‏ محمدؐ ہے سردار کون و مکان

سنو مومنو تم بگوش قبول
ہوا بولہب جبکہ سردار قوم
لگا ہونے ظلم و ستم جابجا
نبیؐ بکر سے جاکے مانگی پناہ
وہان سے نکل وہ شہ دلفروز
وہان جبکہ کی دعوت اسلام کی
تھے وے سب کے سب دشمنان خدا
سخن یہ اونھین جب نہ آیا پسند
وہان سے نکلکر رسوؐل خدا
خدا ترس تھا اسجگہہ اک غلام
اک انگور کا خوشہ لاکر دیا
خوشی سے اوسے لیکے کھانے لگے
کہا جس فصاحت سے یہ لفظ تو
کہا آپ نے ہے یہ اللہ کا نام
کہا آپ نے قوم تیری ہے کیا
کہا آپ نے مجھسے سن بات یہ
کہا تم نے پہچانا کیونکر کہو
کہا حال یونس کا سن اے عزیز
کہا آپکا نام کیا وہ غلام
کہا اوس نے اوسوقت تعجیل سے
تیری نشان ہین نے پڑہی ہو مدام
خبر یہ بھی انجیل سے ہے مجھے
کیا ہے خدا نے تجھے ارجمند

مین لکھتا ہون اعجاز حضرت رسوؐل
تو بد ہو گئے سارے آثار قوم
تو مکے سے نکلے رسولِ خدا
ندی اوس نے حضرت کو آرام گاہ
رہے جاکے طائف مین تا چند روز
جو کی بات تھی نیک انجام کی
مگر زین بن حارث اک دوست تھا
لگے دینے حضرت کو سارے گزند
لیئے دم ذرا باغ عتبہ مین جا
تھا قوم نصارا عدس اوسکا نام
تو بسم اللہ کہکر رسوؐل خدا
تو حیرت مین آکر کہا شخص نے
سنا مین نے ہرگز نہین ہے کبھو
کہ جس نام سے ہے جہانکو قیام
کہا عیسوی ہون مین شاہِ ہدا
یقین ہے وطن تیرا یونس کا دہ
کہ تھا کون یونس بیان تو کرو
رسولون سے تھا وہ بھی اک باتمیز
کہا شہ نے میرا محمدؐ ہے نام
تیری شان ثابت ہے انجیل سے
تو ختمِ رسل ہوگا اے نیکنام
ستا دینگے سب اہل مکہ تجھے
کسی سے نہ پہونچیگا تجھکو گزند

تیرا دین چار و نطرف ہو عیان ہو روشن تیری دین سی سارا جہان

یہ کہتے ہی آ کر قدم پر گرا کہا آج سے مین مسلمان ہوا

مجھے اپنا کلمہ پڑہا دیجیے سب احکام دین کے بتا دیجیے

تو حضرت نے کلمہ پڑہایا اوسے سب اسلام اپنا جتایا اوسے

وہان سے شہ دین نے کعبہ کو جا بشکرانہ وان طوف کعبہ کیا

مجھے بھی بفضل و کرم یا رسول کرا اپنی تو خدمت مین ازبس قبول

فضیلت تیری مین کرون کیا رقم کہ اب رگیا چاک ہو کر قلم

تحیت یہ کر ختم اب سینیا ہو نعت نبیؐ تجھ سے کب سینیا

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم دراحوال عکاشہ

کرکے اول باوضو حمدِ خدائے دو جہان بعد کچھ لکھتا ہو مین حال نبیؐ آخر زمان

ذکر ہے اک روز کا حضرت محمدؐ مصطفیٰ لیٹے تھے بستر پہ بس بیمار ہو کر ناتوان

ہو گیا اے مومنو یکبار جب وقتِ نماز سب صحابی متفق ہو آئے حضرت کی مکان

عرض کی سارون نی حضرت سی یہ ہو کر باادب آئیے مسجد کو اب آپ اے امام دو جہان

آپ نے فرمایا اب مجھکو نہایت ضعف ہے کچھ نہین طاقت ہے اب میری بدن کے درمیان

جاؤ تم صدیق اکبر کو کرو اپنا امام بعد میرے ہے وہی بس پیشوائے مومنان

حکم کے موجب صحابی سارے مسجد کو گئے اور امام اپنا کیا صدیق اکبر کو وہان

دیکھا جب صدیق نے محراب خالی ہے پڑی ہے نہین وہ ذات پاک بادشاہِ انس و جان

مار کر نعرہ نہایت شور سے اک مرتبہ کھاکے چکر گر پڑے بیہوش ہو کر ناگہان

سب صحابیون نے پھر حضرت کی آ کر روبرو حال وہ صدیق اکبر کا کیا سارا بیان

سنکے سب احوال کو بولے محمدؐ مصطفیٰ لے چلو مسجد کو مجھکو تھام کر ای مہربان

جب تو عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت علیؓ لے چلے حضرت نبیؐ کو تھام کر دو پہلوان

گھس رہے تھے دو انگوٹھے مصطفیٰ کی خاک پر گھر سے لیکے تا بمسجد پڑ گئے تھے دو نشان

الغرض مسجد مین جا صدیق کو کر کے امام بیٹھکر پڑھ لی نماز ظہر شاہِ مرسلان

اور تھوڑا وعظ فرما کر کہا اے صاحبو
ظلم کچھ مین نے کیا ہے تمپہ یا کچھ قرض ہے
سب صحابی آہ بھر کر شور سے رونے لگے
اک عرب بولا ہین میرے تین درہم آپ پر
دوسرا اک شخص آکر روبرو حاضر ہوا
بولا حضرت کو تمھارے ہاتھ سے روز سفر
مین برہنہ پشت تھا اوسوقت پر یا مصطفے
آپکے کہنے سے بدلا چاہتا ہون یا نبی
سنکے حضرت نے کہا اوسکو جزاک اللہ خیر
سنکے یہ صدیق اکبر آہ بھر کر زار زار
کہتے تھے اس شخص کو سن ای عکاشہ ہوشمند
حشر مین کیا تسے تجھکو کام پڑنے کا نہین
دیکھہ تو کچھہ تندرستی ہے نہین ہین مصطفے
درعوض اوس ایک کوڑے کے تو مجھکو مار سو
سنکے یہ اوسنے کہا جسکا ہے بدلہ اوسکے سر
بعد ازان حضرت عمرؓ نے روبرو آکر کہا
اوس نے جب مانا نہین تو آکے عثمانؓ نے کہا
پھر عکاشہ کچھہ نہ سمجھا تو جناب مرتضےؓ
الغرض سارے صحابی رو کے بولے اس گھڑی
پر محمد مصطفے اکو اس گھڑی ایذا نہ دے
سنکے بولا کچھہ بھی ہو مین لونگا بدلا تو بھی
جب عکاشہ سے کہا حضرت نبیؐ نے ای عزیز
بولا وہ باریک کوڑا ہے کہ جس سے آپ نے

الوداع ہوتے ہین ہم تم خوش رہو ہر ایک آن
مجھسے اب لے لیجیے جو کچھ ہے بدلا بیگمان
لے زمین سے تا فلک اک ہو گیا شور و فغان
آپ نے دلوا دیئے اوسکو وہ درہم اس زمان
اے مسلمانو عکاشہ نام تھا اوسکا عیان
مین نے کوڑا کھایا ہے ای بادشاہ دو جہان
آپ نے مارا ہے کوڑا مجھکو پہونچا ہر زیان
ورنہ کیا مقدور ہے جو ہل سکے میری زبان
مار کوڑا تو بھی میری پشت پر اب ایجوان
رو رہے تھے دمبدم تھے چشم سے آنسو روان
کیا نہین معلوم تجھکو ہین یہ سردار جہان
حق تعالی نے کیا انکو شفیع عاصیان
مارے بیماری کے ہین بے طاقت و تاب و توان
مار مت انکو ہین بیطاقت نکل جاویگی جان
جاؤ تم کچھہ مت کہو اے پیشوائے مومنان
مار سو کوڑے مجھے تو اے عکاشہ اب یہان
مار دو سو تازیانے مجھکو ہون حاضر بجان
بولے مجھکو مار کوڑے تین سو تو ایکسان
مار ہمکو ای عکاشہ تو جہان چاہے وہان
مارے بیماری کے لاغر ہین شہ کون و مکان
مین ہون اور حضرت نبیؐ ہین سرور پیغمبران
کونسا کوڑا تھا جس سے تجھکو مارا کر بیان
زور سے مارا ہے مجھکو راستے کے درمیان

تھے وہان حاضر کھڑے اوسوقت پر سلمانؓ پاک ۔ بولے حضرت لاؤ وہ کوڑا اسے زہراؓ کی وہان

سنکے یہ سلمان گئے جب فاطمہؓ زہرا کے گھر ۔ مانگا کوڑا فاطمہؓ سے حال وہ کرکے نہان

فاطمہؓ نے پوچھا سلمانؓ سے نہایت کر کے ضد ۔ بولو کس سے لیتے ہین بدلہ ہمارے باباجان

پھر تو سلمانؓ نے سنایا فاطمہؓ کو حال سب ۔ سنکے زہراؓ ہوگئی یکبارگی گریہ کنان

بولی اب ہرگز ندونگی تازیانہ تیری ہاتھہ ۔ کیونکہ بیماری سے بیطاقت ہین شاہ خاصگان

اسگھڑی بلوا کے اپنے دونو بچون سے کہا ۔ لو یہ کوڑا جاؤ نانا پاس تم اے طفلگان

اب تمھارے نانا جان سے کوئی لیتا ہے قصاص ۔ درعوض نانا کے کوڑے کھاؤ تم ای جان جان

سنکے یہ ہمراہ سلمانؓ کے وہ ہوکر دونو طفل ۔ چلدیئے روتے ہوئے اسدم بچشم خونچکان

ایک حسنؓ تھا اور دیگر تھا حسینؓ مجتبیٰ ۔ پہونچے جب یکبارگی وہ دونو صاحبزادگان

ہو مخاطب وے عکاشہ سے لگے کہنے کہ اب ۔ عرض ہے ہم دونو بھائیونکی تو سن ای کاروان

دیکھتے ہین اپنے دشمن کو اگر تکلیف مین ۔ دشمنی سے در گذر جاتے ہین اوسدم دشمنان

وقت فرحت مین تو دشمن بھی ہوئی جاتی ہین دوست ۔ دیکھکر تکلیف کام آتے ہین اکثر دوستان

ایسی ہے تکلیف حضرتؐ پر کہ لاغر ہین بہت ۔ تن مین کچھہ باقی نہین اک پوست اور ہے استخوان

ای عکاشہ دوست ہے تو اس نبیؐ کا کلمہ گو ۔ کر معاف اللہ تجکو خوش رکھیگا جاودان

چھوٹے چھوٹے ہاتھہ سے اپنے بتا کر کہتے تھے ۔ ایک کے بدلے مین ہمکو مار سو سو ای جوان

پر ہمارے نانا جان کو اب ندے تکلیف تو ۔ کر معاف اللہ کی خاطر ہوگا تیرا امتنان

کیا نہین تو جانتا یہ کون ہین اے بیخبر ۔ حشر مین سب مومنونکے ہین یہی رحمت رسان

حشر کو ہو چرخ فولادی زمین تانبے کی ہو ۔ آئیگا خورشید نیزے پر نہایت ہو طپان

خالق کے بھیجے پکینگے اسطرح سے ای عزیز ۔ جسطرح پکتی رہے ہانڈی بروئی دیگدان

اور خدا بیٹھیگا قاضی ہو کے تخت عدل پر ۔ ہووینگے اوسوقت پر نائب ہمارے نانا جان

نفسی نفسی سب نبیؐ بولینگے اوس میدان مین ۔ امتی کہتے رہینگے یہ شفیع عاصیان

اے عکاشہ دونون ہم ہمراہ نانا جان کے ۔ حق سے کردینگے شفاعت تیری تو ہو شادمان

رکھدے تو اب ہاتھہ اپنا واسطے اللہ کے ۔ گر تو ماریگا تو اونکو ہووے گا رنج گران

سنکے یہ بولا عکاشہ تم نے سچ فرمایا پر
کہکے یہ بولا کہ اب جبتہ اوتار و یا نبیؐ
پھر تو یک غوغا ہوا رونیکا از بس اسگھڑی
جبکہ حضرت نے اوتارا جبتہ اپنے جسم سے
وہ عکاشہ ہاتھ سے یکبار کوڑا پھینک کر
اور کہا حضرت نبیؐ سے یا محمدؐ مصطفےٰؐ
بوسہ جو مہر نبوت کا لیا اوس شخص پر
اسلیئے بے ادبی مجھسے ہوگئی ہے کیا کہون
آپ نے فرمایا اوسکو جنتی بے شک ہے تو
سنکے یہ سارا مدینہ الٹا تب یک مرتبہ
اور عکاشہ بولا حضرت کو زیارت کے لیئے
آپ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ سے لکھوا کے دی
ابتلک دستور ہے دیکھو عرب کی طرف کو
مجھکو بھی اپنے کرم سے یا محمدؐ مصطفےٰؐ
زندگی مین مجھکو ہو جاوے زیارت آپکی
کیجیئے ایسا کرم تا عاقبت بالخیر ہو

اک کا بدلہ ایک لے یہ بات ہوتی ہے کہان
مارتا ہون پشت پر مین ایک کوڑا بعد ازان
شور ایسا ہوگیا کانپے زمین و آسمان
پشت پر مہر نبوت تھی جو اک رونق فشان
جا کے بوسہ لے لیا اوس مہر کا ہو شادمان
سنتا تھا مین آپ سے ہر وعظ مین ہر اک زمان
آتش دوزخ حرام اسکو ہو بہر بوستان
میرے ہون عفو جرائم اے امام راستان
جو ملا تجھسے تو وہ بھی جنتی ہے بیگمان
ملگئے یکبار اس سے وہانکے سب باشندگان
مہر یہ لکھدو مجھے اے خاتم پیغمبران
مہر وہ کلمہ سے تھی جو پشت پر جلوہ کنان
ملتے ہین قبر عکاشہ سے ہر اک خورد و کلان
خواب مین تبلائیے مہر نبوت کا نشان
گر نہ یہ ہووے تو میری زندگی ہو رائگان
یا نبیؐ سنی تمہارا ہے غلام کہتران

یا محمدؐ مصطفےٰؐ سنی یہ ہوا ایسا کرم
حشر مین بھی آپکا ہر بار ہووے مدح خوان

قصیدۂ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مین اب حسن نیت سے ہجد مین جا
بقا ذات اوسکی ہے سبکو فنا
محمدؐ نبیؐ صاحب جاہ کو
طرف سے نبیؐ کے یہ سب خلق کو
اوسی نور سے کرکے صد ہا نبیؐ

کرون دل سے توصیف بار خدا
وہ واحد ہے ہمسر نہین دوسرا
کیا نور سے اپنے پیدا جدا
کہ چھے روز مین حق نے پیدا کیا
اونھونکو کیا خلق کا رہنما

جو دیکھا کہ یہ اپنے بندون لیے
محمد نبی سرورِ دین کو
ہوئے جب شفیع خلائق نبی
جہان مین جو پہیلا محمد کا نور
خدا کو ہوا جب محبت کا جوش
مگر نور تھا ذات سے کب جدا
وہ کیا تھا سبب تم سے کہتا ہون مین
ہوئی صحت اکدن تو حضرت نبی
کہا بعد زہرا کو یہانتک بلاؤ
یہ سنکر بلائے بصد اضطرار
نبی عائشہ زہرا حسنین نے
ابوبکر آکر کہے یا نبی
مین غم آپ کا تا نہ دیکھون کبھی
غرض ساری اصحاب روتی تھی وہان
میرے بعد ہو حال تم سبکا کیون
غرض صبحدم کی نماز سعید
خوشی سے دیا صدقہ ہر ایک نے
خوشی سے رہے چارشنبے کی دن
مزاج نبی جمعہ کی رات کو
وہ جسم مبارک جو تھا گل کے طور
ہوا ایسا حضرت کا تن ناتوان
نہ اوٹھنے کی طاقت نہ پھر سکا زوا
دو اصحاب حضرت کی فرمان سے

کوئی صاحب رحم ہووے بجلا
کیا رحمت عالمین ظاہرا
تسلی نے تب مونھہ دکھایا ذرا
تو اوس نور ذاتی کو چاہا خدا
رکھا ذات مین اسکو پھر اپنی لا
فقط دیکھنے کو یہ ظاہر ہوا
تب محرقہ سر وہ پُردرد تھا
کیئے نوش تھوڑا اسا پانی منگا
کہ کھاوے میرے ساتھ کچھ آج آ
چلے آئے فرزند وہان اسجگہہ
کیا کچھ تناول یہ پانچون نے آ
مین آگے تمھارے مرون تو بجلا
یہ رو رو کے کہتے تھے صدیق آ
کہا جب نبی نے میرے اقربا
یہ سنتے ہی رونے کا غل مچگیا
پڑھی لے کے اصحابکو مصطفےٰ
کوئی زر کوئی توسن بادپا
خلاصہ طبیعت تھے خیرالورا
سنو عصر کے بعد اور ہی ہوا
ہوا خشک ایسا کہ کانٹا بنا
نہ چلنا نہ پھرنا نہ آرام تھا
نہ کھانا نہ پینا عجب حال تھا
لے مسجد مین آئے نبی کو اوٹھا

ابو بکرؓ صدیقؓ کو کر امام
نمازون سے بہتر نہین کوئی کام
کہو راستی سے ذرا دوستو
یہ سنکر صحابی کہے آپ کے
تمہارا کرم دل کے آئینے مین
وسیلے ہو دین اور دنیا کی تم
کہا پھر نبیؐ نے رہو مجھسے خوش
کہا رو کے اسطرح اصحاب نے
تمہاری عنایت سے شرمندہ ہین
کہے الوداع آکے منبر سے جب
نبیؐ کی جو آواز غمگین سنے
وہان سے یتیم و مساکین کو
کہا ان غریبون نے اسطور سے
ہوا اسدن ایسا مدینہ مین شور
کہا سب نے اب بیوسیلہ ہوئے
وہان سے نبیؐ گھر کے در پر جو آئی
مجھے چھوڑ جاتے ہو کس شخص پر
پٹکتا ہوا سر بروئے زمین
تو حضرت نے سمجھا کی اوس اونٹ کو
رکھا کر عنایت تو اس اونٹ پر
کہا دوسرے روز صدیقؓ نے
کھڑی عائشہؓ اوڑھ چادر کو تھی
کہا آپ نے بیوہ ہوویگی وہ

نماز سحر آپ نے کی ادا
وہان وعظ حضرت نے ایسا کیا
تمہارا مین کیسا ہمیشہ ہوا
کہ مان باپ سے تھی زیادہ میا
قیامت تلک نقش ہو جائیگا
شفیع امم حامی دوسرا
مین ہوتا ہون ای یارو تمسے جدا
ہین ہم خوش رہو تم بھی خوش و اُٹھا
نہ بھولینگے ہم تا بروز جزا
وہ منبر سے رونے کی آئی صدا
وہ مسجد کی ہر اینٹ کو غم ہوا
بُلا کر دیئے سیم و زر پارچہ
ہوئے بیوسیلہ ہم ای مصطفےٰ
کہ رونے کی ہر سنگ سے تھی صدا
ہے اب کون وارث ہمارا بھلا
کہا آکے اک اونٹ روتا ہوا
خبر کون لے میری یا مصطفےٰ
کھڑا تھا بہت شور کرتا ہوا
کہا فاطمہؓ سے کہ اے فاطمہؓ
اسے دانا اور کاہ دی تو سدا
مین یک خواب دیکھا ہون یا مصطفےٰ
ہوا سے الگ اوڑ گئی وہ ردا
یہ تعبیر اوسکی ہے اسے باوفا

وہان سے یہ حضرت عمرؓ نے کہا
شکستہ میرا خواب مین عدل ہی
کہا آپ نے عدل ہی میرا دم
کہا پھر تو عثمانؓ نے اسطرح سے
کہو اوسکی تعبیر کیا ہے مجھے
کہا آپ نے اس ورق سی یہ ہے
جناب علیؓ نے ادب سے کہا
کھڑا تھا مین بکتر پہن یا نبیؐ
نبیؐ بولے بکتر ہے مجھسے پناہ
اوٹھونگا جہان سے مین یا مرتضیٰؓ
کہا عائشہؓ نے یہ حضرت سی پھر
میرے گھر کا کھم ٹوٹ کر گر پڑا
کہا خواب ایسا جو عورت کو ہو
کہا بعد زہراؓ نے حضرت سے یہ
ورق ایک قرآن کا تھا میری ہاتھ
کہا بی بی زہراؓ سے حضرت نے یہ
ورق سی ہے مطلب سمجھ میری ذات
ہے نزدیک دنیا سی اوٹھ جاونگا
کہا بعد حسنینؓ نے اسطرح
ہے اک تخت وہ ہی ہوا پر چلا
کہا ان سے حضرت محمدؐ نے یہ
ہے میرا جنازہ جو دیکھے ہو تخت
جنازے کے نیچے میرے ہوو ینگے

مجھے خواب اسطور پر ہے پڑا
کہو مجھکو اوسکی ہے تعبیر کیا
کوئی دم مین ٹوٹے گا یہ دم میرا
مجھے یا نبیؐ خواب ایسا پڑا
ورق ایک قرآن کا اوڑتا چلا
میری روح تن سی اوڑیگی بجا
کہ اک خواب پر سوز مجھکو دکھا
وہ بکتر میرے جسم سی کھل پڑا
نہ تھا کیا پناہ مین تیری مرتضیٰؓ
غرض بے پناہ مجھسے تو ہوویگا
مجھے رات کو خواب ہے یہ دکھا
کہو اوسکی تعبیر کیا مصطفےٰ
یقین ہے کہ مرد اوسکا مر جائیگا
دکھا خواب مجھکو بھی اسطرح کا
یکایک ہوا پسا لگ اوڑ گیا
مین کہتا ہون مجھسے سن ای فاطمہؓ
پڑھتا تھا قرآن مین تجھکو سدا
رہے گی تو غمگین ای فاطمہؓ
کہ اک خواب دیکھا ہی ہمنی بُرا
نکلے اوسکے روتی تھی سر تھا کھلا
جگر گوشے سنلو یہ کہنا مرا
لجاوینگے اوسکو فرشتے اوٹھا
کہ تم دونو بھایونکا ہو سر کھلا

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سنکر مچا شور ماتم کا وہان
ہر اک جائے رونا مدینہ مین تھا

کہا آکے اوسوقت جبرئیل نے
سلام علیک ای نبیؐ مصطفےٰ

نبیؐ نے جواب سلام اوسکو دی
کہا کیفیت کیا ہے مجھکو سنا

کہا حق نے بعد از سلام آپ کو
اگر زندگی چاہو تم مصطفےٰ

لو رکھتے ہین قندیل یاقوت مین
کہو تو تمھین عرش پر مصطفےٰ

یہ فرمان سنکر نبیؐ نے کہا
بہت مجھپہ احسان ہے تیرا خدا

موئے پر بھی امت مین اپنی رہون
جیئے تک مین امت کی اندر ہی تھا

کہا پھر تو جبرئیل نے اسطرح
تمھارے لیئے جا کے یا مصطفےٰ

لے آتا ہون کپڑا مین جنت سے اب
کفن کو تمھارے شہ انبیا

کہا ایسا جسوقت جبرئیل نے
تو حضرت محمدؐ نے ایسا کہا

کفن جسطرح میری امت کو ہو
کفن مجھکو بہتر ہے اوسطرح کا

ہوا حکم اللہ کا اے میری دوست
تجھے کون سے غم نے مضطر کیا

کہا مجھکو امت کا غم ہے بہت
گنہ سے نہ ہوا اسکا چہرہ برا

کہا حق نے ایسا نہ ہوگا کبھو
گنہ کے سبب انپہ یا مصطفےٰ

نصیحت کے خاطر فرشتونکے ہاتھ
خلائق پہ بھیجین گے قحط و وبا

یہ سنتے ہی حضرت کو غم ہوگیا
نہ ہر چند غم کر یہ فرمان ہوا

شہادت کا درجہ اسے دیوینگے
وبا کے سبب سے جو مر جائیگا

جو یک دن ہو بھوکا اگر قحط مین
ثواب حج کا اوسکو کرونگا عطا

رسول خدا نے کہا رب سے یہ
خلیفہ جو ہارون موسیٰ کا تھا

گذر جاؤنگا گر مین دنیا سے یہ
یہ کہہ کسپہ امت کو چھوڑون بھلا

کہا حق نے مت غم کر اے میری دوست
خلیفہ مین امت کا تیری ہوا

مجھے سونپ دے اپنی امت کو تو
مین جسکا خلیفہ ہون ڈر اوسکو کیا

سو یہ سنکے حضرت بہت خوش ہوئے
کیا شکر اللہ سجدے مین جا

ہوا بعد ازان پھر یہ فرمان حق — تجھے یا نبیؐ اور کرون گا عطا
کہ جس سے تو خوش ہو دیگا یا نبیؐ — ہوس کچھ نہو گی تجھے مصطفےٰ
میری طبع ہو ویگی اوسوقت خوش — رسول خدا نے یہ حق سے کہا
میری جبتنک امت نہ سب بخش جائے — خوشی مجھکو ہوگی نہ اسکے سوا
کہا ایسا جبرئیل نے آپ کی — مین اب پیشوائی کو یا مصطفےٰ
لے آتا ہون جنت سے اسوقت پر — نبیؐ اور شہیدونکا یہان قافلہ
مین دوزخ کے دروازے کرتا ہون بند — کرون آٹھون جنت بھی آراستہ
یہ کہکر مرخص ہوئے جبرئیلؑ — کچھ آرام حضرت نے اوسدم کیا
تو اوسدم ادب سے پکارا کوئی — عرب ایک آہستگی سے ذرا
کہا یا حبیب خدا مجھکو اب — اگر ہوا جازت تو آؤن چلا
تو زہرا نے اوسکو کہا کون ہے — کہا اوسنے مین ہون مسافر کھڑا
کہا فاطمہؓ نے ذرا صبر کر — کہ سوتے ہین اسوقت خیرالوریٰ
کہا مجھکو فرصت نہین ایکدم — بہت دور سے آرہا ہون چلا
کہا پھر تو زہرا نے غصے سے جب — چپ اب ٹھہر بے ادبی کرتا ہے کیا
رہا سنکے زہرا کے غصے کو چپ — تو ہشیار ہوکر نبیؐ نے کہا
نہ کر غصہ اوسپر تو اے میری جان — نہ اعرابی ہے شخص ہے دوسرا
تنون سے ہے جانکو کرے وہ جدا — گھرون مین وہ ویرانی ڈالے سدا
یتیمی وہ لاتا ہے بچون کے سر — کرے مرد کو عورتون سے جدا
کھلے سر بٹھاوے جہانکو تمام — کئی دلہنون کو وہ بیوہ بنا
وہ بچون کو ما نباپ سے کر جدا — پھپھولے کلیجے مین ڈالے سدا
نہین ہے وہ اعرابی اے فاطمہؓ — فرشتہ کھڑا ہے یہ آموت کا
یتیمی تیرے سر پہ آتی ہے اب — میری جان لینے کو ہے وہ کھڑا
کسی سے وہ ڈرتا نہین میری جان — نہ ڈر گھر مین جاتا ہے ہر ایک جا

فقط میری خاطر ہے منظور اوسے
اوسے منع مت کر تو ای میر بجان
یہ سُن فاطمہ رضؓ نے کہا رو کی تب
کہا ایسا حضرت نبیؐ نے اوسے
جو دروازہ کھولا یہ زہرا رضؓ نے سُن
کہا السلام علیک اے نبیؐ
اگر حکم ہووے تو یا مصطفیٰ
نہیں تو چلا جاؤن پھر یا نبیؐ
یہ بولے فرشتے سے حضرت نبیؐ
چل اب قبض کر تن سے تو میر بجان
لگا قبض کرنیکو جب تن سے جان
جو امت کی ہو سختی جان کنی
کہ سکرات امت یہ آسان ہو
یہ سنکر کہا اوس فرشتے نے یہ
سنا جب تو حضرت نے کی یہ دعا
ہوا حکم خالق کا ای میری دوست
مگر میرے بندے ہین سب یا نبیؐ
قدم ساتھ عالم کے جو کوئی چلے
نہ ہو جان کندن اگر فرض بعد
ہوا حکم خالق کا اسطرح سے
گھڑی رو رہی تھی بہت آہ مار
سنا یا جو حضرت علی رضؓ نے اونھین
مجھے رونا زہرا رضؓ کا آتا ہے خوش

کسی کا نہین خوف اوسے فاطمہ رضؓ
کہ بے شبہہ اندر تو ای بھائی آ
نہ کھولون گی دروازہ بابا ذرا
نہ کھولو تو وہ در ٹھہرتا ہے کیا
وہ آ کر قریب نبیؐ مصطفیٰ
مین جسواسطے آیا ہون ظاہرا
کرون قبض تن سے مین روح صفا
ہے اسبات پر اختیار آپ کا
مین اسدن کو مدت سے تھا ڈھونڈہتا
یہ سنکر قدم چومے اونسے اوٹھا
تو فرمایا حضرت نے ای باوفا
وہ سب سختی مجھپر تو رکھنا اوٹھا
وہ عاجز ہے سختی اوٹھاویگی کیا
میرا کیا ہے حضرت ہے مالک خدا
بصد عاجزی اپنے سر کو جھکا
اگرچہ یہ امت ہے تیری بھلا
کرونگا کرم اونکے اوپر سدا
نہ ہوگا عذاب اسپہ سکرات کا
پڑہے آیۃ الکرسی جو کوئی سدا
گیا غم بہت خوش ہوئے مصطفیٰ
سرہانے نبیؐ کے ادہر فاطمہ رضؓ
تو اتنے مین بولے نبیؐ مصطفیٰ
اوسے منع مت کر تو ای مرتضےٰ رضؓ

یہ سنکر ہوا الیسا رونیکا غل — مدینے مین ایک حشر برپا ہوا
کہا فاطمہؓ نے کہ ای میری باپ — میرے سر یتیمی ہوئی برملا،
مجھے بےکس و بے وسیلہ کیئے — میرے دل پہ غم کا ہے نشتر لگا
مجھے سونپ جاتے ہو کسکو کہو — مین روتی رہی تم چلے مصطفےٰ!
نہ اس غم سے اب نیند آوی مجھی — مجھی فرش کانٹونکا بستر ہوا
نہ کھاؤنگی پیؤنگی ہر چند مین — مجھے آب و دانہ ہی آنسو میرا
تمھاری جدائی سی اسدم میرا — کلیجا اُکھڑتا ہے یا مصطفےٰ!
جلایا تمھارے کرم نے مجھے — اگرچہ میری ماں ہوئی تھیں فنا
مجھے کون چھاتی لگاویگا اب — کرے پیار اب کون ای مصطفےٰ!
جو روویں حسینؓ و حسنؓ یاد کر — یہ فرماؤ سمجھاؤن کیونکر بھلا
ہی افسوس سایہ ڈہلا سر سی آج — دو عالم کا سردار جاتا رہا
کیا زخمی چہرہ کو وہ نوچکر — کہ ناخن ہر اک اسکا خنجر سا تھا
کبھو اپنے ہاتھون سی سر پیٹتی — کبھو نوچتی بال کرکے بکا،
کبھو کہتی یارب یہ دن کیسا ہے — چلا باپ مین ہوگئی بے نوا
یہ غم باپ کا مجھکو ماریگا ہیچ — نکلتا ہے نعرہ ہر اک آہ کا
حسینؓ و حسنؓ کو کبھو کہتی تھی — چلے نانا جان تم سے ہوکر جدا
چلو پیٹو سینے سے نانا کے اب — پھر اسطرح ملنا کہاں ہوویگا
یہ دیدار نانا کا اب دیکھ لو — یہ دیدار آخر ہے دیکھو ذرا
یہ سنکر ہوا شور اسطرح کا — کہ یکبار کانپے زمین و سما
زیادہ نہ گھبرا تو بچون کو روک — یہ زہراؓ سے حضرت نبیؐ نی کہا
تو میری جدائی سے غمگین نہو — کر اب صبر تو سونپ بہر خدا
کہ تو فاطمہؓ چھے مہینے کے بعد — ملیگی میرے ساتھ خوش حال آ
مگر میری امت کو مت بھول جا — دعا مغفرت کی کرا اے فاطمہؓ

ادہر کو حسینؓ و حسنؓ روتے تھے — محمدؐ کے غم مین یہ آہ و بکا
ہمین چھوڑ جاتے ہو تم کسلیے — جو تم ہم سے ہوتے ہو نانا جدا
کہ ہم دونون ضد کرکے روتی تھو جب — اوٹھاتے تھے کاندھے پہ ہمکو سدا
کرے ناز برداری اس طور کون — ہمارا وہ آرام آخر ہوا
ذرا آنکھہ اب کھول کر دیکھیے — کہ ہے آخری دید دیکھو ذرا
ہلا کر کہا چھوٹے ہاتھون سے یہ — کہ نانا اوٹھو کچھ کہو لب ہلا
الٰہی اب اس چھوٹ سن مین ہمین — نہ کرنا تھا غمگین اس طور سا
نبیؐ نے یہ سُن بات کو کھولی آنکھہ — یہ سمجھائے اپنے گلے سے لگا
کہا اے کلیجے کے ٹکڑے میرے — کرو صبر رونے کو تھامو ذرا
مگر باعثِ بخششِ عاصیان — کہ تم دونون بھائیونکے سر لگ جھکا
نہ بھولو کبھو میری امت کو تم — تمھین سے یہ امت کا ہووے بھلا
حسنؓ سے کہا ای میری لخت دل — تجھے زہر ظالم کھلاوینگے لا
شہادت تیری زہر سے ہوویگی — تو سر سبز ہو حشر مین آویگا
اوسی سے ہو سیر سبز امت میری — رہونگا مین خوش تجھسے ای باوفا
کہا پھر حسینؓ مطہر سے جب — تیرے سر سے امت کو بخشے خدا
کبھو سر بسر امت کلیجے میرے — چلاوینگے نیزے جو اہل جفا
پسر اور بھائی بھتیجون کو سب — کٹا وے تو کربل کی میدانین جا
غرض ظہر کے بعد پیارے میرے — چلے حلق پر تیرے تیغِ جفا
میرے لعل تو لال ہو خون مین — چلا آ میرے پاس روز جزا
مجھے سرخروئی خدا پاس ہو — رہے سرخرو میری امت سدا
یہ کہکر ہوئے سوئے جنت روان — شفیع الامم صاحبِ دوسرا
ٹپکتا تھا ہر چشم سے خون سرخ — مدینے مین اسدم اندھیرا پڑا
محمدؐ محمد محمد نبیؐ — یہی شور تھا ہر طرف جابجا

دو شنبے کا دن تھا تھا ماہِ ربیع — کہ تاریخ تھی بارہوین ظاہرا
کہ ۶۳ ترسٹھ برس کی تھی عمرِ شریف — تھا سن گیارہوان جب ہوئی فوت شا
ہے حجرے مین ہی عائشہ کی صحیح — ہے تحقیق دفنِ نبی مصطفےٰ
تو اے سنی اب ختم کر داستان — کہ روحِ مبارک پہ پڑھ فاتحہ
تو اے سنی کر عرض حضرت سے یہ — وہ ختمِ رسالت ہین شاہِ ہدا
جب آؤنگا محشر مین ہو تشنہ مین — مجھے یا نبی کیجیے کوثر عطا
رہین ہر دو عالم مین عزت کیساتھ — میرے جتنے شاگرد ہین باوفا
میرے دشمنون کو تو پامال کر — رہین خوش میرے دوست اور اقربا
یہ اہلِ جماعت کو سب یا نبی — زیارت ہو انکو تمھاری سدا
خدا کی عنایت سے اب یا نبی — رہین یہ محبت سے سب ایک جا
نبی مصطفےٰ پر درود و سلام — تو اے سنی ہو بجا بصدق و صفا

روایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

گوش دل سے مومنو سن لیجیے اب — جو مین قربانی کا لکھتا ہون سبب
پہلے کعبہ تھا عرب مین خوشنما — بیت معمورِ مقدس نام تھا
آسمان اوپر وہ کعبے کو خدا — ہاتھ سے ملکوت کے منگوا لیا
اوسکی اک مدت تلک خالی تھی جا — پر نشانی کے لیئے اک ٹیلہ تھا
جب زمانہ آیا ابراہیم کا — اسطرح اونکو ہوا حکمِ خدا
بیت معمورِ مقدس کی جگہہ — تو لے ابراہیم میرا گھر بنا
اونکے اسماعیل ایک فرزند تھی — راحتِ جان و جگر پیوند تھی
ساتھ اسماعیل کو لیکر خلیل — کی بنائے خانۂ رب الجلیل
پانچ ہین اس سمت کو کوہِ بلند — اونکے پتھر آپ کو آئے پسند
جب فرشتے آ خدا کے حکم سے — دیتے تھے لا لا کے سنگ اون کوہ کی
کعبتہ اللہ خود بناتے تھے خلیل — دیتے تھے فرزند کیچڑ بے دلیل

بنتے بنتے کعبہ اونچا ہو گیا
پھر نہ پہونچا ہاتھہ اسمٰعیل کا

حکم رب سے آیا ایک سنگ گران
رکھا اوس پتھر پہ کیچڑ اس زبان

پھر وہ پتھر اوٹھہ کر ابراہیم کو
دیتا تھا ہر وقت کیچڑ مومنو

جسگھڑی تیار کعبہ ہو گیا
کی وہ پتھر نے خدا سے التجا

یا الٰہ العالمین مسرور کر
مجھکو اپنے گھر سے نوبت دور کر

حکم حق آیا اے ابراہیم تو
رکھہ جما کر ایک طرف اس سنگ کو

تا زیارت اسکی ہووے خلق مین
خوب عزت اسکی ہووے خلق مین

حکم ایسا جب کیا اللہ نے
سنگ چپکا یا خلیل اللہ نے

کرسی ابراہیم کی ہے اسکا نام
جسکی کرتے ہین زیارت خاص و عام

الغرض با عز و اکرام تمام
ہو گیا تیار کعبہ والسلام

جب تو ابراہیم نے باشکر رب
کی ضیافت خوب مسکینونکی تب

جب ضیافت سے فراغت ہو گئی
جو کہ ہونی تھی سخاوت ہو گئی

ایک شب دیکھا خلیل اللہ نے خواب
حکم آیا دے تو قربانی شتاب

سبکی دعوت تو نے کی اے خوش قرین
کیا ضیافت میری کچھ کرتا نہین

خواب سے چونکا جو یہ سنکر خبر
صبح کو قربان کیئے یک سو اشتر

دوسری شب کو کیا آرام جب
حکم حق آیا کہ قربان کر دی اب

جب سنی اللہ سے پھر اوسنے خبر
سو اشتر قربان کیئے بار دگر

تیسری شب کو جو سویا ذی ہمم
حکم آیا دے تو قربانی بہم

جب ہوئی ایک فکر ابراہیم کو
عرض کی اللہ سے آزردہ ہو

یا الٰہی ہون نہایت دل ملول
کیا کرون قربان جو تجھکو ہو قبول

حکم آمد اے خلیل نیک خو
لن تنالوا البر حتے تنفقو

میری راہ مین جو تیری پیاری ہو چیز
جلد کر قربان اوسکو اے عزیز

یعنے جو تیرا پسر ہے پاکذات
اوسکو کر قربان اے عالی صفات

سنکے یہ کہنے لگا حق کا خلیل ع
ایک پسر کیا ہے فدا تجھپر ہزار
حکم تیرا اسطرح ہووے عدول
پھر تو بیٹے کو سنایا حکمِ رب
تیری قربانی یہ ہے حق کی رضا
سنکے بیٹے نے کہا ای باباجان
بر سرم صد گونہ احسان خدا ست
گر قبولش افتد اکنون حاضر است
اسمین اب مجھکو سعادت ہی حصول
مین ہون راضی حکم رب پر جانسے
جبکہ بیٹے سے سنی راضی کی بات
مان کو اوسکی گر سناؤن یہ سبب
اور کچھ ہووے تو پھر یکبات ہی
ایک ہی اسکو ہے بیٹا مہ جبین
یا الٰہی کیا کرون ہیہات ہے
گر محبت پر دل اسکا آئے گا
روک کر دل کو خدا سے کی دعا
جیسا مین اسبات پر ہون استوار
مانگ بی بی اللہ سے جب یہ دعا
بولا بی بی سے کہ ای روشن جمال
ذبح کر بیٹے کو میری راہ مین
بولو کیا کہتی ہو ہے یہ حق کی بات
سنکے بی بی نے کہا جب حکم رب

ذبح مین کرتا ہون اسکو یا جلیل
پر تجھے منظور ہوا ے کردگار
مین نے کی بیٹے کی قربانی قبول
ذبح و قربانی کا وہ سارا سبب
بول کیا کہتا ہے تو ای باوفا
ہون رضائے حق پہ راضی بیگمان
صد سرم قربان بفرمان خدا ست
جان این مسکین قربان خدا ست
اور قربانی تمہاری ہو قبول
سر نہ پھیرونگا کبھو فرمان سے
فکر کی دل مین خلیلِ نیکذات
جان پر اسکی بڑا ہوگا غضب
ذبحیت فرزند کی آفات ہے
ذبح پر اوسکے ہے راضی یا نہین
جان پر میری بڑی آفات ہے
میرے وعدے مین خلل پڑ جائیگا
یا الٰہی ہو میری حاجت روا
وہ بھی راضی ہووے ای پروردگار
پاس بی بی ہاجرہ کے چلد یا
اسطرح آیا ہے حکمِ ذوالجلال
تحفہ یہ مقبول ہے درگاہ مین
تم ہو راضی یا نہین ای نیکذات
مین ہون حاضر جان و دلسو بی تعب

قطعہ

جان و سر قربان بر فرمان باد
اے فدائے نام او صد جان باد

شد بنائے کعبہ از حکمش بنا
صد پسر بر حکم او قربان باد

دل سے راضی ہوئین اسکی حکم پر
سو پسر قربان ہین کیا ہے یک پسر

حق کو سونپا مین نے اسماعیل کو
خیر اب لے جاؤ تم قربان کرو

دیکھا جب راضی ہے یہ فرمان پر
لے چلا مان سے جدا بیٹے کو کر

لے کے بیٹے کو خلیل معتبر
پہونچے رفتہ رفتہ ایک میدان پر

تب کہا بیٹے نے تم اے بابا جان
باندہو اک پٹی میری آنکھو نپہ ہان

اور ایک پٹی تم اپنی چشم پر
باندہ لو آوے نہ تا مہر پسر

جسگھڑی مہر پسر آوے اوبل
وعدۂ حق مین پڑیگا بس خلل

جب تو ایک آنکھو نپہ پٹی باندہ لی
اور ایک چشم پسر پر بھی بندھی

ذبح کرنے کو سُلایا خاک پر
اور چھری رکھی گلے پر بے خطر

زور سے جب پھیر نے خنجر لگا
حلق بچے کا نہ یک ذرّہ کٹا

دھار تب اوس خنجرِ خونریز کی
گھسکے پتھر پر نہایت تیز کی

جب ملا بیٹے کے اوس نے حلق پر
ہو گئی پھر دھار اوسکی کُند تر

پھیرتا تھا زور سے صاحب قرین
پر وہ خنجر حلق پہ چلتا نہین

پوچھا ابراہیم نے خنجر کو جب
بول تو چلتا نہین ہے کیا سبب

حق نے دی اوسوقت خنجر کو زبان
یون لگا رو رو کے وہ کرنے بیان

حق نے فرمایا تجھے قربان کر
جب کئی قربان کیئے تو نے شتر

تیری قربانی نہین آئی قبول
تو ہوا اسدم نہایت دل ملول

جب ہوا فرمان کہ کر قربان پسر
تو ہوا راضی خدا کے حکم پر

اور پسر بھی تیرا راضی ہو گیا
اپنی قربانی پہ اے اہلِ صفا

ہو کے راضی اسکی ہان نے بھی کہا
مین نے سونپا تجھکو اے یارِ خدا

یعنی اسمٰعیل کو سونپا اب تجھے
یہ امانت میری ہے اب دیکھ لے

حسن نیت سبکی سُن اے سر بلند
حق تعالیٰ کو بہت آئی پسند

حلق پر بچّے کے اب تو مجھکو مل
بولتا ہے اے چھری تو جلد چل

حکم حق آتا ہے مجھکو دمبدم
ہان چھری مت کر گلا اسکا قلم

ہے امانت ہاجرہ کی اس لیئے
حق تعالیٰ منع کرتا ہے مجھے

حکم یا تیرا سنون یا حکم رب
کیا کرون مین اے خلیل اللہ اب

قطعه

چون بہ نرم حلق طفل بے گناہ
آہ می جنبد بہ غم عرش الٰہ

از وجود قدسیانِ آسمان
می بر آید یک زبان یک شور آہ

جانکر کاٹون مجھے یارا نہین
کیا یہ طفل اللہ کا پیارا نہین

اسطرح خنجر خلیل اللہ کے سات
کر رہا تھا مومنو اوسوقت بات

تب جلالت سے ہوا حکمِ جلیل
جلد جا دُنبے کو لیکر جبرئیلؑ

ذبح کرتا ہے پسر اپنا خلیلؑ
ہان نہووے ذبح وہ اے جبرئیلؑ

رکھدے جا دُنبے کو تو خنجر تلے
تا کہ اسمٰعیل میرا بچ رہے

حکم سے اللہ کے روح الامین
لیکے دُنبے کو شتابی سے وہین

رکھدیا خنجر تلے اوسوقت آ
اور اسمٰعیلؑ کو چھڑوا لیا

جب چلا خنجر گلے پر تیز ہو
تب خلیل اللہ نے دیکھا روبرو

دست بستہ ہے کھڑا آگے پسر
رکھی پیشانی زمین پر شکر کر

مومنو فرمائے حضرت مصطفےٰ
سنت ابراہیم کی لانے بجا

یعنی ایک بکرے کو تم قربان کرو
اور وہ بکرا رہے بے عیب ہو

مصطفےٰ کا حکم اے سنی مدام
لا بجا ہر وقت ہر اک صبح و شام

صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ پر اور ابراہیمؑ پر
فاتحہ پڑہ سنی تو شام و سحر

کرامت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ

کیا روایت ہے یہ غمگین دوستو ۔ دل لگا کر آج تم مجھسے سنو
معتبر کنز العبادت ہے کتاب ۔ اسمین لکھا ہے یہ حالِ غم مآب
ایک یہودی تھا کوئی اے مومنو ۔ قومیت مین اپنی بس با آبرو
اوسکو ایک بیٹی نہایت تھی حسین ۔ حسن ہے جسکے خجل ماہِ مبین
اوسکی آنکھون مین یہ تھی جادوگری ۔ دیکھکر جسکو مسخر ہو پری
دونون دیدے دو سیہ بادام تھے ۔ کاکل مشکین دلون کے دام تھے
کیا وہ دیدے بر سر نخچیر تھے ۔ دیدۂ آہو یہ آہو گیر تھے
دیکھے گر بھر کر نظر جادو نگاہ ۔ عاشقون سے کچھ نہ نکلی غیر آہ
مہ جبین رخسار گل ابرو ہلال ۔ عاشقون کے خونپہ دیدے لال لال
تھی کمان ابرو و مژگان تیر تھے ۔ سیکڑون دل اوسکے بس نخچیر تھے
زلف سنبل سرو قد غنچہ دہن ۔ لعل لب سوسن زبان شیرین سخن
قد قیامت اور یہ تھی چہرہ کی تاب ۔ تھا سوا نیزے پہ گویا آفتاب
شعلہ رو تھی اور لباس اوسکا زری ۔ حسن کے عالم مین تھی آتش بھری

غزل

بر در خود گر خرامان آمدے ۔ عاشقان را جان در جان آمدے
تازگی بگرفتی از سر بوستان ۔ چون نسیم ناز خندان آمدے
چون کشادی طرۂ مشکین خود ۔ بوئے خوش در سنبلستان آمدے
دردمندان را اگر کردی نگاہ ۔ درد را نفرت ز درمان آمدے
گر فشردی آب از گیسوئے خود ۔ در خجالت ابر نیسان آمدے
گر ز گوشہ آمدے ابرو کمان ۔ صد دل و جان بہر قربان آمدے
ذرہ وار آن یافتہ ای سخی نور ۔ چون ببام آن مہر رخشان آمدے

اسطرح تھا حسن اوسکا لا بیان ۔ جس سے شرماتا تھا مہر آسمان

الغرض وہ غیرت خورشید و ماہ
ایسا بیماری نے کچھہ صدمہ کیا
دونون آنکھین رہگئین جب دید سے
کان بہرے ہوگئے اور پاؤن لنگ
تن مین تھا لرزہ نہایت بیقرار
گوشت گھلکر تھا عجب کچھہ اسکا حال
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم اسکو تھا
اسطرح سے ہوگئی بیمار تر
اوس رخ پُر حسن پر مانند ماہ
طرۂ مشکین جو تھا آراستہ
وہ قد سرو خرامان واہ واہ
وہ تر و تازہ جو تھا غنچہ دہن
وہ خرامان سرو قدّ نازنین
اوس کمان ابرو نے جب گوشہ لیا
روغن ان دو چشم کے بادام کا
یعنی جو نقد بصارت اومین تھا
تن جو اوسکا پھول کے مانند تھا
مثل طوطی وہ جو تھی شکر زبان
مار تھی نسخون کی اوس بیمار پر
باپ نے دیکھا نہین ہوتا علاج
باغ مین اپنے اوسے لیجائیے
شاید اسجا کی ہوا بھا جائے گی
شہر کے باہر ایک اوسکا باغ تھا

ہوگئی بیمار تھا حکم آلہ
ہوگئی معذور تر وہ دلربا
دل شکستہ ہوگیا امید سے
پھر تو اوس گل کا ہوا کچھہ اور رنگ
جسم لاغر ہوگیا دل سوگوار
استخوان باقی رہی تھین اور کھال
زندگی مین ذائقہ سکرات کا
اوسکو ہر موئے بدن تھا نیشتر
آیا بیماری کا اک ابر سیاہ
باد صرصر سے پریشان ہوگیا
خشک ہوکر بنگیا مانند کاہ
ہوکے خوشیدہ ہوا لب بے سخن
ناتوانی سے ہوا مسند نشین
ہوگئے سب تیر مژگان ریختہ
بہ گیا جب ہوگئین وہ بے جلا
لے لیا غارتگر علت نے آ
کیا کہون مین سوکھکر کانٹا بنا
آہ و نالے سے ہوئی فریاد خوان
پر دوا ہوتی نہ تھی کچھہ کارگر
مشورت کی دلسے اپنے لاعلاج
آب و دانہ بھی وہین پہونچائیے
صحت اوسکو کچھہ تو موںھہ دکھلائیگی
لے گیا بیمار کو اس مین اوٹھا

وہان بھی وہ بیمارداری مین رہا — پر کسی صورت نہ ہوتی تھی شفا
روز و شب اسکو نہ کچھ آرام تھا — آہ و زاری سے ہمیشہ کام تھا
اوسکی بیماری مین بس اوسکا پدر — خرچ کر ڈالا تمامی سیم و زر
شہر مین جا کر کے کچھ فکر معاش — اوسکے موںھہ مین وہ چوادیتا تھا آش
آپ بھی کرلیتا کچھ کچھ زہر مار — کیونکہ رہتا تھا نہایت دل فگار
چھوڑ کر اک روز اس بیمار کو — شہر مین جا کر رہا کچھ کار کو
لگ گیا اس روز اوسکو ایسا کام — شہر مین ہی رہگیا اک شب تمام
باغ مین بیمار وہ تھی بے قرار — درد بیماری سے روتی زار زار
بے قراری مین گئی جب شب گذر — ہوگیا یکبارگی وقت سحر
بھائی دل کو صبح کی ٹھنڈی ہوا — ہر پرندہ چہچہانے کو لگا
اک پرندے کی صدائے دردناک — جب سنی اوسنے وہ نقش فرش خاک
ناگہان دلمین الم پیدا ہوا — جان پر اک اوسکی غم پیدا ہوا
آئی بے طاقت وہ اوٹھتی بیٹھتی — کر کے کچھ ہمت وہ اوٹھتی بیٹھتی
جب گیا اوس جھاڑ کے نیچے گذر — تھا پرندہ پُر الم اوس جھاڑ پر
پھر پرندے نے جو کی آواز غم — جوش دل کو آگیا اوسکے بہم
دونون آنکھون سے وہ تھی معذور تر — دیکھ کچھ سکتی نہ تھی بھر کر نظر
دیکھنے کی آرزو تھی مرغ کو — اوسکے دل اندر بہت اے دوستو
دیکھ تو سکتی نہ تھی لیکن ذرا — آرزو سے اپنا سر اونچا کیا
اوس پرندے نے جو جھٹکے اپنے پر — گر پڑا قطرہ اک اوسکی آنکھ پر
جب پرون سے اوسکی وہ قطرہ گرا — ایک دیدہ اوسکا روشن ہوگیا
کھل گیا دیدہ تو دیکھا کر نظر — مرغ ایک بیٹھا ہے خونین تر بتر
خون پرون مین اور دل ناشاد ہے — مرغ بیٹھا کر رہا فریاد ہے
چشم پر اوسکی جو وہ قطرہ گرا — خون تھا اوس مرغکِ ناشاد کا

پھر تو اوس نے ہاتھ پھیلا دئیے — خون کے جب اور کچھ قطرے گرے
خون ملا وہ دوسری بھی چشم پر — آگیا اوس چشم مین نورِ بصر
اور تھوڑا خون اوسکا جھیل کر — جب لگایا اوسنے اپنے جسم پر
جسم بے راحت کو راحت ہوگئی — چلنے پھرنے کی بھی طاقت ہوگئی
بدر سیما ہوگیا تھا جون ہلال — پھر نئے سر سے ہوا بدرِ کمال
جسم وہ کانٹا بنا تھا سوکھ کر — ہوگیا مانند گل پھر تازہ تر
تاب بیماری سے تھا چہرہ سیاہ — پھر درخشان ہوگیا مانند ماہ
اک خوشی سے کر رہی تھی سیر باغ — لعل لب سے اوسکے تھا لالہ کو داغ
اوس گلِ رخسار پر بلبل ہزار — چہچہاتے کر رہے تھے جان نثار
ایسے مین آیا وہان اوسکا پدر — دخترِ بیمار کی لینے خبر
دیکھتا کیا ہے نہ وہ بیمار ہے — اور نہ آوازِ دلِ لاچار ہے
غمزدہ ہو کر چلا جب ڈہونڈہتا — ناگہان اوس باغ مین دیکھی ہر کیا
غنچہ لب رشکِ چمن اک نازنین — ہے کھڑی پر اوسکو پہچانا نہین
پوچھا اوس سے تب کہ اے رشکِ بہار — میری اک بیٹی تھی یہان بیماروار
کیا اوسے دیکھے ہو تم نے اسجگا — بول دو دل اب پریشان ہے میرا
تب کہا اوس نے کہ اے بابا عزیز — کیا نہین بیٹی تمھاری یہ کنیز
دیکھکر پوچھا یہ کیا صورت ہوئی — کونسی صورت سے کہہ صحت ہوئی
باپ کو اوس نے سنایا ماجرا — اوس پرندے کا بھی تبلایا پتا
اوس یہودی نے جو دیکھا جھاڑ پر — ایک غمگین ہے پرندہ خونین تر
پوچھا اوسکو جب اے مرغِ کارساز — کسی ولی کی ہے تو روح جان نواز
یا فرشتہ ہے کوئی افلاک کا — یا ہے دم کوئی ولیِ پاک کا
شکل بدلا کر یہان آیا کدہر — تیرے خونمین اسطرح کا ہے اثر
کس نے تجھکو آج مارا تیر ہے — کس شکاری کا ہوا نخچیر ہے

چھوٹ کر آیا ہے کہہ کس باز سے ‏ / غم نمایان ہے تیری آواز سے
عارضے سے یا کہ دل ہوتا ہے خون / یا کسی کے غم مین تو روتا ہے خون
اس پرندے کو خدا نے دی زبان / جب تو یہ کہنے لگا گریہ کنان
مین فرشتہ ہون نہ روحِ اولیا / یہ خیالِ خام تو دل مین نہ لا
روح ولیون کی بدلتی ہی نہین / مومنون کا یہ عقائد ہے نہین
کان رکھکر سن میرا اب ماجرا / مرغ ہون اک مین بھی غم کا مبتلا
اب نہ مارا مجھکو کوئی تیر ہے / ہان مگر غم کا یہ دل نخچیر ہے
پنجہ کھایا ہون مین غم کے باز کا / ہے یہی باعث میرے آواز کا
ہون نہ بیماری مین کوئی مبتلا / ہے مقرر غم کا مجھکو عارضا
خون بہاتا چشم سے مین غم گزین / کیا کرون کچھ جسم مین خون ہی نہین
حال مت پوچھ اب دلِ مغموم کا / ہے یہ رونین میرے خونِ مظلوم کا
یعنی وہ حضرت نبیؐ کا جانشین / تن پہ کھایا اپنے زخمِ اہلِ کین
خنجر و تیر و تبر سے وائے غم / ہوگیا زخمی بصد ظلم و ستم
جسکو کاندھے پر بٹھاتی تھے نبیؐ / اوسکا تن زخمی کیئے ہین اب شقی
جو رسول اللہ کا ہے دلستان / وائے غم وہ ہوگیا لوہوہان
تیر جب اوسکو لگا میدان مین / چبھ گیا پیکان نبیؐ کی جان مین
جسگھڑی زخمی شہ والا ہوا / کربلا مین خون کا نالا بہا
اوسکے خون پر چرخ نے خون رو دیا / ہوش سب اہلِ جہان نے کھو دیا
اوسکے جب خویش و اقارب لٹ گئے / زخم سے اونکے کلیجے پھٹ گئے
خون بہا جب شاہِ نیکو فال کا / حال تب سے ہے یہ غم منوال کا
جب یہودی نے سنا یہ حالِ غم / رو دیا یکبار با درد و الم
مرغ سے بولا کہ کہہ بہر خدا / کون سے ہین وہ رسولِ کبریا
نام تو انکا سنا مجھکو بہم / ہوگیا جنکے نواسے پر ستم

سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ کی ۔ بولا کیا ہووے ثنا اوس شاہ کی

قصیدہ

آن شہ دین مظہر نور خدا است ۔ سید عالم رسول کبریا ست
شد وجودش موجب ہستی خلق ۔ آن شہ کونین ختم الانبیا ست
مقتدائے دو جہان آن ذات پاک ۔ جادۂ پیشینیان را پیشوا ست
پایمالش آمدہ لات و منات ۔ ذات پاکش رہنما و مقتدا ست
دست عالم از ضلالت برگرفت ۔ آنہمہ گم گشتگان را رہنما ست
حضرت موسیٰ عصا بردار او ۔ کلمۂ او ناضعیفان را عصا ست
حضرت عیسیٰ امسیحائی چہ کرد ۔ آن مسیح درد عصیان و خطا ست
نفسی نفسی ہر نبی گوید مگر ۔ در قیامت آن نبی دوسرا ست
حمد حق از اسم مقبولش عیان ۔ نامش اے سنی محمد مصطفےٰ است

صلی اللہ علیہ وسلم

اوس نبی ہی کی یہ آل پاک ہے ۔ جسکے خون مین تر جو یہ غمناک ہے
سنکے بولا وہ یہودی غم نکھا ۔ حق تعالیٰ اونکو بخشیگا شفا
اونکے ظالم حق سے شرمندہ رہین ۔ خون بہا تو کیا پہ یہ زندہ رہین
خون بہا کر ظالمون کے ہاتھ سے ۔ جیتے جی تو ہین نہ اس آفات سے
جام آب زندگی پیتے تو ہین ۔ خیر گر زخمی ہوئے جیتے تو ہین
گر وہ زندہ ہین تو بس اتنا ہی بس ۔ ہووےگی صحت پہ اونکو دسترس
آفتین گر جان پہ ہین انسان کی ۔ خوف کھا پھر خیر ہووے جان کی
کاہیکو روتا ہے شور و آہ سے ۔ رکھہ تو امید شفا اللہ سے
سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ بھر ۔ یون کہا رو رو کے اسدم مارسر
ہے شفا زندونکی خاطر ایجوان ۔ کیا ہوا ابتک نہین تجھپر عیان
زندہ گر رہتا وہ فرزند علی رض ۔ کاہیکو ہوتی مجھے یون بیکلی
مصطفےٰ کا وہ نواسا مرگیا ۔ سر کٹا کر ہائے پیاسا مرگیا

دیکھ لے یہ جسم اور یہ میرے پر | اوسکے ہی خون مین ہوئے ہین تر بتر
تب یہودی نے بصد غم یون کہا | واسطے اللہ کے کہہ کچھ ماجرا
اونکی مظلومی سے جان اکھڑی ہے اب | بول مجھکو کیفیت اسوقت سب
تجھکو کس نے دی خبر اس حال کی | کیا ہے صورت مصطفیٰ کی آل کی
تب کہا اوس مرغ نے اے باخبر | حال غمگین سن ذرا اب غور کر
ایک دن کا ذکر ہے ہم مرغ چند | سوئے صحرا چلدئیے اے ہوشمند
واسطے چارے کے نکلے سب کے سب | پر کہین چارہ نپایا ہم نے تب
مشورت تب کی کہ ہر اک ہو جدا | واسطے چارے کے جانا جابجا
الغرض ہر اک وہان ہو منتشر | اپنے چارے کو چلا پر کھول کر
پھر تو چر چگ کرکے ہم یک جا ہوئے | آئے سب مل مل کے کرتے گفتگو
مہر کی گرمی سے جان بیتاب تھی | دہوپ سے چربی پگھلکر آب تھی
دوپہر تھی سر پہ تھا جب آفتاب | ٹھہرنے کی تھی زمین پر کچھ نہ تاب
تاب چلنے کی نہ تھی انسان کو | دہوپ مین تھا اک تڑپنا جان کو
دہوپ کا لاتھا کہ جلتی تھی زمین | تھے بھڑکتے شعلہائے آتشین
دہوپ سے بیتاب ہوکر ہم تمام | آئے سایہ ڈہونڈہتے باہم تمام
جھاڑ اک آیا نظر مین سایہ دار | جاکے اوسپر ہم نے تب پایا قرار
جب لگی اوس جھاڑ کی ٹھنڈی ہوا | دل پہ فرحت ہوگئی بے انتہا
کوئی تو سائے مین مرغولا کرے | کوئی بولی اپنی خوش بولا کرے
کوئی بولے آب اور دانہ کی بات | کوئی اپنی سیر کر آنے کی بات
الغرض ہم سب وہان بایکدگر | بات کرتے تھے خوشی مین آن کر
ایسے مین ایک غیب سے آئی ندا | اے پرندو چین سے بیٹھے ہو کیا
آج ہے آفات مین میرا حسینؑ | تمکو خوش آئے بھلا اس جائے چین
دہوپ مین جلتا ہے میرا نازنین | تم یہان اچھے ہوئے سایہ نشین

وہ وہان بھوکا پیاسا ہے کھڑا
اوسکے بچے آہ ہر یک دم بھرین
بلبلا دین بھوک سے بچے تمام
پیاس سے نکلی ہر وہان اونکی زبان
بند پانی اونپہ ظالم نے کیا
آب و دانہ تین دن سے اُنپہ بند
آب و دانہ تمکو بھایا کسطرح
آہ و نالے کا وہان ہے غلغلہ
اب نہ آئی دہوپ کی کچھ تمکو تاب
سیکڑون اوپیر وہان چلتی ہین تیر
اپنے سب خویش و اقارب کو کٹا
زخم کھائے شاہ نے تلوار سے
قاتل اوسکے قتل پر تیار ہے
جسکو کاندہے پر بٹھاتے تھے رسول
قافلہ اوسکا وہان تاراج ہے
جو یانا ظلِ رسول اللہ مین
ظالمون کے اسپہ اب آفات ہے
کچھ بھی آیا تمکو اب اسکا خیال
الغرض ہم نے سنی جب یہ ندا
اُڑ چلے ہم جب بسوئے کربلا
ذبح ہوکر وہان پڑا ہے خاک پر
جسم تیرون سے ہوا ہے چاک چاک
مصطفیٰ کے جانشین کو دیکھکر

آب و دانہ تم کو خوش آیا بھلا
تم یہان سائے مین مزے اڑا کرین
تمکو خوش آیا بھلا کیسا طعام
کسطرح پانی پیا تم نے یہان
تم نے اچھا سرد تر پانی پیا
تمکو عیش اسجائے کیا آیا پسند
عیش یہان تمکو خوش آیا کسطرح
چھپانا تم کو کیا اچھا لگا
دہوپ مین جلتا ہے میرا آفتاب
خون مین آغشتہ ہے میرا امیر
آپ بھی تیار مقتل پر کھڑا
صاف پر کرتے ہو کیا منقار سے
چین تم کو اب یہان ہر بار ہے
وہ زمین گرم پر ہے دل ملول
کیا جماعت خوش تمھاری آج ہے
تشنہ لب ہے وہ کھڑا جنگاہ مین
تم کرو اس جا خوشی کیا بات ہے
ہے میرے محبوب کا کسطرح حال
جسم مین ہر اک کے لرزہ پڑ گیا
جاکے کیا دیکھے کہ وہ شاہِ ولا
گرد اوسکے ہین پڑے خویش و پسر
لاشۂ مظلوم ہے آلودہ خاک
ہوگئی آفت ہماری جان پر

لاشئہ پرخون پہ لوٹے سارے جا — پھر وہان سے اوڑ کے ہر اک چلدیا
کچھ نہ تھی تب ایک کی اک کو خبر — ہوگئی ساری جماعت منتشر
جسطرف دل لیگیا اوسطرف کو — ہر پرندہ اوڑ چلا بے ہوش ہو
اسطرح سے بین بھی ہو کر پُر الم — آگیا اوس جھاڑ پر بادرد و غم
کاٹ لیتا حلق پر خنجر نہین — کیا کرون کچھ تیز یہ شہپر نہین ہے
ہے یہ خون اوس کشتہ شمشیر کا — ہے یہ خون زخم تن شبیرؓ کا
کہکے یہ وہ مرغ وہانسے اوڑ گیا — یہ یہودی اس جگہہ غمگین بنا
دل ہوا از بسکہ اوس کا نرم تر — اپنی دختر سے کہا اے باخبر
جسکے خون مین اسطرح کا ہو اثر — اوسکے جد کا کیون نہو دین خوبتر
الغرض بیٹی کو لے وہ باصفا — شہر مین جا کر اقارب سے کہا
دین محمدؐ کا کرو تم اب قبول — وہ یقین برحق خدا کا ہے رسول
حال جو گذرا سنایا انکو سب — اور دختر صحت پانیکا سبب
جب سنا خویشون نے اوسکے ماجرا — سب نے تب کلمہ محمدؐ کا پڑھا
وہ یہودی بھی مع دختر وہان — پڑھ لیا کلمہ بدل ہو شادمان
دیکھئے شبیرؓ کے خون کا اثر — درد کو ہر اک دوا ہے نیک تر
غم کرو شبیرؓ کا اے دوستو — خوش رہوگے مصطفےٰ کی روبرو
بس کر اے سنی یہ غم کی داستان — کیا بیان ہو وہ کہ ہے قاصر زبان
فاتحہ پڑھ اب تو اے سنی بہم — ختم کر کر داستان درد و غم

آغاز کرامات

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ دربیان شیخ صنعان

ذات خالق قل ہو اللہ احد — لم یلد واحد و لم یولد احد
ذات باری لاشریک وحدہٗ — ہے رسول اللہ محمد عبدہٗ

سلمو اصلوا علیہ و آلہ — والصلوٰۃ اللہ علی اصحابہ

بعد حمد و نعت کے ہو باادب — مین کرامت غوث کی لکھتا ہون اب

وعظ مین اک روز حضرت نے کہا — میرے کاندہے پر ہے پائے مصطفےٰ

ہین ولی جو حاضرین و غائبین — اور جو ہین اولین و آخرین

ہے قدم میرا سبھو نکے دوش پر — حق تعالیٰ نے مجھے دی ہے خبر

آپ نے جسوقت یہ فرما دیا — فضل حق سے اولیا نے سن لیا

یعنی وہ آواز شاہ کاملین — سن چکے سب اولین و آخرین

حاضرین و غائبین کے کانمین — جبکہ پہونچا دی خدا نے انہین

سنکے یہ آواز شاہ اولیا — سب نے گردن کو جھکا کر یون کہا

غوث الاعظم کا وہ پائے نیک تر — دوش پر سر پر ہماری چشم پر

شیخ صنعان تھا جو پیر اصفہان — سنکے بولا کبر سے وہ ناگہان

دوستان حق سے اک مین بھی تو ہون — کیا سبب اسکا قدم کاندہے پہ لون

جب فرشتے سنکے اس آواز کو — لاکے پہونچائے وہ شاہ راز کو

غوث نے سنکر شتابی سے کہا — اپنی جانب سے مین کچھ بولا نتھا

آئی ایسی درگہ رب سے ندا — مین نے پہونچایا جو تھا حکم خدا

سب نے کاندہے پر لیا میرا قدم — عاجزی سے کرکے اپنی پشت خم

جو کہ رحلت پا چکے تھے اولیا — اون سبھون نے بھی قدم میرا لیا

یعنے اپنی قبر سے گردن اوٹھا — سب نے رکھہ دی صاف میرے زیر پا

شیخ صنعان نے کیا انکار اب — یہ نہین معلوم اسکا کیا سبب

یہ نہین سمجھا وہ پیر اصفہان — اس سخن مین دیکھو ہے راز نہان

یعنی آنحضرت محمد کا قدم — عبد قادر کو ملا ہے باکرم

اوسکے پا سے موجب برکات ہر — پاؤن حضرت کا بھی اسکے سات ہی

یہ نہین سمجھا کیا دیگر خیال — لایا نادانی سے دل پر وہ ملال

گر قبول اوسکو نہین میرا قدم | لیوے گا گردن پہ سُوّر کا قدم
چپ رہے فرما کے اتنا دستگیر | غوث الاعظم شاہِ دین پیران پیر
شیخ صنعان نے یہ دیکھا شبکو خواب | آپ شہر روم مین پہونچے شتاب
ایک بُت کے روبرو ہو باادب | صاف سجدہ کر رہا ہے بے سبب
صبح کو وہ خواب اپنا کر بیان | بولا مجھکو اسمین آتا ہے گمان
خواب یہ اچھا نہین ہے دوستو | یہ نہین معلوم کیا انجام ہو
یہان سے چلیے کعبۃ اللہ کیطرف | دل لگانا اپنا اللہ کی طرف
اتفاقاً شیخ صنعان قصد کر | چلدیے حج کے لیے خورسند تر
ساتھ انکے چار سو تھے سب مرید | جب چلے ہو عازم حج سعید
راہ مین ترسائی اک لڑکی حسین | اپنے بنگلے پر تھی بیٹھی نازنین

غزل

دلفریب و دلربا رشک قمر | گل رخ و غنچہ دہان وسیم بر
تیر مژگان گوشۂ ابرو کمان | چشم نرگس سحر گر جادو نظر
مہر خوبی شعلہ رو آتش پری | ز آتش عشقش آب زاہد گرم تر
گیسوئے شبرنگ بر رخسار صاف | چون بخوبی ہمقران شام وسحر
ازمئی خوبی لبالب جام چشم | ہوش سنی صاف بردہ در نظر

کافرہ ترسائی تھی آتش پرست | بلکہ خاکستر مین آتش اس سے پست
شعلہ رو کچھ ایسی آتش ناک تھی | رشک سے گھل گھل کے آتش خاک تھی
بیٹھکر دوکان پہ بیچے تھی شراب | عاشقون کے دل وہ آتش پر کباب
نازنین ایسا بُت قہوہ فروش | ایک ادا مین لوٹ لی زاہد کا ہوش
آگ کو رغبت ہے یہ پوجا کرے | آگ اوسکو رشک سے دیکھا کرے
آگ کو پوجا کرے یہ شعلہ خیز | آگ کی اسپر نظر تھی تیز تیز
سنگدل وہ بُت کہ آتش رنگ مین | کیونکہ ہووے آگ اکثر سنگ مین

دیکھتے ہی اوسکو عاشق ہوگیا
مارتا تھا جسطرح کعبے کا دم
شیخ جی بھولے حرم کا صاف نام
ہوگیا کر عشق کعبے کا عدم
ہوگیا زلفِ صنم کا تار تار
کعبہ جب روئے صنم کا بھاگیا
وہ خم ابرو جو دیکھا یار کا
اوس کمان ابرو کا دیکھا جبکہ تیر
مانگ لیکر مانگ نے دل شیخ کا
پُر گہر اوس مانگ کی کیا دون نظیر
یا کہون مین کہکشانِ پُر ضیا
یا کہون مین کرچکا شاید گذر
جوئے حیوان یا کہ تھی ظلمات مین
یا کہون مین ابر مین تھا صاعقہ
حق و باطل کی سمجھ مین ابر و برق
مانگ کیا تھی زاہدونکی آہ تھی
زلف اوسکی دام تھی اک جان پر
زلف کیا زاہد کو لائی دام مین
دل وسا دل ہوگیا کاکل رسن
شیخ تسبیح سلیمانی کو چھوڑ
پھینک دی تسبیح متوالا ہوا
کاہیکی تسبیح تھا وہ اور طور
شیخ صاحب چھوڑ کر سب عقل و دین

کاہیکا عاشق کہ فاسق ہوگیا
ہوگیا ویسا پرستارِ صنم
بُت کا جسدم بھاگیا بیت الحرام
وہ مسلمان کافرِ عشق صنم
شیخ صاحب کے گلے زنار وار
طاق مین ابرو کی جا سجدہ کیا
صاف محراب عبادت کر لیا
ہوگیا نخچیر شیخ گوشہ گیر
لے لیا ایمان کامل شیخ کا
کوڑیالے سانپ کی تھی وہ لکیر
یا کہ نقشہ کوڑیالے سانپ کا
راستے مین سانپ انڈے ڈالکر
صبح صادق یا کہ تھی آدھی رات مین
خضر یا ظلمات مین بھولے تھے راہ
کفر اور اسلام مین اتنا ہی فرق
کفر کی ظلمات مین گم راہ تھی
ظاہر اڈالے بلا ایمان پر
کفر نے ڈالی بلا اسلام مین
پھر ہوا چاہِ ذقن مین غوطہ زن
ہوگیا کافر مسلمانی کو چھوڑ
سلسلہ پھر اشک کا مالا ہوا
منکے منکے مین پڑا پھر پھیر اور
ہوگئے کوئے غم کے جا نشین

ٹکٹکی باندھی صنم کے روبرو
چھوڑ کر پاسِ نفس پاس قدم
اسطرف بھی عشق نے جذبہ کیا
وہ جہان بیٹھی تھی پھر اُٹھی نہین
چُپکی بیٹھی تھی نہ کس سے تھا کام
کہنا سننا ہوش کی سب سات ہے
کھانا پینا رہ گیا سب ایک سو
جان پر اوسکی ہوا ایک اضطرار
عشق کافر کا عجب کچھ طور ہے
گاہ یہ معشوق کو عاشق کرے
گاہ عاشق کو کرے معشوق یہ
عشق آیا کفر اور اسلام مین
شیخ جی کو بُت کے آگے تھا قیام
سلسلہ آنسو کا وہان تسبیح تھا
اوسکا گیسو تار تھا تسبیح کا
کفر سے ایمان مین گر رخنہ پڑا
کفر کا ایمان مین یون تھا وطن
کفر مین ایمان کا تھا یون مقام
یہ وہ آتش پر سمندر کے بطور
الغرض اسطور گذری چندروز
باپ نے اس شعلہ رو کو دیکھکر
جلد بلوایا تو آیا اک طبیب
اسکو بیماری نہین ہے اور کچھ

دین و آئین چھوڑ کر سب ایک سو
دم صنم کا مارتے تھے دمبدم
ہو گئی آشفتہ تر وہ دل رُبا
اپنی جا سے بُت بھی اوٹھتے ہین کہین
کیونکہ ہون خاموش بُت سب لاکلام
بُت اگر بولے تو پھر کیا بات ہے
بُت نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین کچھو
چشم پُر نم دل نہایت بے قرار
ہر گھڑی مین رنگ اوسکا اور ہے
صورتِ عشاق کا شائق کرے
ہے بلا انگیز ہر مخلوق یہ
حق و باطل آ گئے اک دام مین
دین کے آگے بُت کو جابسہ تھا مدام
شیخ کو یہان اشک کا مالا ہوا
کاکُلِ بُت شیخ کا زنار تھا
دین نے بھی کفر کو ٹکڑے کیا
جسطرح لگ جائے سورج کو گہن
جون شبِ تاریک مین ماہِ تمام
وہ یہ مہ رو پر بنے جیسے چکور
جان بریان چشم گریان دلسوز
دلمین سمجھا یہ ہوئی بیمار تر
عرض کی یہ اور ہے علت نصیب
مجھکو آتا ہے نظر یہ طور کچھ

اسکو سودا چڑہ گیا ہے عشق کا / خونِ فاسد جوش کرتا ہے سدا
اور صفرہ چڑہ گیا ہے مغز پر / صورتِ بلغم نہین آتی نظر
خلط چارون بھی پریشان ہوگئو / صحت و راحت کی خواہان ہوگئے
اس سقامت کا کرون مین کیا علاج / الغرض بیماری ہے یہ لاعلاج
ایک نسخہ اسکی خاطر ہے سنو / اس سے ہی صحت کچھہ اسکو ہو تو ہو
اور کچھہ نسخہ نہو گا کارگر / کیونکہ اوسکو عارضہ ہے سخت تر
عشق کی تن مین حرارت ہے بہت / اسلیئے اسکو سقامت ہے بہت
واسطے بیمار کے تخصیص یہ / الغرض نسخہ کیا تشخیص یہ
چاہیئے شربت وصالِ یار کا / بوسۂ عناب لب دلدار کا
ہو گلِ سرخِ عذار رنگدار / کچھہ بنفشائے خطِ خوشبوئے یار
ہو طباشیرِ رخِ صبح وصال / ہوگی صحت جب اسے بی قیل و قال
کہکے یہ رخصت ہوا واہان سے حکیم / اس سے بہتر ہے نہ داروئے سقیم
جب پدر یہ سوچکر کہنے لگا / ہے یہ ترسا وہ مسلمان باصفا
ایسی کچھہ ٹھہرائیے تدبیر اب / تاکہ وہ راضی نہو جسکے سبب
پھر تو یہ تدبیر ٹھہرا کر ہم / بول بھیجا شیخ کو وہ چشم نم
تیری معشوقہ تو ترسے ساتھ ہے / چند شرطون پر مگر اثبات ہے
ہم ہین ترسا جو ہمارا دین ہے / اسمین ایسی رسم یہ آئین ہے
واسطے شادی کے ہو جسکا پیام / چند مدت عقد کے دن تک مدام
خوک دُلہن کے چراوے وہ مدام / پھر مکان مین لائے اونکو وقتِ شام
جو کہ کم طاقت ہین بچے شیرخوار / اونکو لاوے دوش پر کرکے سوار
اپنے قرآن کو جلا دیوے تمام / دین کا پھر کرنہ لاوے مونھہ پہ نام
عقد کے دن ہے یہ دستورِ صواب / دین شراب اک ہاتھہ سور کی کباب
دامنِ دُلہن ہو دیگر ہات مین / ہے طریقہ یہ ہماری ذات مین

یہ شرائط آپ کو گر ہین قبول
شیخ بولا صاف دونگا جان کو
وہ جو دو باتین تمھاری ہین قبول
الغرض دو بات پر راضی ہوئے
خوک سب جنگل کو لیجایا کرین
غوثِ اعظم سیدِ کُل اولیا
شیخ جی صاحب کے کاندہے پر بہم
بعد مدت آگیا دن عقد کا
شیخ کے اک ہاتھ ساغر پر شراب
شیخ نے چاہا کہ پی لیوے شراب
تب فرید الدین نے دیکھا یہ حال
سوئے بغدادِ مبارک چشم تر
بر من مسکین از بہر صمد
ورنہ مرشد میرود از دست ما
مرشدم افتادہ شد یا دستگیر
پیر اب جاتا ہے میرا ہات سے
کی جو یہ فریاد با شور و بکا
وہ کباب و ساغر و دل پھینک کر
عشق ترسا سے اوٹھا کر اپنا دل
کافرہ سے توڑ دی الفت کہن
بت کے آگے سے کیا یکبار جست
کافرون کو راہ پر لادین بہم
پاؤن اپنا کر دیا سوئے صنم

لیجیے اوسکو نکاح مین بے ملول
پر جلانے کا نہین قرآن کو
مین عمل اونپر کرون گا بے ملول
لیکے سور شیخ جنگل کو چلے
اونکے بچے دوش پر لایا کرین
جسطرح فرمائے تھے ویسا ہوا
آگیا یکبار سور کا قدم
ہو گئی پھر تو دلہن آراستہ
دے دیئے بنواکے سور کے کباب
اور کھالیوے وہ سور کے کباب
ہاتھ سے جاتا ہے پیرِ باکمال
کردا این آواز با سوزِ جگر
المدد یا غوث الاعظم المدد
الغیاث اے غوث حق بہرِ خدا
از برائے جد خود دستش بگیر
لو بچا یا غوث اس آفات سے
شیخ کے اعضا مین لرزہ پڑ گیا
سوئے صحرا چاہد یا خستہ جگر
فعل سے اپنے ہوا تب منفعل
کیونکہ ہوتے ہین مسلمان بت شکن
کا ہیکو ہونگے مسلمان بت پرست
کب مسلمان ہون پرستارِ صنم
ہو مسلمان کو برا روئے صنم

جبکہ اپنے فعل سے تائب ہوا
شیخ صنعان سوئے صحرا جب چلا
شیخ نے فرمایا کیون آئی ہے تو
مجھکو تیرے ساتھ کچھ نسبت نہین
عرض کی ترسانے تب ای شیخ دین
مین مسلمان آپکے ہون گی حضور
عرض یہ کر کر مسلمان ہوگئی
اور اوسکا خاندان بھی یک بیک
گو کہ غفلت جا چکی تھی شیخ کی
شیخ احمدؒ مغربی خواجہ فرید
مشورت دونون نے کی جب اسقدر
شیخ احمدؒ مغربی کو چھوڑ کر
سوئے بغداد مبارک چلدیا
خانقاہ مین جاکے اُترا جب فرید
مشورت کی دل سے اپنے اسقدر
پھر تو ٹھہرائی کہ کچھ محنت کرون
الغرض ہر رات پچھلی رات سے
خانقاہ کے خاکروبون مین تمام
ہمکو جو خدمت مقرر تھی سدا
ایک مدت ہوگئی جسکے سبب
وہ جو خدمت تھی نہین ملتی ہی اب
کیا سبب دیگر کو سونپا آپ نے
آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے

شیخ پر گبرہ کا دل راغب ہوا
پھر تو اوس ترسانی بھی پیچھا کیا
کافرہ تو مین مسلمان نیک خو
کفر اور اسلام مین الفت نہین
مین نے لعنت کی وہ مذہب پر یقین
اہل ایمان ہو تو پھر کیا ہے قصور
کافرہ تھی اہل ایمان ہوگئی
اہل ایمان ہوگیا بے شبہہ و شک
پر ولایت اوسکی ساری سلب تھی
شیخ صنعان کے مریدان سعید
جائیے اب غوث کی درگاہ پر
وہ فریدالدین مرد نیک تر
جاکے درگہ سے مشرف ہوگیا
یعنی خادم شیخ صنعان کا سعید
کیا کرون ہو جس سے حضرت تک گذر
یعنے اوس درگاہ کی خدمت کرون
جاکے پاخانہ کماوے ہات سے
عرض کی حضرت سے یا عالی مقام
آپ نے وہ کام اب کسکو دیا
ہوگئے محروم یہ ہم کسلئے سبب
یا محی الدین کہو ہے کیا سبب
ہمکو کیون محروم رکھا آپ نے
جو تمھارا کار ہے اثبات ہے

کوئی دیگر تو یہان آیا نہین / مین نے اوسکو کام یہ سونپا نہین
ہان مگر جا خانقاہ مین دیکھہ لو / کوئی وہان تازہ مسافر تو نہ ہو
لی خبر اوسجا خبر گیرون نے جا / تازہ وارد اک مسافر ہے پڑا
کیفیت کی جا کے حضرت سے بیان / اک مسافر تازہ وارد ہے وہان
حال سنکر غوث الاعظمؒ نے کہا / ہو نہ ہو شاید وہی کچھہ ہو ویگا
چپ رہے یہ کہکے شاہِ دلفروز / ہو گئے اسباب کو بھی چند روز
ہے روایت غوث الاعظم ایک شب / باہر آئے کوئی حاجت کے سبب
ہو رہی تھی صاف پانی کی جھڑی / کوئی پاخانے سے نکلا اسگھڑی
ٹوکرا جیرکین کا سر پر اوٹھا / روبرو سے پھینکنے کو لے چلا
ٹوکرے سے اوسکے بارش کے سبب / بہ رہا تھا جسم پر جیرکین سب
آپ نے یہ دیکھکر اس سے کہا / ایجوان تو کون ہے یہانتک تو آ
جب فریدالدین نے وہ پھینک کر / مونھہ کو کالا کر لیا کالک سے پھر
باندہ لیکر اپنے دونون ہاتھہ کو / مثل فریادی کے آیا روبرو
عرض کی ہون مین غلیظ و روسیاہ / ایک مدت سے ہون باحال تباہ
شیخ صنعا نکا ہے خادم یہ فقیر / دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر

الغیاث

اے طبیب دردِ عصیان الغیاث / وے دوائے دردمندان الغیاث
این غریب و بیوطن آمد بہ تو / اے کرم بخش غریبان الغیاث
من یتیم و بے کس و بے وارثم / اے سرِ ظلِ یتیمان الغیاث
بے نوا ام دست بستہ روسیاہ / اے نوائے بی نوایان الغیاث
آمدہ سنی چو مور خستہ جان / اے سلیمان اے سلیمان الغیاث

نام عاصی کا فریدالدین ہے / ایک حاجت کے لئے غمگین ہے
یہ فریدالدین نے کی عرض حال / سن چکے جب سب شہ فرخندہ فال

ہاتھہ دو کھلوا کے مونھہ دُھلوادیا
رحم ہے پھر اسکو یہ فرمادیا

کاہیکو ایسا غلیظ و خوار ہے
جا فرید الدین تو عطار ہے

غوث الاعظمؒ نے جو فرمایا خطاب
تب فرید الدین نے پائی یہ آب

اسگھڑی تاثیر دیکھو کیا ہوئی
ہاتھہ مین بو عطر کی پیدا ہوئی

معتقد ہون با مریدان سعید
ہاتھہ جن جن کے ملاتی تھی فرید

ہاتھہ مین ایک مرتبہ ان سبکے ہو
عطر کی بو مشک کی عنبر کی بو

پائیخانہ تھا اوٹھایا غوث کا
ہاتھہ مین خوشبوئی آئی بر ملا

بعد حضرت غوثؓ نے اس سے کہا
مانگ لے جو کچھ تجھے ہے مانگنا

عرض یہ کی آپ پر روشن ہے سب
آپ بولے اس سے بہتر کر طلب

تب فرید الدین نے کی عرض حال
بخشش مرشد کو ای صاحب کمال

پیر میرا آپ سے گستاخ ہو
کھو کے بیٹھا صاف عقل و دین کو

ہوگیا گمراہ اس عاجز کا پیر
رحم کچھ فرماؤ یا روشن ضمیر

بخشش مرشد کی دولت ہاتھہ آئی
گویا دو عالم کی نعمت ہاتھہ آئی

غوث نے یہ سنکے سارا ماجرا
درگہ اللہ مین کی ایسی دعا

مناجات

یاربی بہر عطا آوردہ است
بخشش تو عذر خطا آوردہ است

بندۂ خوار و گنہگار و ذلیل
یک گنہ صد عذر ہا آوردہ است

ذکر استغفار عذر صد گناہ
بہر نذر تو چہا آوردہ است

روسیاہی و گنہگاری تمام
بخشش تو واحسرتا آوردہ است

از رہ الطاف عذرش کن قبول
ہرچہ سنی عذر ہا آوردہ است

شیخ صنعان نے کیا تھا جو گناہ
اس سے اب ثابت ہوا ہے یا الٰہ

اس کو تو اپنے کرم سے عفو کر
پھر نہ ہو ایسی خطا بار دگر

درگہ حق سے ندا آئی بہم
یا محی الدینؒ شہ لطف و کرم

وہ ہوا گستاخ و نافرمان صاف | ہم خطا اوسکی کرین کیونکر معاف
ہے وہ نافرمان مردودِ جناب | اسلیئے ہے واسطے اوسکی عذاب
اوسکی خاطر پھر دعا کی آپ نے | ایسی الفت کی نہ ہوگی باپ نے
وہ دعا بھی رد ہوئی اک مرتبہ | بار سیوم اسقدر کی پھر دعا
یا الٰہی بہرِ ذات مصطفےٰ | فضل سے تو بخشدے اوسکی خطا
تب خطاب آیا کہ ای محبوب من | یہ ہوا مردود بے گفت و سخن
جو جہان مین ہین بزرگانِ خدا | واسطے اوسکے نہ کی اک نے دعا
آپ نے کی عرض ای پروردگار | ہم معاصی ہین تو ہے آمرزگار
ایک نے اسکی حمایت کی نہین | تیری درگہ مین شفاعت کی نہین
اسلیئے پہونچا ہے یہانتک مرتبا | ہوگیا گمراہ اے بارِ خدا
اوسکا جب پہونچا ہو درجہ یہانتلک | اسلیئے آتا ہے میرے دلمین شک
کیا میری عرضی بھی رب العالمین | کہ بھلا قابل اجابت کی نہین
خیر اگر ایسا ہے اے بارِ خدا | مجھ مین دیگر اولیا مین فرق کیا
مین بہت اسوقت اندیشے مین ہون | گر شفاعت مین مریدونکی کرون
وے جو بخشے جائین بن آویگا کار | ورنہ محشر مین رہونگا شرمسار
تو ہی جانے یاربی کیا طور ہو | باز رکھا غوثیت سے آپ کو
تیری درگہ سے پھرون محتاج مین | باز آیا غوثیت سے آج مین
چھوڑ کر مین آج امرِ غوثیہ | کام بندونکا تجھی پر رکھدیا
بخشے یا بخشے نہ تیرا کار ہے | تو جو چاہے سو کرے مختار ہے
مین ہون عاصی پر معاصی رہنما | امر مین تیرے مرا مقدور کیا
جب تو آئی آپ کو ایسی ندا | دوست میرے کیون تو آزردہ ہوا

غزل

آشنائے من چرا آزردۂ | باصفائے من چرا آزردۂ

آنچہ می خواہی کنم امروز گیر
باوفائے من چرا آزردہٗ

مردہ را زندہ کنم از بہرِ تو
جان فدائے من چرا آزردہٗ

در گذشتم از خطا از روئے تو
خوش لقائے من چرا آزردہٗ

زمرہٗ سخی بہ تو بخشیدہ ام
بارضائے من چرا آزردہٗ

لے دعا کی ہم نے تیری استجاب
گرچہ ہے وہ لائق قہر و عتاب

یہ لے اونے جو خطا کی بر خلاف
تیری خاطر کے سبب ہی کی معاف

سب مریدونکو تیرے یا خوش نفس
ہمنے سونپا تجھکو ہی لے اب تو بس

وے بھری ہونگے اگر عصیان سے
پر اوٹھاؤنگا انھین ایمان سے

جبکہ یہ فرمان ہوا اللہ کا
عالم بالا یہ ایسا غل ہوا

سب ملائک نے کیا شکرِ خدا
ہے محی الدین کا کیا مرتبا

جب تو حضرت نے فریدالدین کو
مہربانی سے کہا اے نیک خو

ہم نے تیرے پیر کو بخشائے اب
تیری خاطر کا ہوا سارا سبب

مونھ سے حضرت کی جو یہ نکلا کلام
شیخ صنعان کا ہوا عالی مقام

جب فریدالدین رخصت ہو چلا
پیر کے نزدیک آ دیکھے ہے کیا

ہو گیا ہے مرتبہ ایسا بلند
جسقدر آگے تھا اوس بھی دو چند

پھر تو دونون ہوگئے پیر و مرید
غوث کی خدمت مین آکر مستفید

شیخ صنعان غوثؓ کی خدمتمین آ
عاجزی سے مانگ لی عفو خطا

آپ نے فرمایا جا اے خستہ حال
تجھکو بخشا اب خدائے ذوالجلال

عفو کر کر شیخ صنعان کی خطا
غوثؓ نے پھر اور نعمت کی عطا

غوثؓ کی وہ ذات بابرکات ہی
اپنی بخشایش تو ہاتھہ ہی ہاتھہ ہی

گر یہ سخی پر بھی بخشایش کی دید
کیونکہ ہے یا غوثؓ حق تیرا مرید

دوستونکو اوسکے اور اولاد کو
ہر دو عالم مین ہمیشہ خوش رکھو

رب سے دلوا دو یہ سخی کی مراد
یا محی الدین شہ عالی نژاد

یاربی بہر محی الدینؒ مدام — تور وا کر حاجتین میری تمام
تندرستی دے تو ہر بیمار کو — یا الٰہی بہر غوثؓ نیک خو
دشمنان دین کو نابود کر — فتح دے اسلام کو تو انکے سر
عدن مین سنی کی ہر دم سیر ہو — یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو
غوثؓ الاعظم کا ہے سنی مدح خوان — یاربی خوش رکھہ اوسی تو ہر زمان
فاتحہ پڑہ دلسے اے سنی مدام — غوثؓ کی تو روح پر ہر صبح و شام

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہٗ

پہلے لکھون آداب سے اللہ کی تعریف — بعد اسکی جو بہتر ہے محمدؐ کی ہے توصیف
بعد از صفتِ احمدِ مرسل کے جو پوچھو — بہتر ہے صفت آلؑ محمدؐ کی عزیزو
اسواسطے مین جانکے اے اہل سعادت — کرتا ہون رقم غوثؓ مکرم کی کرامت
اکروز کا ہے ذکر سنو غوثؓ معظم — جاتے تھے کسی راہ سے مخدومِ دو عالم
دیکھا کہ مسیحائی مسلمان سے اوسجا — کہتا ہے محمدؐ سے مفخر ہے مسیحا
تم اپنے نبیؐ یعنی محمدؐ کی فضیلت — رکھتے ہو جو عیسیٰؑ پہ بھلا کونسی صورت
اسواسطے رکھتا ہے بزرگی میرا عیسیٰؑ — کر ڈالے کئی بار کئی مردونکو زندہ
تب غوثؓ نے پوچھا وہ فرنگی سے کہ دانا — مردہ کو کیا زندہ مسیحا تو ہوا کیا
مردہ کو کیا زندہ اگر حضرت عیسیٰؑ — ہر بخشش عصیان کا محمدؐ ہے مسیحا
ہر چند کہ ہے روحِ مسیحائی مجدد — یہ رتبہ کہان ہے ابو الارواح محمدؐ
بیمار کے مونھہ نام محمدؐ کا نکلجائے — وہ رنجشِ جانکاہ سے فی الفور شفا پائے
یہ فیض ہے اوسکی نظرِ فیض اثر کا — کر دیوے بہم مردۂ صد سال کو زندہ
مردیکو جلانا تو بڑی بات نہین ہے — امت کی گنہگارونکا حامی بھی کہین ہے
احمدؐ کا ہوا اور نہ ہوگا کوئی ہمسر — مردود فرشتہ تھا دئی جسنے اوسی پر
اونگلی سے کیا ماہ کو دو ٹکڑے سر فلک پر — دیگر نہ پیمبر ہے محمدؐ کے برابر
اونگلی سے روان آپکی اکروز ہوا آب — اوس آب سے سب لشکرِ تشنہ ہوا سیراب

بھوکی تھی سپہ آنکی آٹا رہا اک سیر
اک سیر مین حضرت نی ہزارونکو کئی سیر

ایک روز محمدؐ نے کیا ریت کو حلوا
پانی پہ سے پتھر کو بلایا تو چل آیا

کلمہ مین یہ کچھ میرے محمدؐ کے اثر ہے
ماہی نہ جلی آگ پہ کچھ تجھکو خبر ہے

ہرنی کو جو اک روز ضمانت سی چھڑائی
وعدہ پہ مع طفل ہرن آپ سی آئی

اک روز پئے فاختہ تھا باز درندہ
دینے کو تھے تیار اوسے گوشت بدنکا

قصیدہ

امت مین محمدؐ کی ذرا آنکے دیکھو
اس دین مکرم کو تو پہچان کے دیکھو

اس دین کی اسلام کی مذہب کی عزیزو
کیا کیا ہی فضیلت ہی ذرا جانکے دیکھو

رحمت ہی عنایات ہے بخشایش محشر
کیا کیا یہان اسباب ہین آمانکے دیکھو

ہین نعمتین انواع کی اسلام کے اندر
کچھ ذائقہ اب چکھہ کی تو اس خوانکے دیکھو

سنی کا نبیؐ حامی ہی اللہ مددگار
کیا عالی مراتب ہین مسلمانکے دیکھو

امت نہین اس امتِ احمدؐ کے برابر
ہے کون نبیؐ میری محمدؐ کے برابر

اللہ نے بنائے ہو کسکے لیئے افلاک
وہ کون نبیؐ ہے کہ ہوا سیدِ لولاک

تھا کس سے اثر حضرتِ آدمؑ کی دعا کو
وہ کون نبیؐ سارونسے پیارا ہی خدا کو

یہ وہ ہے نبیؐ نام نبیون کا جگایا
یہ وہ ہی نبیؐ کفر سے خلقت کو بچایا

احمدؐ جو میرا بعد مسیحا کے نہوتا
اسوقت نہ کہتا تھا کوئی کون ہی عیسیٰ

پیدا ہوا پیچھے تو کیا خلق کو محرم
آدمؑ یہ ہین موسیٰؑ یہ مسیحائے مکرم

اس دین کو نقصان نہین تا بہ قیامت
اس دین سی ہی ہر ایک پیمبرؐ کی فضیلت

ہو جبکہ عیان صبح قیامت کا سفیدا
تا نبے کی زمین اور فلک ہوگا لہے کا

ہر ایک نبیؐ نفسی و نفسی مین رہیگا
پر میرا نبیؐ امتی امت ہی کہیگا

ہر وقت محمدؐ کی تو امت ہی مین جان ہی
یہ رحم بھلا حضرت عیسیٰؑ مین کہان ہی

قصیدہ

امت مین محمدؐ کی اگر آئے مسیحا
تو ذائقہ اس دین کا کچھ پائے مسیحا

امت مین محمد کی مین داخل رہون یا رب
مدت سی یہ ہے دلمین تو لائے مسیحا

تب پھول کی یہ پھولون نہ سماؤنگا خوشی سی
بر آئیگی اکدن جو تمنائے مسیحا

دل مردہ بھوا ان مین سی جیتا ہوا دیکھے
تو قم کی صدا لب پہ نہ پھر لائے مسیحا

ہی عرش کجا اور کجا چرخِ چہارم
ہے بام محمد کے تلے جائے مسیحا

ہے عرش معلی کے تلے چرخ چہارم
سایہ مین محمد کے ہے ملجائے مسیحا

فرمائیے بارگاہ براقِ نبوی تاک
کسطرح رسا ہو خرِ کجپائے مسیحا

امت جو انھین کہتی ہے اللہ کا بیٹا
محشر مین اسی شرم سی شرمائے مسیحا

لوگ آئین شفاعت کی لئیے پاس تو انکو
احمد کی طرف راستہ بتلائے مسیحا

بیماری عصیان کی طبابت نہین سیکھی
کیا زندہ جو بیجان کو فرمائے مسیحا

عصیان کی طبابت نہ مسیحا نہ کسی مین
ای سنی محمد ہی مسیحائے مسیحا

دعوی بھی کیا حضرت عیسی نی برغبت
مین احمدِ مرسل کی رہون داخلِ امت

اقوال یہ آقا کے نظر ہے کہ نہین ہے
عیسی سے محمد کی خبر ہے کہ نہین ہے

انجیل مین ہے نام نبی فارقلیتہ
اللہ نے عیسی کو کیا اسطرح آگہ

کچھہ سمجھا بھی ہی فارقلیتہ سی جو مقصد
ہم خوب سمجھتی ہین وہ ہے نام محمد

افضل ہے مکرم ہے محمد میرا سچا
سچا ہے کہ سب نبیونکو سچ کر کے بتایا

ہوتا تھا محمد نہ خدا نخواستہ جھوٹا
تو نام نہ لیتا تھا کبھی کوئی نبی کا

ہونے ہی محمد کے سچائی ہوئی سبکی
ہونے سے محمد کی بڑائی ہوئی سبکی

احمد کے سبب ہمکو بزرگی جو عیان ہی
عیسی کی فضیلت سی خبر ہمکو کہان ہے

دستور یہ ہے عالمِ ہستی کا عزیزو
جو شاہ کہ منصوب ہو حکم اوسکا روان ہو

شاہی شہ منصوب کی ہی اسمین لشہرت
کیونکر شہ معزول کی جاری ہو حکومت

عیسی ہوئی معزول محمد ہوئی منصوب
معزول کی تابع رہین یہ بات ہی ناخوب

یہ سچ تو کہو تمکو مسیحا نے کہا کیا
ہرگز نہ سنو بعد میرے حکم کسی کا

یہ بات کہی حضرت عیسی نے مقرر
آویگا میرے بعد بڑا ایک پیمبر

اوہی سرورِ عالم کا سنو نام ہی احمدؐ ... وہ ساری نبیون مین نہایت ہی ممجد
انجیل مین ہی نام رقم فارقلیتہ ... تم اوسکی اطاعت کرو راضی رہی اللہ
کچھہ سمجھا تو ہی فارقلیتہ سے جو مقصد ... ہم خوب سمجھتے ہین وہ ہی نام محمدؐ
یہ وہ ہی محمدؐ سر دفتر ایجاد ... یہ وہ ہے محمدؐ کہ جہان جسسے ہوی آباد
یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا راحمِ خلقت ... یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا شافع امت
یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سرورِ عالم ... یہ وہ ہے محمدؐ ہوا آدم سے مقدم
یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے اللہ کا پیارا ... یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے امت کا سہارا
یہ وہ ہے محمدؐ کہ خدائی کا ہے مظہر ... یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سب سی فزون تر

قصیدہ

خوش آگیا سب سے رُخ نیکوئے محمدؐ ... کیا بھاگئی اللہ کو خوش خوئے محمدؐ
جب خلق دو عالم کا خیال آیا خدا کو ... تیار کیا آئینۂ روئے محمدؐ
بیماریِ عصیان سی شفا پائیگی امت ... ہے خاک شفا خاک سر کوئے محمدؐ
ہر چند کہ اللہ سزا دے گا گنہ کی ... پر کیا کرے بخشش کی ہوئی خوئے محمدؐ
دوزخ مین نہ ڈالیگا خدا ہمکو یہ باعث ... ہے دیکھنا محشر مین ہمین روئے محمدؐ
اس رتبۂ اعلیٰ کی صفت کس سے بیان ہو ... ہے عرش برین سایۂ مشکوئے محمدؐ
ای سنی شفاعت کی لیئے دوڑیگی خلقت ... تب دینگی نشان ساری نبی سوی محمدؐ

احمدؐ کے برابر کہو ہے کون پیمبر ... جو شافع امت ہوا اور حامیِ محشر
آدمؑ نہ چھڑا دینگے تمھین اور نہ عیسیٰؑ ... یہ کام جو ہوگا تو محمدؐ ہی سے ہوگا
یہ بول تو مردے کو جلانا ہی بڑی بات ... یا امتِ عاصی کو چھڑانا ہی بڑی بات
پھر غوثؓ نے اس سی کہا جب حضرتِ عیسیٰؑ ... مردیکو اوٹھایا کہو کیا کہکے اوٹھایا
تب آپسے کی عرض فرنگی نے بفرحت ... کہتا ہو مین اب آپسی ای صاحب عظمت
کہتے تھی کہ اوٹھ حکم سے اللہ کی بیشک ... اوٹھہ جاتا تھا وہ مردہ بیجان یکایک
یہ سنکے ذرا کرکے تبسم کہے حضرت ... مین ایک گنہگار محمدؐ کی ہون امت

چل مجھکو بتا ایک کوئی مرقدِ کہنہ
کر دیتا ہون مین دیکھ لے اس مردیکو زندہ

کہہ جب تو محمدؐ پہ بھلا لاویگا ایمان
کیا تب بھی نہین ہوویگا اے شخص مسلمان

تب غوثؓ سے کی عرض مسیحائی ذرا سجا
یہ کام اگر ہو تو مسلمان بنونگا

یہ کہکے چلا غوثؓ کو لے ساتھ وہ اوسجا
جسجائے یہ تھین قبرین نہایت ہی شکستہ

بتلا کے کہا آپ کو ایک مرقدِ کہنہ
اس قبر کے مردیکو بھلا کیجئے زندہ

اوس قبر کو دیکھا تو کہا غوثؓ نے ایسا
کہتا ہون سُن اس قبر کا مردہ ہو گویا

یہ کہکے ہوئے ذات مین اللہ کی واصل
پھر قبر پہ جاکر وہ شہنشاہِ مکمل

اوٹھ حکم سے میرے جو کہا آپ نے فی الحال
مرقد سے نکل آیا وہ گاتا ہوا قوال

یہ دیکھ مسیحائی ہوا صاحبِ ایمان
کلمہ سے محمدؐ کے ہوا صاف مسلمان

حضرتؓ کی قدم چوم کے کی عرض کہ آقا
اب داخلہ خدامون مین فرمایئے میرا

خدامونکی لائق یہ گنہگار نہین ہے
حضرتؓ کی سوا کوئی مددگار نہین ہے

حضرت نے کرم کرکے مرید اوسکو بنایا
اوس فیض سے کچھ اور ہوا مرتبہ اوسکا

کیا غوثؓ معظم کے ہین اوصاف عزیزو
اس جا پہ ذرا کیجئے انصاف عزیزو

اوس ذات سے جو بغض رکھے اوسکو کہین کیا
لعنت ہو وہ مذہب پہ پڑی قہر خدا کا

یا غوثؓ کرو فضل یہ سنی پہ کچھ ایسا
دل مردہ جو اوسکا ہی ابھی ہووے زندا

یہ سنی ناکارہ گنہگار اگر ہے
جب آپکا کہلایا تو کیا اسکو خطر ہے

کچھ ایسی دعا کیجئے یا غوثؓ مکرم
ہم دین کی دشمن پہ مظفر رہین ہر دم

ای سنی کر اب ختم یہان فاتحہ پڑھکر
ہے غوثؓ مکرم تیری ہر وقت مدد پر

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ

ہے قلم حمد خدا کا شجرہ
نعت احمدؐ کی ہے اوسکا ثمرہ

کس طرح شکر ادا ہوا اوسکا
جس نے نابود سے موجود کیا

ہے سزاوار ثنا کے وہ رحیم
سب ہین نابود مگر وہ ہے کریم

جا ہتا ہے سو وہی کرتا ہے
اوسکی قدرت مین کسے رستا ہے

نخل بے بار کو دیا یوے بار | اوسکی قدرت مین لگے کسکا بار
اپنے محبوبون کو یہ جاہ دیا | انکو ہر امر کا مختار کیا
خاص محبوبون مین احمدؐ مختار | ہے خدائی خدا کا سردار
عشق پیدا جو ہوا اللہ کو | کیا موجود رسول اللہ کو
حق نے چاہا کہ ہو آپ ہی اظہر | مصطفےٰ کو کیا اپنا مظہر
چاہی جب جلوہ نمائی اپنی | کی محمدؐ سے خدائی اپنی

قصیدہ

شدہ چون جلوہ نور احمدؐ | آمدہ حق بظہور احمدؐ
رحم زان ذات زامت عصیان | این چنین است شعور احمدؐ
حور و غلمان و ملایک انسان | ہمہ خدام قصور احمدؐ
ہیچکس از بہر شفاعت نگذشت | شد ازین بحر عبور احمدؐ
زمرۂ سنی ہمہ شد مغفور | چو بیاید بحضور احمدؐ

نام احمدؐ ہے عجب نام خدا | نام گر لیوین تو ہو دفع بلا
رحمت اللہ کی آ گھیر جاوے | اولٹے پا آئی بلا پھر جاوے
آلؐ بھی اسکی نہین ہے کچھ کم | سلّموا صلّوا علیہ سلّم
کیمیا وہ ہے تو یہ ہے اکسیر | وہ دوائی ہے تو یہ ہے تاثیر
جسکی کونین مین توقیرین ہین | اوس مرقع کی یہ تصویرین ہین
عرش پر جسکی کہ تحریرین ہین | یہ وہ قرآن کی تفسیرین ہین
بحر رحمت کے گہر ہین خوش آب | آفتاب ہے کوئی کوئی مہتاب
مصطفےٰ کے وہ جگر پارے ہین | چرخ عظمت کے وہ سب تارے ہین
عالی رتبت ہین جہانکے مقبول | لطف پروردۂ اللہ و رسول
نازنینان رسول الثقلین | جگر فاطمہؓ نور حسنینؓ
جائین جس راہ سے اس راہ کی خاک | مشک کی طرح سے ہو جاوے پاک

ہے یہ تمہید میری غوثؓ طرف — اوسکو اللہ نے دیا ایسا شرف
دی ہے حق نے یہ نظر مین تاثیر — دیکھے جس خاک کو ہووے اکسیر
اوسکی جس جائے یہ پڑ جائے نظر — سنگریزے ہون وہانکے سب زر
چلے جنگل مین تو وہ ہریالی — سب زمرد بنے شبنم لالی
چاند زہرا کا ذرا دیکھے اگر — جون کتان کفر کا پھٹ جائے جگر
جھاڑ کو دیکھے ثمر ہو پیدا — آب کو دیکھے گہر ہو پیدا
یہ زبان اسکی ہے اعجاز بیان — قم کے کہتے ہلے بے جانکو جان
ہو وہی مونھہ سے جو فرماوی بات — رات دن ہووے تو دن ہووے رات
معجزے باقی جو تھے احمدؐ سے — پائے اظہار وہ اس امجد سے

قصیدہ

مقبلِ ذاتِ احد غوثؓ کریم — ہر چہ خواہد بکند غوثؓ کریم
راحتِ جان نبیؐ صلِّ علیٰ — رامزِ سرِّ احد غوثؓ کریم
راحمِ امتِ احمدؐ برحق — شاہ بے بغض و حسد غوثؓ کریم
پائے احمدؐ کہ فتادہ ہر جا — قدم آنجا بنہد غوثؓ کریم
زمرۂ سنی بہ عجز و الحاج — ہر چہ خواہد بدہد غوثؓ کریم

وہ ہے ہر بحر کا بر کا مختار — بلکہ اللہ کے گھر کا مختار
اپنے خالق سے مصر ہو جاوے — کام ناہونے کا گر آوے
شیخ عثمانؓ سے روایت ہے سنو — خوش بیان کیسی حکایت ہے سنو
ابن عبد اللہ محمدؐ تھے ایک — انکو اک بی بی ضعیفہ تھی نیک
عرض کی غوثؓ کی آخدمت مین — گر غنی ہون مین بہت دولت مین
عمر اتنی ہوئی لیکن اب تک — مجھکو پیدا ہوا فرزند نہ یک
ہوگئے آگے جو اللہ کے نبیؐ — آرزو اونکو بھی اسباتکی تھی
نیک فرزند خدا گر دیوے — توشہ عقبیٰ مین ہمارا ہووے

مجھکو امید ہے یہ حضرت سے
کیجئے فرزند عطا عظمت سے

نام لیوا ہو ہمارا اچھا
توشہ عقبی مین رہے گا اچھا

اوس ضعیفہ کی سنی غوثؓ نے بات
کی دعا رب سے اوٹھا کر دو ہات

یاربی فضل سے کر اپنے عطا
اس ضعیفہ کو تو اچھا لڑکا

یہ ندا آئی خدا سے اسدم
میرے محبوب اے غوث الاعظم

دخل مت دے تو میری قدرت مین
اوسکی اولاد نہین قسمت مین

پھیر دعا آپ نے کی اللہ سے
یہ ندا رب کی ہوئی درگہ سے

کیا تجھے پہلی ندا یاد نہین
اوسکی تقدیر مین اولاد نہین

پھر دعا آپ نے کی تیسری بار
یہ ندا آئی کہ اے نیک شعار

واسطے اوسکے نہ کہہ تو ہر چند
اوسکی قسمت مین نہین ہو فرزند

چارمی بار وہ شاہ اعلی
تن نازک سے اوتارے جبہ

ہاتھ سے سوئے ہوا پھینک دیا
اور یہ لفظ وہان فرمایا

مقصد اوسکا نہو حاصل جبتک
خرقہ فخر نہ پہنون تب تک

غوث کے مونھہ سے جو نکلا یہ کلام
کہ نہ پہنون گا لباس عظام

یہ گوارا نہ ہوا اللہ کو
کیا ارشاد رسول اللہ کو

جلد جنت سے زمین پر جاؤ
اب نواسے کو بہت سمجھاؤ

کار قدرت مین قدم دہرتا ہے
مجھسے ہر بار یہ ہٹ کرتا ہے

ملے مطلب تو مسرت پاوے
ورنہ آزردگی دل پر لاوے

اپنے تن پر سے وہ محبوب میرا
خرقہ فخر ہوا پر پھینکا

میری جانب سے کہو اسکو سلام
یا رسول عربی خیر انام

اپنی جانب سے بہت سمجھانا
جامہ درویشی کا پھر پہنانا

روح پاک نبوی سنکے ندا
حسب ارشاد خدا قصد کیا

کارخانے مین ہوا حکم خدا
قصد ہے سوئے زمین احمدؐ کا

ہان خبردار بھلا اے جبرئیل　　جائے ہے سوئے زمین میرا خلیلؑ
تخت فردوس سے ایک لے آؤ　　اوسپہ احمدؐ کو میرے بٹھلاؤ
نوحؑ و آدمؑ کو خبر پہونچا دو　　کیفیت اونکو یہ ساری بولو
شاہِ کونین کی تیاری ہے　　مصطفٰے پیارے کی اسواری ہے
چوبدارون مین رکھو موسیٰؑ کو　　سار بانون مین رکھو یحییٰؑ کو
اور داؤدؑ ثنا خوان بنجائے　　بخشئ فوجِ سلیمان بنجائے
خضرؑ کو کہد و کہ لے آبِ حیات　　جلد چھڑکاؤ کرے ہاتھون ہات
ساتھ سب فوج رہے روحانی　　نور سے ہووے زمین نورانی
ہووے آراستہ اب ایسا عرش　　عرش سے فرش تلک نور کا فرش
جب زمین پر شہِ عالم آوے　　ہامنِ خلق زمین بنجاوے
دشت سب رشک گلستان ہووے　　سب وہان عرش کا سامان ہووے
سارا صحرا چمنستان بنجائے　　شکل گل خار مغیلان بنجائے
خار صحرا مین ہر اک گل ہووے　　سبزہ اوس دشت کا سنبل ہووے
دشت مین عیش کا سامان رہے　　وہان ہر اک طرح سے آمان رہے
عافیت دشت مین دے یہ آواز　　پنجۂ رحم بنا چنگل باز
شیر کے گھر مین ہرن لے آمان　　باز کے گھر ہو کبوتر مہمان
نانا جاتے ہین نواسے کے گھر　　ہمقران ہوتے ہین خورشید و قمر
جبکہ میرا مہِ تابان نکلے　　پھر نہ خورشید درخشان نکلے
رحم عالم جو زمین پر جاوین　　دوزخی جتنے ہین راحت پاوین
زخم پروانہ پہ انگور بنے　　شمع جب مرہم کافور بنے
جبکہ ہاتف سے ہوئی ایسی ندا　　یعنے ہر ایک کو یہ حکم سنا
جب تو جبرئیل نے دی سبکو خبر　　کہ ہین تیار شہِ جن و بشر
یہانسے اب سوئے زمین جاتے ہین　　پھر شرف اہلِ زمین پاتے ہین

بخت کونین کی بیداری ہے　الحمد للہ پاک کی اسواری ہے

سب جلو مین چلو ہوکر اسوار　شاہ دین ہوتے ہین اب تخت سوار

سب نے کی سُن کے خبر تیاری　مصطفےٰ کی چلی جب اسواری

آپ کے ساتھ نبیؑ تھے سارے　ماہ کے گرد ہون جیسے تارے

یہ خبر اہلِ زمین کو پہونچی　یعنے یہان آتے ہین اللہ کے نبیؑ

پھر شرف اون سے زمین پاتی ہے　تنِ بیجان مین جان آتی ہے

الغرض شاہ بعز و تمکین　ہوگئے جبکہ شرف بخش زمین

کوہ ہر ایک سرِ طور بنا　ذرہ ہر شعلۂ پُر نور بنا

سرور دین وہ شہِ عالی نسب　آئے نزدیک نواسے کے جب

کہکے اللہ کا پھر اوسکو سلام　بعد سمجھا کے بہت خیر انام

آپ ہاتھون سے وہ خرقہ لاکر　اپنے محبوب کے نزدیک آکر

ایسا فرمائے زبان سے اسدم　وہ شہِ دین رسُولِ اکرم

پہنو پیارے میرے پیارے پہنو　میری امت کے سہارے پہنو

خرقہ پہنا کے کہا اے فرزند　نور حسنینؓ علیؓ کے دلبند

درگہ بارِ خدا ہے بے نیاز　یہان سزاوار نہین غصہ و ناز

اوسکی قدرت مین ہمین بار نہین　یہان جلال اتنا سزاوار نہین

بات نانا کی سنی غوثؓ نے جب　عرض کی سر کو جھکا کر با دب

رب کی درگاہ مین اے نانا سنو　مین اکیلا تھا دعا کرنے کو

تم نے تشریف جو لائی حضرت　مجھکو اب خوب ہوئی ہے ہمت

آپ اور مین جو ہوئے ہین اب دو　رب کی درگاہ مین ملکر دونو

اس ضعیفہ کے لیئے نانا جان　اب دعا دونون کرینگے اسوقت ان

تاکہ اللہ تعالےٰ اس کو　دیوے فرزند نرینہ خوشخو

حق تعالیٰ نے تمھین دی عزت　ہے دو عالم مین تمھاری عظمت

اب دعا کیجئے اے سرورِ دین — مین کہون پیچھے سے آمین آمین
الغرض غوث مکرم جد سے — بات یہ کرتے تھے اس امجد سے
اُسے عالم مین ہوئی رب سے ندا — میرے محبوب نہو اتنا خفا
دلِ نازک کو نہ کر اپنے ملول — لے دعا ہم نے کی تیری مقبول
پاس بھیجا جو تیرے احمد کو — تونے اپنے مین ملایا جد کو
کیون دعا ہو نہ اجابت کے قریب — ہون جو یکجا میرے محبوب و حبیب
وہ کرین ہم کہ رہے تو مسرور — تیری آزردگی کب ہے منظور
تیرے کہنے سے او سے ہو اولاد — لے میرے پیارے بھلا اب تو ہو شاد
غوثؓ نے سنکے ندا یہ رب سے — خوش ہوئے دلمین بہت مطلب سے
شکر کا سجدہ ادا کرکے کہا — جا تجھے ہویگا بیٹا بڑھیا
سنکے بڑھیا وہ مسرت پائی — وہان سے جب اپنے مکانکو آئی
حاملہ ہوگئی پھر وہ بڑھیا — بعد نہ مہ ہوئی لڑکی پیدا
لیکے لڑکی کو گئی غوث کے پاس — عرض کی ہوکے نہایت بے پاس
آپ نے مجھکو یہ فرمایا تھا — تجھکو فرزند نرینہ ہوگا
یہ تو لڑکی ہوئی حضرت مجھکو — اب کہو کیا مجھے فرماتے ہو
آپ نے دیکھتے ہی فرمایا — یہ تو بیٹا ہے لجا اے بڑھیا
لفظ یہ جبکہ زبان سے نکلا — ہوگئی بڑھیا کی بیٹی بیٹا
آپ نے کرکے وہ لڑکے کو پسند — کہا بڑھیا یہ ہے میرا فرزند
رکھا ہے مین نے شہاب الدین نام — یہ ولی ہوگا بڑا عالی مقام
سچ کہ دیکھو تو شہاب الدین کا — سہروردی ہے گھرانا کیسا
وہ ولی کیسے ہوئے ہین کامل — اُنکے خادم بھی ہوئے سب فاضل
ذکر یا جیسے بہاؤالدین ہین — اور جو قاضی حمید الدین ہین
شیخ سعدی ہین علیہ الرحمہ — و علٰے فضل من اللہ نعمہ

وہ شہاب لعین ہوئی جبکہ جوان — اونکی دونون بھی بڑی تھین پستان
پاک چھاتی پہ شہ احسن کی — اک نشانی وہ تھی عورت پن کی
الغرض خوش ہوئی ایسی بڑھیا — جسم جامے مین سمایا نہ گیا
اے شہ عز و کرم نور نبی — عرض کرتا ہے کچھ اب سنی بھی
کار امکان سے تھے جو دور — سر برہ ہوگئے تم سے وہ امور
کار میرا تو نہین ہے مشکل — حسب دلخواہ میرے ہو حاصل
اے شہ عالی ہمم سنی پر — کیجئے فضل و کرم سنی پر

کرامت حضرت غوث الاعظم رح در بیان رہانیدن زن کافرہ از دست پسر حاکم و مسلمان شدن او

مرحبا آل نبی سرور عالی ارشاد — مرحبا نور علی سید شاہ بغداد
پہلے تحریر کرون حمد خدا اے جواد — بعدہ نعت نبی سید والا ارشاد
بعد ازان غوث کی لکھتا ہون کرامت مین سنو — جب سے کفار مسلمان ہوئے با دل شاد
جانو تحقیق بدل اوسکو تم اے اہل یقین — ہند مین ہے کہین ایک شہر نہایت آباد
راجپوتون سے وہان رہتا تھا کوئی ہندو — غوث کے نام کا تھا ورد اوسے بے تعداد
بیٹھتے اوٹھتے وہ کرتا تھا وظیفہ یا غوث رض — کھانے پینے کے سبھی اوقات کرے غوث کو یاد
اوسکی عورت تھی نہایت ہی شکیلہ پرحسن — گل رخ و گلبدن و رشک چمن حور نژاد

غزل

مہر رو ماہ جبین عقل فریب زہاد — سرو قد غنچہ دہن دلبر پاکیزہ نہاد
زلف چون سنبل پرپیچ گرہ دار مدام — بہر صید دل عشاق کمند صیاد
ہمچو شہباز ہمہ پنجہ مژگان پرخون — خنجر ابروئے خمدارش چو تیغ جلاد
قد بالاش کند روز قیامت برپا — منفعل گشتہ ازان فتنہ و آشوب و فساد
رشک شمشاد کند زلف کمند دہا — گو ازین دام شود چون دل سنی آزاد
الغرض حسن مین تھی رشک بہار ایسی کچھہ — قد بالا سے ہو پابند خجالت شمشاد

مرد اسطرح تھا اوس شیرین زبان پر عاشق
جسطرح شیرین پہ آشفتہ ہوا تھا فرہاد

اوسکو اک روز خیال آیا کہ عورت ہے حسین
فکر یہ دلمین ہوئی اوسکے نہایت ہی زیاد

یعنے اس شخص نے کی فکر اگر اسکو کوئی
دیکھہ کر دلمین کرے اپنے خیالات فساد

مکر و حیلے سے غرض اوسکے وہ ہو کر درپے
مقرر کردے اگر پیر زنان کیّاد

حیلہ سازی سے نہین دور کہ ایک ہی پلمین
صاف لیجائیگا اوس طوطی کو مثل صیاد

جبکہ یہ ہاتھہ سے جاتی رہے میری عورت
زندگی ہیچ ہے ہو جائیگا خانہ برباد

فکر یہ کرکے وہ عورت کو رکھا جنگل مین
آپ بستی مین رہا کرتا پئے وجہ زاد

شام کو جاتا وہان کرکے کچھہ اسباب معاش
صبح تک رہتے تھے یکجائے عروس و داماد

روز معمول تھا ہر صبح چلا جاتا تھا
روزی قوت کا بستی سے اوٹھا لینے داد

پر وہ ہر حال رہے بستی مین یا جنگل مین
غوث کے نام سے ہر وقت اوٹھاتا تھا لاد

ذکر اک روز کا ہے وہ تو یہان آیا تھا
اوسکی عورت رہی جنگل مین باآہ و فریاد

دل کے بہلانے لیئے آئی جو وہ میدانمین
بھا گیا اوسکو وہ جنگل کا نہایت ہی سواد

اوسکے گلروئے بہارین سی تھا صحرا سرسبز
ہو گئی رشک شمیم اوس سے وہ جنگل کی باد

اسطرح سیر مین مشغول تھی وہ رشک بہار
ناگہان وادی ویران مین ہوئی یہ روداد

سیر کے واسطے آیا کوئی حاکم کا پسر
دیکھتا کیا ہے کھڑی ایک ہے رشک شمشاد

دلمین کہنے لگا اپنے یہ پری ہے یا جن
آئے کیا آدمی اسجائے یہ ہین کوہ و جماد

پوچھا اوس سے کہ تو ہے کون یہان آئی کدہر
تیری تصویر سے ہو محو حواس بہزاد

آئی کسواسطے اس وادی ویرانمین بھلا
چھوڑ آبادی ہر قریہ و قصبات و بلاد

اوسنے اسطرح کہا اس سے نہ جن ہون نہ پری
ایک مصیبت زدہ اسجائے مین ہون آدمی زاد

مین غریب ایک سپاہی کی ہون عورت اس شخص
مرد میرا ہے جوانمردی مین از بس استاد

بدگمانی سے خلایق کی بچا کر مجھکو
رکھا جنگل مین چھوڑا مجھہ سے وہ شہر آباد

اسکی اس شیرین زبانی پہ ہو حاکم عاشق
یہ کچھہ خیال اور کیا دل مین اسیدم ایجاد

یعنی اوسوقت کیا صاف گمان فاسد
اپنے ہمراہ لے آنے کیلیئے ہو کر شاد

آپ گھوڑے سے اوتر ہاتھ جو پکڑا اوسکا — کی وہ عورت نے وہ حاکم سے بہت استرداد
منع کرتی رہی ہر چند اوسے وہ عورت — لے چلا گھوڑے پہ بٹھلا کے اوسے وہ بیداد
ہو کے لاچار بصد عاجزی اوس عورت نے — غوثؓ کی خدمت عالی مین یہ کی استمداد
بیکسی مین یہ میری آپ کہان ہو یا غوثؓ — داد خواہ ہون مین دو اللہ کیلئے میری داد
آپکا نام سدا مرد میرا لیتا ہے — رات دن کرتا ہے یا غوثؓ کریم آپکو یاد
اسگھڑی پنجۂ ظالم سے چھڑالو مجھکو — آپ اسوقت میری سنتے نہین کیا فریاد
آپکی مین ہون کنیزا اے شہِ عالی منصب — مرد جو میرا ہے وہ آپکا ہے خانہ زاد
جبکہ فریاد کی اسطور سے اوس عورت نے — فضلِ خالق سے وہان ایسی ہوئی کچھہ روداد
ہو گیا وادیٔ ویران مین سوار ایک نمود — جلد تر اپنے کو پہونچایا وہان مثلِ باد
سبز پوشاک تھا پہنا ہوا اک مونھہ پہ نقاب — ہاتھ مین تیغ برہنہ تھی مثالِ جلاد
آکے عورت کو لیا پنجۂ ظالم سے چھڑا — قتل اس شخص کو کر ڈالا بہ تیغ فولاد
کام جب اوسکا ہوا قصد کیا جانے کا — تب وہ عورت نے پکڑ دست شہ ذی ارشاد
پوچھا ہو کون کہو آپ کا کیا اسم شریف — آپ نے اسکو کہا پوچھہ نہ اب مجھسے زیاد
کام تو تیرا ہوا نام سے ہے کیا مطلب — دست ظالم سے کیا ہم نے لے تجھکو آزاد
پھر تو عورت نے بہت آپ سے ضد کرکے کہا — ہاتھ سے دونگی نہ دامان مین شاہِ اوتاد
آپ نے ایسی مصیبت مین مدد کی میری — نام فرماؤ تو چھوڑونگی مین ای پاک نہاد
آپ فرمائے میرا نام ہے غوث الاعظمؓ — مت کر اب مجھسے زیادہ تو یہان استبداد
نام سنتے ہی قدم چوم کے اسطرح کہا — مجھکو فرمائیے اب کلمۂ توحید ارشاد
آپ نے کلمہ محمدؐ کا پڑھایا اوس کو — وہ مسلمان ہوئی اسوقت بصد صدق سداد
پھر تو فرمایا تو کہہ مرد سے اپنے یہ حال — کیونکہ رکھتا ہے تیرا مرد بڑی ہم سے وداد
کہہ سنا کر یہ اسے ہو گئے وہان سے رخصت — مقبلِ جل و علا دین محمدؐ کے عماد
شام کو آیا وہ عورت کا وہان جب شوہر — اوس نے اظہار کی سب اس سے مفصل روداد
اپنی عورت سے سنا جبکہ یہ احوال اوس نے — اعتقاد اور بھی اسکا ہوا حق سے ایزاد

کلمہ احمد کا پڑھا اوس نے بھی ایمان لاکر   مرد و زن پھر تو چلے دونون بسوئے بغداد
پہونچے بغداد مبارک کو وہ دونون جبدم   پائی حضرت کی زیارت ہوی بہت استعداد
زندگی تک رہے درگاہ مبارک کی حضور   دین دنیا کی ہوئی انکو جو تحصیل مراد
جیسی ان دونون نے پائی ہے سعادت یا غوث   ہووے سنی کو بھی تحصیل سعادت امعاد
مدعا میرا دلا دینا خدا سے حضرت   آپکے سایے مین رہوین میری آبا اجداد
آپکے فضل و کرامات سے اے سرور دین   دین و دنیا مین رہے شادمان میری اولاد
ایشہ کون و مکان کیجئے کچھ ایسی مدد   ہووین نابود سرافراز جو ہین اہل عناد
تیغ اسلام سے ایشاہ شجیعان اسدم   ہووے برکندہ غرض کفر کی بیخ و بنیاد
اے جگر بند نبی سید والا حسبی   دین و دنیا مین کرو سنی کی اپنی امداد

کرامت حضرت غوث الاعظم در باب عنایت شدن یازدہ خطاب بر یازدہ زینہ مسجد

باوضو ہاتھ مین یکبارگی مین لے کے قلم   حمد حق نعت نبی کرتا ہون باعجز رقم
بعد ازان آل و صحابان محمد کی صفت   کرکے کچھ ہوتا ہون مین واصف غوث الاعظم
ذکر اک روز کا ہے مسجد بغداد کے بیچ   ایک مسافر نے کیا رہنے کا پایہ قایم
رات کو بند جو دروازہ ہوا مسجد کا   اوس مسافر کو خلہ آگیا کر درد شکم
جائے جب اوس نے نہ پائی کہین پاخانیکی   کی نجاست اسی مسجد مین مسافر نے بہم
ایک پہر رات سے جا کھول کے در مسجد کا   غوث الاعظم رہے دریاد خدائے عالم
اوس مسافر نے جو دیکھا کہ ملی اب فرصت   صاف جاتا رہا اک بار وہان سے اسدم
بعدہٗ آیا موذن جو وہان مسجد مین   اسکو آنے لگی بدبوئی نہایت ہردم
تب گمان آیا اوسے ایک مسافر تھا یہان   شاید اوسنے ہی یہ بے ادبی بڑی کی ہے بہم
ڈہونڈہا چوطرف پایا نہین جب اوسکا پتہ   دیکھا محراب کے نزدیک بڑہا اوسنے قدم
غوث الاعظم تھے وہان بیٹھے بہ یاد خالق   انکو پہچانا نہین سمجھا وہی ہے آدم
پوچھا کیون تو نے کیا اسجائے نجاست ای مرد   تب جواب اوسکو دیئے کچھ نہ شہ نیک شیم
پوچھا ٹہیر اگر کچھ نہ جواب آیا اوسے   جب تو یک مارا طمانچہ ہو نہایت برہم

آپ نے تب بھی نہ فرمایا اوسے کچھ موںھ سے
گیارہ سیڑہیان تھین وہ مسجد کو نہایت زیبا
مار کر زینۂ اول سے گرایا اون کو
ظلم سے دوسری سیڑہی پہ گرایا جو اونھین
تیسری سیڑہی پہ پٹکا جو موذن نی اونھین
چوتھی سیڑہی پہ گرایا اونھین جسدم اوس نے
پانچوین سیڑہی پہ جسوقت گرایا اون کو
قہر سے چھٹوین جو سیڑہی پہ گرایا اون کو
ساتوین سیڑہی پہ جسوقت کہ پٹکا اوسنے
آٹھوین سیڑہی پہ جسوقت گرایا اونکو
ظلم سے نوین جو سیڑہی پہ گرایا اوس نے
غوث کو دسوین جو سیڑہی پہ گرایا اوس نے
گیارہوین سیڑہی پہ جسدم کہ گرایا اونکو
الغرض گیارہوین سیڑہی پہ ہوئے گیارہ خطاب
یعنے یہ سید و سلطان و فقیر و خواجہ
شیخ و مولانا محی الدین جلیل کونین
کیا کہون دوستو حضرت کو ہر اک سیڑہی پر
اشک گرتے تھے محاسن پہ بآن درد الیم
پر نہ فرمایا کچھہ اس شخص کو حضرت نی دہان
تو نے بے ادبی کی مسجد مین یہ کیسی ای مرد
اوسکے کہنے سے نجاست وہ اوٹھا دامن مین
دہوکے دامان کو پھر ہو گئے مصروف نماز
جب تو پہچانا موذن نے یہ ہین غوث کریم
اوس نے پھر کھینچ لے سیڑہی پہ لے آیا ستم
گیارہ سیڑہی سے زیادہ نہ تھی سیڑہی یک کم
تب خطاب آیا کہ سید ہے تو غوث اکرم
تب خطاب آیا کہ سلطان ہے شاہ عالم
تب خطاب آیا فقیر ہے تو شہ عالی ہمم
تب خطاب آیا کہ خواجہ ہے میرا غوث امم
تب خطاب آیا کہ مخدوم ہے تو نیک شیم
تب خطاب آیا ولی شاہ عرب اور عجم
تب خطاب آیا کہ ہے بادشہ نیک قدم
تب خطاب آیا کہ ہے شیخ شہ فضل و کرم
تب خطاب آیا کہ مولانا ہے غوث اعظم
تب خطاب آیا کہ محی الدین ہے ابن ہاشم
تب خطاب آیا جلیل آپکو اللہ سے بہم
درگہ خالق باری سے بلطف اعظم
اور مخدوم و ولی بادشہ فضل و نعم
یہ خطاب آ گئے اللہ سے اللہ کی قسم
رنج ہوتا تھا نہایت ہی بضرب اظلم
جسقدر سبزہ سر سبز پہ ہووے شبنم
جب موذن نے کہا آپ کو از راہ ستم
چل نجاست یہ اوٹھا ہاتھ سی اپنے اسدم
آپ نے پھینکدی لیجاکے بچشم پر نم
صبح یکبار ہوئی نور فروز عالم
کانپکر پکڑے بصد عاجزی حضرت کے قدم

بولا بے ادبی ہوئی مجھسے نہایت یا غوثؓ | کیجیے عفو خطا میری بصد فضل و کرم

اوسکو حضرت نے کہا ہوگی جو میری بخشش | پہلے بخشا ؤنگا اللہ سے تجھے مت کر غم

جب چلے لوگ جماعت کے وہان سے یکبار | پہونچے جس جائے خلاڑا لے تھے غوث اکرم

دیکھا جسجائے نجاست وہ پڑی تھی سب نے | مشک و عنبر کی ہے خوشبوئی کا اوسجا عالم

اوس موذن نے بھی یہ طور جو دیکھا اسجا | دلمین اوسکے ہوئی حضرت کی محبت محکم

فاتحہ کرکے غریبون کو کھلاتا تھا طعام | ماہ کی پہلے سے لے گیارہوین ذتنک بہم

کہتے ہین گیارہوین کا جب سے ہے نکلا دستور | جو یہ عالم مین چلا آتا ہے اب تک قایم

آپ نے مشک نجاست کو بنایا یا غوثؓ | عرض سنی بھی یہ کرتا ہے بصد عجز اتم

مین سراپا ہون گناہون کی نجاست سے غلیظ | فیض حضرت سے رہون پاک و معطر دائم

تنگدستی کی جراحت سے ہوا دل مجروح | آپکا فیض نگہ حق مین ہے میرے مرہم

مدعا میرا دلادو یہ خدا سے حضرت | درگہ خاص کا ہون بندۂ بے دام و درم

اے جگر بند علیؓ سیدِ اعالی نسبی | کیا صفت ہووے تیری سنی ادنی سے رقم

قصیدہ

اے شہ و عز و کرامات کریم عالم | مخزن فیض و عطا معدنِ احسان و کرم

چون برافراختی بافضل و کرامات علم | قرص خورشید سما گشت نثار پرچم

وز در اکر دہی عطا مرتبۂ قطبیت | آمدہ چون بپے آن خرقۂ خاص ابریشم

از پئے جد کریم تو شدہ سقفِ فلک | بہر اقدام معلاش زمین شد جازم

گاہ انصاف تو اے بادشہ عدل و داد | پرورد زیر بغل بچۂ بزرا ضیغم

در جلوئے تو رود فتح و ظفر باشوکت | نصرت از بند سلاح تو ہمیشہ ہمدم

روز و شب آمدہ اے شاہِ سوار چابک | زیر حکم تو زمانہ شدہ ابلق ادہم

بیم تیغت چو کند اے شہِ مردان تاثیر | دشمنت خون شود پیش تو لد بہ شکم

وصف جد تو کند سنی چہ امکان دارد
سلموا صلوا علیہ و صلوات و سلم

کرامت حضرت غوث الاعظمؓ کہ سگ درگاہ او شیر شیخ احمد جام زندہ فیل را کشت

صلوات اللہ سلام اللہ علی محبوب سبحانی
صلواۃ دائماً ابداً علی معشوق رحمانی

پس از حمد خدا نعت رسولِ خاص صمدانی
کروں کچھ دل سے توصیفِ محی الدین جیلانی

کراماتیں ہزاروں ہیں جناب غوث اعظمؓ کی
ولی ہرگز نہیں کوئی محی الدین کے ثانی

کرامت ایک لکھتا ہوں سنو اسکو بصدق دل
ہوئی سرزد جو حضرت سے عجب ہو جائے حیرانی

مسمّی شیخ احمد جام زندہ فیل تھے کوئی
سواری شیر پر کرتے ہمیشہ سیر زمانی

کہیں کوئی ولی ملتا تو یہ پیغام کرتے تھے
روانہ گائے ایک کردو اگر تم چاہو امانی

نہیں تو چھوڑ دیتا ہوں میں اپنے شیر کو اسدم
کریگا کام اپنا وہ تو پھر ہوگی پشیمانی

یہ سنکر ہر ولی گائے ایک اوسکے شیر کی خاطر
روانہ جلد کر دیتا تھا لاکر دل میں حیرانی

کسی نے ایکدن اس سے کہا ایصاحب عظمت
جہان کی سیر میں تم نے نہ پایا ابتلک ثانی

مگر بغداد اشرف کو کبھو تشریف فرماویں
وہاں رہتے ہیں اک صاحب محی الدین جیلانی

کہا اس شخص سے سنکر کہ البتہ میں اس ہی بھی
ملونگا ایکدن جاکر جو ہوگا فضلِ رحمانی

یہ کہکر سوئے بغدادِ مبارک ہوگئے راہی
جناب غوث کو سب ہوگئے اسرار اعلانی

تو پیش از شیخ کے آنے کے اکدن صاف محفل میں
کہے اپنے مریدوں سے جناب غوث صمدانی

ولی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل آتا ہے
مگر ہے شیر پر اسوار اسمیں ہاہے یہ نفسانی

ابھی ایک گائے لارکھو تم اسکے شیر کی خاطر
کریگا جب طلب آکر تو اوسکی ہے یہ مہمانی

غرض ایک گائے آگے ہی وہاں موجود رکھی تھی
جو آئے شیخ اسجا یہ کیا پیغام نادانی

کہ میرے شیر کی خاطر ایک اچھی گائے بھجوادو
نہیں تو آپکی بستی میں پہنچیگا نہیں بانی

یہ اپنے شیر کو دیکھو ابھی میں چھوڑ دیتا ہوں
وہ اپنا کام کر جاویگا اے محبوب سبحانی

تو حضرت غوث اعظم نے کہا قاصد سے یہ سنکر
یہاں سے جاؤ تم اوس شیر کی کرتا ہوں مہمانی

کہا قاصد نے جاکر شیخ سے پیغام حضرت کا
تو سنکر شیخ بولا ناگہاں از راہِ نفسانی

تمامی اولیائے افضل و اکمل کے زمرے میں
بڑا ایک مرتبہ رکھتا ہے دیکھو غوث صمدانی

مگر وہ بھی میری صورت سے ڈر کر گائے دیتا ہے
اگرچہ ہے وہ افضل تر یہ ہوں میں ایسا حقانی

غرض حضرت نے اوسکے پاس جب گائے روانہ کی — چلا لیکر مرید بارگاہ قطب ربانی
وہان تھا ایک کُتا وہ بھی ہمراہ ہو رہا اسکی — جو کُتا خانقاہ کے در پہ کرتا تھا نگہبانی
جناب غوث کے خادم نے جسدم گائے پہونچائی — تو اوسنے گائے پر اس شیر کو چھوڑا الغرانی
کھڑی جب رہگئی گائے تو دیکھی شیر کی صورت — تو کُتے نے کیئے تب تیز دندان اپنے برّانی
عقب سے شیر کو کُتے نے ایک ہی جست مین پھاڑا — زمین پر شیر اوسکا تب تڑپکر ہو گیا فانی
ہوئی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل کو خجالت — کہا اوسوقت لوگون سے ہوئی کیا مجھسے نادانی
غرض حضرت کا قائل ہوکے آیا پھر تو خدمت مین — جناب پاک مین کی عرض اپنی رکھکے پیشانی
نہایت مجھسے گستاخی ہوئی ہے عفو فرمانا — نہوئیگا ہوا اس کمترین سے فعل شیطانی
تمامی اولیائے اولین و آخرین اندر — تمھین کو زیب دیتی ہے شہ کونین سلطانی
تمھارے در کا کُتا ہے مقرر شیر سے بڑھکر — مجھے بھی جانکر کُتا دو اپنے در کی دربانی
جناب غوث مین کی اپنی گستاخی سے جب توبہ — نہایت گریہ وزاری سے کرکر اشک افشانی
ہوئی حضرت کو اوسکے گریہ وزاری پہ اک رحمت — بنایا اوسکو خادم جب تو از راہ کرم رانی
کیا حضرت نے خادم جبکہ اپنا شیخ احمد کو — ملا اک فضل سے اللہ کے اسکو رتبہ شاہانی
جناب غوث کی فضل و کرامت مین ہین کچھ ایسی — کہ جسکو مانتے ہین عالم اجسام و روحانی
بچایا شیر کے پنجے سے جیسے تم نے گائے کو — چھوڑاؤ نفس سے مجھکو بھی حضرت قطب ربانی
وہ جیسا امن بخشا گائے کو تم نے درندے سے — یہ سنی کو بھی حضرت دیجیئے اب امن آمانی
مدد کچھ ایسی ہو یا غوث اعظم تیغ بران سے — جو ہین اہل بغاوت ہووین مثل گاؤ قربانی
دعا فرمایئے آقا جناب حق مین کچھ ایسی — یہان سے اُس سرے تک ہووے عالم مین مسلمانی
کرین سب کفر سے توبہ گلو مین انکے ہو دایم — بجائے رشتۂ زنار تسبیح سلیمانی
طفیل ذات اعلیٰ درگہ خالق سے بلجائے — جیئے تک سنی ادنیٰ کو توفیق ثنا خوانی
کیا کر یاد حضرت غوث کو ہر وقت اے سنی — خدا کے فضل سے ہوگی تیری مشکل کی آسانی
جناب غوث کے گھر کا تو کُتا بنکے رہ سنی — شرف رکھتا ہے شیر دن پر سگ محبوب سبحانی
سگ درگاہ میران شو چو خواہی فضل حقانی — کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

کرامت غوث الوریٰ در بیان اولیا شدن گروہ گنہگاران

مرحبا آلِ نبیؐ صاحب فضل و اعجاز … مرحبا نور علی سیدِ اعلیٰ ممتاز

حمدِ حق نعت نبیؐ کرکے میں پہلے آغاز … بعد ازاں غوث کے لکھتا ہوں سنو راز و نیاز

نام ہے جم غفیر ایک کتاب فائق … اوس سے اب کرتا ہوں اس حال لکھوں میں خامہ طراز

غوث ایک روز تھے مسرور بہت محفل میں … ایک درویش نے کی عرض بصد عجز و نیاز

روز درگاہ سے رہتی تھی سخاوت جاری … آج ابتک نہ سخاوت ہوئی اے بندہ نواز

سنکے خادم سے کہا غوث نے ایکسو چالیس … لاؤ فساق و گنہگار و نہایت غماز

جب تو خادم نے وہاں ڈھونڈ کے ایکسو چالیس … لاکے حاضر کیئے کرکے بہت ہی تگ و تاز

سیدھی جانب کو کیئے آپ نے جب نشتر شخص … بائیں جانب کو بھی اتنے ہی تھے عصیان پرداز

دو طرف سارے گنہگار کھڑے رہگئے جب … عرض کی آپ نے اللہ سے کر دست دراز

میں نے یارب یہ گنہگاروں کو تجھکو سونپا … تیری درگاہ میں مقبول ہو یہ میری نیاز

یہ سخن کہتے ہی اون سارے گنہگاروں ہی … ہوگیا بات میں ہر ایک ولی صاحب راز

تب جواب آپ نے درویش کو اسطرح دیا … یہ سخاوت ہے میری آج سے سن اے دمساز

کرکے درویش وہ بے ادبی سے اپنی توبہ … رہگیا عشق میں حضرت کے بصد سوز و گداز

کردیا تم نے ولی اتنے گنہگاروں کو … عرض سنی کی یہ ہے آپ سے اے بندہ نواز

اون گنہگاروں کو جسطور سے حق کو سونپا … درگہ حق میں کرو سنی کو یا غوث نیاز

فضل سے آپکے کچھ وہ بھی تو پالیوے مراد … جیسے وے سارے ولایت سے ہوئے سرفراز

فضل سے حق کے طفیل آپکے اے سرور دین … اہل اسلام کو سب ہو رہے توفیق نماز

اپنی رحمت سے اونھیں اور ممیز کردو … دینداری میں جو ہیں الیشہ و الا ممتاز

سرخرو ہو دیں ہر ایک کار میں سارے دیندار … منفعل ہوتے رہیں تا بہ ابد اہل نقاز

اسطرح اہل غزا سے یہ گریزاں ہو دیں … جسطرح باز سے گنجشک کرے ہے پرواز

حق سے دلواد و غرض میری مرادیں ساری … کیا کروں عرض کہو آپ تو ہو واقفِ راز

غوث کی ذات پہ پڑھ دلسے درود اے سنی … مرحبا بولیں ملائک تیری سنکر آواز

کرامت حضرت غوث قدس سرہٗ در بیان بیرون آمدن جہاز غرق شدہ

صلوٰتُ صلِّ علیٰ غوث صاحب العظمت — سلام و الف تحف رحمتٌ علیٰ رحمت

خدا کی حمد مین کرتا ہون پہلے با الفت — ہے جسکی حمد مقدس مین رات دن خلقت

خدا کی حمد کے بعد از جو پوچھو سرا کدم — نبیؐ کی نعت ہے صلِّ علیٰ بڑی نعمت

خدا کی حمد و محمدؐ کی نعت کے بعد از — نبیؐ کی آلؑ و صحابہ کی خوب ہے مدحت

یہ سب کے بعد ثنا مین ہے افضل و اعلیٰ — ثنائے غوثؓ جو کیجئے بہ نیک تر نیت

ہے ذات غوثؓ مکرم بوصف رحمانی — زبان جو ہل سکے اسکی صفت مین کیا قدرت

نبیؐ سے معجزے جتنے ہوئے ہین خلقت مین — ہوئی ہین اتنی کرامات اون سے باشوکت

ہوئین ہزارون کراماتین آپ سے سرزد — سنو یہ اونمین سے ہے اک کرامت ندرت

عجب یہ قصہ ہے اکدن کنارے دریا کے — سرائے خاص سے آئے تھے غوث بافرحت

خدا کی صنعت کامل کی سیر کرتے تھے — سوا ایسے عرصے مین بوڑہی سی آئی اک عورت

گھڑا لے آئی تھی پانی کے واسطے اوسجا — گھڑا اوہ رکھہ کے لگی شور کرنے بارقت

کچھ ایسا شور مچایا تھا اوس نے رونیکا — تمام اہل تماشا کو ہو گئی حیرت

جناب غوثؓ نے دیکھا تو پوچھا لوگون سے — یہ کیا سبب ہے جو روتی ہے یہ باینحالت

کہا کسی نے عجب ہے یہ قصہ پرسوز — بیان کرنے مین آتا نہین ہے اے حضرت

بیان کرتا ہون یا غوثؓ کچھہ ذرا مین سنو — تھا ایک لڑکا یہ بڑہیا کو صاحبِ جرأت

تھا نور چشم و جگر گوشہ صاحبِ دانش — حسین صاحب اخلاق و صاحب ہمت

فدا یہ اوسپہ تھی اسپر فدا وہ ہوتا تھا — تھی دونون مادر و فرزند مین بڑی الفت

خوشی سے ہوتی تھی گذران اونکی ہر اک طور — خدا کے فضل سے رکھتے تھے تھوڑی سی دولت

اسیطرح سے کٹے چند دن تو بڑہیا کو — ہوئی وہ بیٹے کی شادی کیواسطے رغبت

تو سارے اپنے سگے اور دوستون کو تمام — خوشی کے ساتھ وہ بڑہیا نے جا کی دعوت

تمام جمع ہوئے جب تو اک جہاز اوپر — سوار ہو کے چلی ساتھ لے کے جمعیت

کسی جزیرے پہ جا پہونچی ساتھ خویشونکے — تو اپنے بیٹے کی اوسجائے بڑہی کی نسبت

بڑی ہی دہوم سے اوسجائے پڑہنی شادی
تمام ہوچکی شادی وہان سے تب بڑہیا
یہان آگئے اور وہان کے تمام خویشون سے
بڑی ہی شان وتجمل سے گہر کو آتے تہے
جہاز ڈوب گیا سارا جب تو دریا مین
وہ تختہ ایسا ہی بہتا تہا بیچ دریا کے
وہان سے بعد کئی روز کے بہ نالہ و آہ
یہ بات ہوکے قضا ہوگئے ہین بئیس برس
اسی ہی غم سے یہ گہٹ گہٹ کے ہوگئی لاغر
تمام خویش و اقارب بہو بہی بیٹا بہی
یہ حال غوث سے جسدم بیان کیا اوسنے
کہا پکار کے مت رو زیادہ اس سے تو
کہا وہ بڑہیا نے سنکر یہ بات ہو دی کہان
کہا یہ غوث نے بیٹا بہی بلکہ تیری بہو
کہا وہ بڑہیا نے سنکر کہان ہین وہ بابا
کہا پکار کے حضرت نے پہر کے آتے ہین
کہا وہ بڑہیا نے بابا تو مسخری مت کر
تمام ڈوب گئے بہائی بندا اے بابا
یہ میرا رونا نہ موقوف ہو قیامت تک
خدا نے مجہکو ضعیفی مین کیا بتایا غم
مزہ یہ زندگی دیتی ہے موت کا مجہکو
جو یاد آتا ہے وہ حال مجہکو اے بابا
یہ کہکے پانی کا لیکر گہڑا اچہلی بڑہیا

کہین تو بلجے تہا باجا کسی جگہہ نوبت
بہو کو بیٹے کو ہمراہ لے ہوئی رخصت
جہاز ایک بہرا تہا تمام تہی فرحت
یکایک آگیا طوفان تو ہوگئی دہشت
پہ ایک تختے پہ بڑہیا رہی بصد آفت
کسی طرف کے کنارے لگا بصد دقت
پہر اپنے ملک کو آئی بحالت عُسرت
کہ اب تلک اوسے اسبات کا ہے غم حضرت
بدن مین اوسکے نہ باقی رہی ہے کچہہ قدرت
جو ایکدم مین مرین اوسکو کیون نہو فکرت
تو آئی آپ کو بڑہیا کے حال پر شفقت
کہ تیرا بیٹا نکل آئیگا بہ صد عشرت
جو مردہ زندہ ہو آوے تو ہے بڑی حیرت
وے دونون صاف نکل آوینگے بآملیت
وے ڈوب جاکے ہوئی بیس سالکی مدت
بہو بہی بیٹا بہی سب خویش و مال اور نعمت
مین اپنے غم مین کہڑی رو رہی ہون با محنت
فقط مین ایک بچی ہون اوٹہاکے سوز حمت
مجہے یہ رونے سے اکدم نہوویگی فرصت
کلیجا کیون نہو ٹکڑے کہ غم کی ہے ضربت
تہا خوب ویسی ہی ہوتی جو میری بہی رحلت
جگر اوکہڑتا ہے ہوتی ہے دلپہ اک وحشت
بنا امید و بغم مبتلا بلا راحت

جناب غوثؓ کو دیکھی نہین تھی اس بات ۔ کلام شبہہ کے کرتی تھی از پس غیبت
جناب غوثؓ مین بڑھیا مین فاصلہ تھا بہت ۔ کھڑے تھے لوگ بھی اسوقت درمیان بہت
تو اوسکو لوگ لے آئے جناب غوث تلک ۔ وہ بڑھیا دیکھکے حضرت کو بولی با فرحت
قسم خدا کی مین کہتی ہون صدق نیت سے ۔ یقین ہوا مجھے جھوٹی نہین ہے یہ صورت
کہا کہ غوثؓ بڑا غم ہے میرے دل پر اب ۔ خدا کیواسطے فرماؤ مجھپہ کچھ شفقت
دعا سے آپکی میری مراد ہو حاصل ۔ خوشی ہو دلپہ وہ آگے کی جائے سب محنت
جناب غوثؓ نے فرمایا لے تمام جہاز ۔ اوسی خوشی سے نکل آویگا نہ کہا ہیبت
یہ سنکے خوش ہوئی بڑھیا تو غوثؓ اعظم نے ۔ جناب حق مین دعا کی کہ میری رکھ عزت
جہاز سارا نکل آوے یا ربی اسدم ۔ تو اس غریب پہ کر اپنے فضل سے رحمت
جہاز نکلا نہ کہنے سے غوثؓ اعظم کے ۔ تو آپ کو ہوئی اوسوقت اک بڑی خجلت
تو پھر خدا سے دعا کی کہ یا الٰہی جہاز ۔ کرم سے تیرے جو نکلے تو ہے بڑی قسمت
نہ نکلا پھر بھی وہ کہنے سے آپکے جسدم ۔ تو غصہ آگیا حضرت کو تب بصد شوکت
کہا خدا سے نکالے گا یا نہین تو جہاز ۔ کہ اتنی بات کی تجھمین نہین ہے کیا طاقت
تو ایسے عرصے مین آیا جہاز پانی پر ۔ وہی خوشی تھی وہی باجا اور وہی بہجت
یہ حال دیکھکے بڑھیا بھی اور لوگ تمام ۔ بہت ہی بھول گئی دلپہ آئی اک فرحت
جناب غوثؓ نے جب کی تو عرض اللہ سے ۔ ہمیشہ پہلی دعا مین بر آتی تھی حاجت
یہ کیا سبب تھا کہ کی مین نے تین بار دعا ۔ تب آئی پانی پہ کشتی تھی اتنی کیون مہلت
جناب حق سے تب آئی ندا کہ اے محبوب ۔ ذرا مین کرسکین جو چاہین ہم مین ہے قدرت
مگر یہ دیکھ دو عالم کو کتنے دیر لگے ۔ کہ چھے ہی روز کے عرصہ مین ہمنے کی خلقت
بنا نہ سکتے تھے کیا پل مین ہم دو عالم کو ۔ جو روز چھے لگے ہمکو تو یہ بھی تھی حکمت
معالجہ جو ہوا آج کا تو سن اوسکو ۔ گذر گئے ہوگئی تھی بیس سال کی مدت
جہاز و مال غرض خاک ہو گیا تھا تمام ۔ خوراک ماہیان آدم ہوئے تھے بے منت
کہ تیری ہمکو تھی خاطر دعائے اول مین ۔ کئے اکھٹے تمامی کو ہم نے ایک ساعت

دوئیم دعا جو کی تو نے تو ہم نے قدرت سے — بنائی ساروں کی یکبار شکل اور ہیئت
سیوم دعا مین نکالے تیار کر کے تمام — جہاز و آدم و اسباب ہم نے بحرکت
یہ سُن لے کار یہ ممکن نہ تھا کہ ہوگا کچھ — فقط تیری ہی دعا کی یہ ساری تھی برکت
یہ سُنکے عجز سے حضرت نے تب کہا حق سے — الٰہی تیری ہی سب دی ہوئی ہے یہ رفعت
غرض جہاز کنارے پہ آلگا اوسدم — مکان مین آئے وہ ساری بفرحت و شوکت
بہو کو بیٹے کو خویشون کو ساتھ لیکے تمام — جناب غوث سے اوس پیرزن نے کی بیعت
جہاز ڈوبا ہوا جیسا وہ نکالے ہو — یہ سنی کی بھی ہے یا غوث تم سے کچھ حاجت
جہاز عیش میرا غم کے بحر مین ہے غرق — نکالو اوسکو تو ہے آپکی بڑی منت
ہے غوث سنی یہ عریان بخلعت مقصود — اب اسکو تم مع احباب دیجئے خلعت
کہ شادی دلپہ رہے اوسکے اور تمامی کے — عطا ہو فضل سے یا غوث دل کو جمعیت
تم اونکو خوش رکھو دنیا مین اور عقبی مین — بڑے مربی جو مخدوم ہین میرے حسرت
کرم سے قابل و لائق کو اور مسلم کو — بدو جہان رکھو خوش تم بعزت و حرمت
عنایت ایسی کرو اپنی حال حنفی پر — کہ اوسکو ہووے دو عالم مین روز و شب فرحت
غرض یہ سنی کو اور اوسکے ساری خویشونکو — کرم سے کیجئے اپنے مشرف خدمت
ہے غوث اہل جماعت جو صاحب دین یہ — تمام ہو وین خوشی سے بصحت و راحت
تمھارا روز ازل سے غلام کمتر ہون — خدا سے کہکے دلا دو یہ میری ہر حاجت
خوشی ہو چین ہو راحت ہو روز قسمت سے — خدا کے فضل سے گر آپ کی ملے صحبت
درود پڑھ تو بذات محمد اے سنی — اور اوسپہ اوسکی جو اعلیٰ بزرگ ہے عزت
یہان سے فاتحہ پڑہکر وضو سے ای سنی — ادب سے کیجئے اپنی دعا کو اب ختمت

کرامت حضرت غوث الاعظم در بیان تبدیل شدن صورت

سلام مرحبا کو تحفہ رسم عز و جل — صلوٰۃ صل علی غوث افضل و اکمل
پس از محامد حق نعت احمد مرسل — ثنائے غوث بکرم ہے اکمل و افضل
تھین زندگی مین ہزارون کرامتین انکی — پس از وفات یہ کی ہے کرامت مفصل

سنا ہے مین نے کہ ایک شہر ہند مین ہی عظیم
تھی ایک بڑہیا وہان غوث کے مرید و نیسح
ربیع ثانی مین ایک سال روز یازدہم
تھی ایک گائے اوسے ذبح کر بحسن دل
یکایک آتا تھا چپراسی ایک رستے سے
یہ سنکے آیا وہ چپراسی گھر مین بڑہیا کے
ہے قحط بکری کا اس ماہ مین بصد شوکت
کہ آج اوسکے بھی دستر پہ گوشت آیا نہین
کہا وہ بڑہیا نے اوسوقت اس سپاہی بابا
تھا ایک بکرا میرے گھر مین اوسکو ذبح کیا
وہ بولا آج ہر اک گھر مین ہر طرف ہر جا
کہا وہ بڑہیا نے اے بابا سچ کہا تو نے
مگر ضرور کو ایک گائے مین نے کٹوا کر
یہ سنکے اوس نے کہا کام کیا کیا تو نے
نہین تو جانتی حاکم یہان کا ہندو ہے
ہے حکم ہاتھ لگاوے گا گائے کو کوئی
اسی ہی وقت خبر دونگا جا کے حاکم کو
یہ سنکے عاجزی کرنے لگی وہ بڑہیا تب
نہ کچھ وہ سمجھا تو لاچار ہوکے بڑہیا نے
کہد لنا کیا تھا کہ اسوقت قتل کر ڈالا
درخت بویا تھا جیسا وہ ویسا پھل پایا
غرض وہ پا چکا پھل اوسکو یکطرف رکھا
تمام دعوتی آتے تھے اور کھاتے تھے

بیان کرتا تھا مجھسے فقیر ایک اکمل
ہمیشہ فاتحہ کرتی تھی وہ سعید ازل
نہ پایا بکرا وہ بڑہیا نے وہان کسی بھی محل
نیاز غوث کی گیارہوین کو پاک ملل
بلاکے اوسکو کہا تو بھی کھانا کھالے چل
تو پوچھا گوشت کہان سے یہ پایا کہہ اول
یہان کے راجہ نے ڈہونڈ ہوا یا ہر طرف جنگل
کہ تو نے کلۂ بز مین کہان کیا مدخل
تجھے یہ باتون سے کیا چل تو کھانا کھا کے نکل
بس اب تو کھا کے چلا جا نہ کر یہان کلکل
نہ پایا بکرا بہت ڈہونڈا ہر گھڑی پل پل
نہ پایا مین نے بھی بکرا بہت سی کی ہلچل
نیاز غوث کی کی تجھسے کیا رکھون اوجھل
کہ کاٹی گائے کو اب تیری جان پر ہی خلل
ہمیشہ گائے کو پوجے نہ اسپ فیل و جمل
تو اوسکا ہاتھ قلم ہووے ہے یہی فیصل
وگرنہ جان پہ مشکل پڑیگی میری کبل
اور اوسکے بیٹے بھی کرتے تھے گو ہزار چھل
کیا اشارہ تو بیٹون نے اسکے ڈالا کھندل
غضب ہے کھولی جو یکبار اپنی تیغ کی سل
وہ پھل کچھ اور نہین تیغ آبدار کا پھل
پھر اپنے کام مین شاغل ہوئے وہان سے نکل
بڑو سہی اہل قرابت غریب و اہل دول

فراغتی ہوئی دعوت سے جب تو بڑھیا نے ۔ وہ لاش کوڑے مین باندھی منگا کر ایک کمل
اور اپنے بیٹے سے بولی کہین یہ پھینک کی آ ۔ تو لیکے چلدیا سر پر جو بار تھا اثقل
جو پہونچا شہر کے دروازے پر اوٹھا کر بار ۔ نگاہبان سے بولا کہ کھول دے بھاکل
مین کچرا ڈال کے آتا ہون شہر کے باہر ۔ او جالا ہو گیا اوسوقت کھول دی سنکل
یہ سنکے بولا وہ دربان اوسکو اے بھائی ۔ دے میری گائے کی خاطر ذرا سا گھانس اول
کہا وہ لڑکے نے اے بھائی یہ تو آخر ہے ۔ ہے کچرا اسمین ہین ساری بھری ہوئی پشکل
کہا کہ کچھ بھی ہو بھوکی کھڑی ہی میری گائے ۔ اگرچہ تلخ ہے پھر بھوک کے ہے وقت عسل
یہ کہکے گھانس کی خاطر کیا جو اونچا ہاتھ ۔ تو گٹھری سر سے زمین پر یکایک آئی پھسل
جو اوسکو کھولی تو یک لاش اوسمین آئی نظر ۔ مگر بعینہ تھا سور کا مونھ سزائے عمل
تھا جسم آدمی کا مونھ بنا تھا سور کا ۔ یہ حال دیکھ کے دربان ہو گیا حائل
اور اوس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہی کہہ اسکو ۔ ہے لاش کسکی یہ ہے کون ایسا بدہیکل
تمام کیفیت اوس نے کہی تو دربان نے ۔ خبر دی حاکم دوران کو جا بخاص محل
خبر یہ سنتے ہی پوچھا بلا کے حاکم نے ۔ کہا وہ لڑکے نے سارا بغیر مکر و دغل
وہ لاش کھول کے دیکھی تو مونھ تھا سور کا ۔ بدن مین پڑ گیا لرزہ ہوئی ایک اسکو دہل
تھے تین بیٹے وہ بڑھیا کے رکھہ لئے نوکر ۔ بٹھا کے بڑھیا کو بولا بہ مسند مخمل
ہر ایک گیارہوین کو ذبح سات گائین کر ۔ لے حکم دیدیا تجھ کو یہ کام سے مت ٹل
یہ فضل غوث کا دیکھو کہ سخت مشکل مین ۔ پھنسی تھی کیسی وہ بڑھیا یہ آئی صاف سنبھل
اے غوث میری بھی خاطر دعا کرو حق سے ۔ مراد میری ہو حاصل بفضل عز و جل
پھنسا ہون اندنون یا غوث سخت مشکل مین ۔ دعا کرو کہ جو مشکل ہے میری ہووے حل
ہے سنی آپکا فدوی کرو یہ اوسپہ کرم ۔ جو اوسکے بد ہین عمل سب بہ نیکوئی ہون بدل
ہے اوسکو درد سر فکر ایک شدت سے ۔ عطا کرو اوسے اسوقت فیض کا صندل
دعا کچھ ایسی کرو حق سے یا محی الدینؓ ۔ مدد سے آپکی ہو بیخ کفر مستاصل
ہے کشت زار زبس خشک تر اے غوثؓ کریم ۔ خدا کے واسطے برساؤ رحم کا بادل

عنایت ایسی کرو اسپہ یا محی الدین رضہ | کہ ہووے خاتمہ بالخیر جبکہ آوے اجل
اندھیری قبر مین ہو ویگی اسکی جب یاغوثؓ | تو ایسے وقت لگا دیجیئے رحم کی مشعل
بفضل آپ ترحم سے منطفی کیجئے | جگر کی آتش غم ہے جو بجھ سکے ہے منقل
توسنی ختم کراب پڑھکے فاتحہ یہان سے | لگا دے غوثؓ کے خیمے سی بس طناب اجل

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

اول دہن کو دہو کے کرون کچھ ثنائے رب | بعد از کرون مین وصف محمدؐ کا با ادب
حمد خدا و نعت محمدؐ کے بعد از ان | لکھتا ہون یہ کرامت غوث کریم اب
اک ماجرا عجیب سناتا ہون غوثؓ کا | ہمکو عجب ہے غوثؓ کے نزدیک کیا عجب
تھی عمر چھوٹی غوثؓ مکرم کی اون دنون | گودی مین اپنی دایہ کے بیٹھے تھے باادب
معمول پر کنارے سے مشرق کے صبح کو | ظاہر ہوا چمکتا ہوا آفتاب جب
دیکھا جو آفتاب کو دایہ کے گود مین | سمجھے یہ غوثؓ دلمین کہ روشن ہی کیا سبب
اوسوقت جلد کود کے دایہ کی گود سے | جاکر ہوئے وہ مہر پہ حضرت سوار تب
جسدم سوار ہو گئے آپ آفتاب پر | اوسوقت اوسکی کند ہوئی روشنائی سب
پھر وہان سے کود پھاند کے دایہ کی گود مین | آبیٹھے وہ جناب معلے اشہ عرب
بعد از کئی دنون کے جو جیلان سے کر سفر | بغداد مین جو آئے وہ شاہ علی لقب
پھر تو وہان کرامتین ہونے لگین بہت | مشہور خاص و عام ہوئے وہ علی النسب
گیلان سے آئی دایہ وہ ملنے کو آپ سے | کی عرض ہاتھ باندہ کے آہستہ با ادب
اے میرے نور چشم شہنشاہ اولیا | سردار عالمین و مفخر علی لقب
ایک روز میری گود مین تھے آپ جلوہ گر | بتلائی مجھکو اپنی کرامت یہ بوالعجب
خورشید پر سوار ہوئے اے نبیؐ کی نور | جلوہ تمہارے نور کا ایسا ہوا تھا تب
خورشید نور بار کا جاتا رہا وہ نور | چمکا جہان مین آپ کے چہریکا نور سب

قصیدہ

اے بر سمائے فخر توئی انور آفتاب | دست سبق بحسن نہادے بر آفتاب

از نور جد تست تجلی دو جہان
اے آفتاب از تو شدہ آفتابہا
ہر ذرہ غبار رہت آفتاب ہست
نقد زکوٰۃ حسن چنان بر فشاندہ
یا صاحب الجمال تو محبوب کبریا
چشم و چراغ فاطمہ دلدار مصطفےٰ
سنی کہ ذرہ وار غبار رہ تو ہست

گردد چہ از جمال رخت ہمسر آفتاب
این خوبیہا کہ داری کجا اندر آفتاب
این فیض وجود و لطف و کرم کے در آفتاب
دار دہمیشہ کیسہ خود پر ز زر آفتاب
گردد نثار در گہہ تو اکثر آفتاب
بر اوج خاندان نبیؐ انور آفتاب
دار د امید روز سے شود بہتر آفتاب

پھر اور آرزو ہے وہ دیکھون کمال مین
حضرت جناب غوث مکرم امام دین
جسوقت تو نے دیکھا وہ بچپن کا وقت تھا
آگے سے حق نے مرتبہ میرا بڑھا دیا
بچپن مین اوڑ کے جاسکا مین آفتاب پر
ہر روز آفتاب تجلی کردگار
ہر چند کو دپھاند کے مین چاہتا ہون جاؤن
یہ کہکے آپ چپ ہوئے اور دایہ اسطرف
بس کر تو سنی یہان سے قلم رک گی رہگیا
کر عرض یہ پکار کے یا غوث نامدار
جو دشمنان دین ہین وہ نابود ہون تمام
ای سنی پڑہ تو روح مقدس پہ فاتحہ

اے سید بلند نسب وے شہ عرب
فرمائے اوسکو کر کے تبسم بزیر لب
مین ناتوان گو دمین رہتا تھا تیری تب
سو درجے آفتاب سے رتبہ بڑا ہے اب
اے امان جان میرا وہ بچپن کا تھا سبب
آتے ہین میرے پاس ہزارون ہی ذطلب
لیکن وے ہلنے دیتے ہین اسجا سے مجھکو کب
آداب کر کے ہوگئی رخصت وہان سے تب
وصف اوس جناب پاک کا تجھسے رقم ہو کب
میری مراد رب سے دلا دو یہ بے تعب
پڑ جائے او نپہ غیب سے اللہ کا غضب
جسکے طفیل ہوویگا اک روز فضل رب

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ پسر ضعیفہ غرق شدہ بود باز زندہ شد

کہہ کے اول زبان سے بسم اللہ
مومنو تم سنو بگوش ضمیر
ایک ضعیفہ کو ایک ہی تھا پسر

بعد نعت نبیؐ رسول اللہؐ
ہے حقائق مین اسطرح تحریر
غرق دریا کے ہوگیا اندر

جب تو بڑہیا نے غوث اعظمؓ سے
تم ہو یا غوثؓ صاحب قدرت
غوثؓ الاعظم نے اوسکو فرمایا
جب تو خوش ہوکے پہونچی اپنے گھر
عرض کی جاکے پھر نہین آیا
آپ نے جب مراقبہ کر کر
دیکھی جب گھر مین جاکے وہ بڑہیا
گھر سے پھر نکلی بیقراری سے
اب تلک خانہ زاد حضرت کا
آپ نے پھر مراقبہ کر کر
اوسکو فرمایا جا تیرا لڑکا
سنکے بڑہیا گئی جو اپنے گھر
دیکھہ بیٹے کو باغ باغ ہوئی
لے کے بیٹے کو ساتھہ بافرحت
پھر تو حضرت نے بیقراری سے
مجھکو تو نے یہ پیر زن کے حضور
جب مین کرتا تھا ایکبار دعا
اب دعا مین نے کی جو ستہ بار
تو نے ذلت مجھے بہت دی اب
غوثؓ الاعظم کو تب ہوا ارشاد
مین تجھے بولتا ہون سارا سبب
تو نے کی جبکہ پہلی بار دعا
جب ملائک پہ میرا حکم ہوا

عرض کی آکے چشم پرنم سے
میرا لڑکا دلادو اب حضرت
تیرا لڑکا مکان کو آیا
دیکھا گھر مین نہین ہے پیارا پسر
کیا سبب ہے کہو حبیب خدا
کہا اوس سے اب آیا تیرا پسر
تھا نہ حاضر مکان مین لڑکا
عرض کی جاکے آہ وزاری سے
خانۂ تار مین نہین آیا
اپنا زانو سے کر کے اونچا سر
گھر مین آیا ہے غم نہ کھا بڑہیا
دیکھا گھر مین ہے حاضر اپنا پسر
اوسکو اوس رنج سے فراغ ہوئی
ہوئی آکر مشرف خدمت
عرض کی یہ جناب باری سے
کیا شرمندہ تو نے رب غفور
ہوتا حاصل تھا مدعا میرا
تب مراد آئی میری اے غفار
یا ربی کہدے اسکا کیا ہے سبب
میرے محبوب رکھہ تو دل کو شاد
مچھلیان کھا گئی تھین اوسکو سب
تیری خاطر سے الشیء اعلیٰ
جمع کر ڈالے اوسکے سب اجزا

بار دویم دعا کی تو نے جب
تیسری بار کی جو تو نے دعا
پھر تو دریا سے اوسکو باہر لا
سنکے حضرت نے عرض کی یارب
ایک ایمائے کن سے خلقت کو
دن قیامت کے عالم دنیا
ہے یقین مجھکو ایک لمحے مین
جان دیکر اوٹھائے گا اونکو
ایک بیجان تن کو دینی حیات
حق نے فرمایا اے میرے معصوم
خیر آزردہ تو ہوا ہے اب
مین یہ آزردگی کے بدلے اب
عرض کی آپ نے جھکا کر سر
کم وزائد کی کیا ہے مجھکو تمیز
تو ہے صاحب میرا کریم و عظیم
حق نے فرمایا اے میری محبوب
جس جماعت پہ گر کرے تو نظر
اور تو جس زمین کو دیکھے گا
عرض کی آپ نے خداوندا
وے ولی ہون اگر تو مجھکو کیا
پھر تو اللہ کا ہوا فرمان
تجھکو یہ بات گر نہین منظور
اے میرے با وقار سرور دین

شکل وصورت بنائی ہم نے تب
تن بے دم کو ہم نے دم بخشا
ہم نے اوسکے مکان کو پہونچایا
باعث اوسکا سنا تو مجھکو اب
بو دنا بو دسے کیا ہے تو
متفرق جو اسکے ہین اجزا
امر سے تیرے اونکو جمع کرین
قدرتِ کاملہ سے اپنی تو
تیرے نزدیک کیا بڑی تھی بات
میری حکمت مجھی کو ہے معلوم
کیونکہ اسباب سے ہوا ہی عجب
جو تو چاہے عطا کرون وہ سب
مین ہون ناچیز بندۂ کمتر
اپنے لائق مین چاہونگا کچھ چیز
اپنے لائق تو بخش مجھکو کریم
بخشتا ہون تجھے یہ رتبۂ خوب
ہون گے سب وہی ولی کامل تر
زر کی ہو جائیگی وہ ساری جا
مجھکو اسباب سے ہو حاصل کیا
وہ زمین ہووے زر تو مجھکو کیا
میرے محبوب دل نکر تو گران
جس سے تو خوش ہو وہ ہین ہم ضرور
یہ بھی منظور تجھکو ہے کہ نہین

باوضو ہو کے دل ٹھکانے دہرے — اسم کا تیرے جو وظیفہ کرے
اسکو ایسا ثواب و درجہ دون — اسم مین اپنے جو مین رکھا ہون
جو کہ تاثیر میرے نام مین ہو — وہ اثر صاف تیرے نام مین ہو
غوثؓ نے جب یہ سنکے حق سے ندا — شکر یئے کا ادا کیا سجدہ
عرض کی حق سے پھر بعجز عظیم — مین ہون عاصی خدایا تو ہی کریم
تو نے میری بڑائی ہے عزت — مین کہان اور کیا میری حرمت
تیری رحمت کی ساری ہے رونق — ارحم الراحمین تو ہے برحق
تو نے بخشی ہے جان بیجان کو — تجھ سے سارا شرف ہے انسانکو
تو نے نابود سے کیا ہے بود — کیا تیرا شکر ہو وے اے معبود
سب فنا ہے مگر بقا تو ہے — مالک الملک اے خدا تو ہے
ایسی ایسی طرح سے غوثؓ کریم — کی ثنائے خدائے ربِ رحیم
کہا پھر سر اوٹھا کے شکرِ خدا — اسمی کا لاسم اعظم اللہ
مومنو دیکھیے یہ غوثؓ کا نام — مثلِ نامِ خدا ہے عالی مقام
نام لو غوثؓ حق کا باعزت — ہر دو عالم مین پاؤ گے حرمت
تو بھی اے سنی دل سے شام و پگاہ — کر وظیفہ یہ نام کا للہ
اپنے سنی پہ کچھ نگاہِ کرم — کیجیے یا غوث حق بلطف اتم
کیونکہ لیتا ہے روز آپکا نام — ہے وظیفہ اسیکا اسکو مدام

فاتحہ پڑھ ادب سے ای سنی — مانگ حاجت یہ رب سے ای سنی

یا الٰہی طفیلِ غوثؓ عظیم — حاجتین کر روا بہ لطفِ عمیم
مین گنہگار ہون خداوندا — غوث کے واسطے گنہ سے بچا
تیرا محبوب تر ہے غوثِ عظیم — اوسکے صدقے سے بخش مجھکو کریم
سب عنید ان دین کو یارب — غرق بحرِ عدم مین کردی اب

بحرِ عصیان مین دل جو سنی کا — غرق ہے اوسکو اب ٹھکانے لگا

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یک ضعیفہ را از دعای و حق تعالیٰ یازدہ پسر عطا فرمود

باوضو لیکر قلم لکھتا ہون مین حمد خدا
بعد ازان کرکے ادا نعتِ نبی صلِّ علیٰ

بعد اوسکے کرکے کچھ توصیف اصحابؓ کرام
مین کرامت غوثؓ کی لکھتا ہون باصدق و صفا

نقل ہے گیلان مین کوئی بزرگ عصر تھے
ہارون کے رہنے والے اونکا عثمانؓ نام تھا

ذکر و تسبیح و عبادت مین ہی رہتے روز و شب
ذات سے انکی ہوا کرتی کرامت ظاہرا

یاد مین مشغول تھے اک روز عثمان نام ور
روبرو آکر ادب سے اک ضعیفہ نے کہا

عمر میری ہوگئی ہے اندنون تک ساٹھ سال
اور میرا مرد بھی بوڑھا نہایت ہوگیا

کیا کہون فرزند اک ابتک نہین مجھکو ہوا
روز و شب یہ فکر ہی رہتی ہے مجھکو بارہا

کیا میری تقدیر مین اولاد ہے کچھ یا نہین
نام لیوا کوئی تو ہووے ہمارا اس جگہہ

کچھ کرو ایسی شفقت آج اے عثمانؓ تم
تاکہ دے اولاد مجھکو اس ضعیفی مین خدا

عرض اوسکی سنتے ہی عثمانؓ از راہِ کرم
جا کے نہم آسمان پر جستجو سب کرچکا

لوح پر بچہ ندیکھا اوسکی کچھ تقدیر مین
بولا اس بڑھیا سے اے بڑھیا سخن سُن یہ میرا

مین نے دیکھا لوح اعظم پر خدا کی تیرا نام
جا تیری تقدیر مین بچہ نہین بیٹھی ہے کیا

سنکے یہ روتی ہوئی جاتی تھی بڑھیا اپنے گھر
راہ مین اوسکو ملے جب غوثؓ الاعظم ایکجا

عمر تھی چھوٹی سی حضرت غوث کی اسوقت مین
پوچھا بڑھیا سے تو کیون روتی ہے کہہ کچھ ماجرا

یون کہا بڑھیا نے اے شہزادۂ عالم سنو
مین نے جا عثمانؓ سے احوال اپنا سب کہا

کیا میری قسمت مین کچھ اولاد بھی ہے یا نہین
بولے بے اولاد ہے تو اے ضعیفہ یہانسی جا

اسلیئے روتی ہون مین یہ کیا میری تقدیر ہے
بانجپن کا مجھکو دنیا مین ہے بٹہ لگ گیا

سنکے یہ فرمایا اوس بڑھیا سے حضرت غوثؓ نے
حکم حق سے ہم نے اک فرزند تجھکو دیدیا

جب تولد تجھکو لڑکا ہوویگا اے پیرزن
تو خوشی کے ساتھ اس لڑکے کو میری پاس لا

سنکے بڑھیا نے کہا حضرت سے ای شاہِ جہان
لوح حق پر ہے نہ بچہ کوئی میرے نام کا

آپ نے فرمایا پھر اس پیرزن سے اسگھڑی
ایک کیا ہے ہمنے دو بچے دیئے اب تجھکو جا

سنکے بڑہیا نے کہا اے سرورِ دنیا و دین — میری قسمت مین نہین بچہ بھلا کیا ہو وےگا
پھر کہا اوس پیرزن سے آپ نے اوسوقت پر — دو نہین اب تین بچے ہو وینگے لے تجھکو جا
سنکے پھر وہ پیرزن حضرت سے بولی اسطرح — دیکھا ہے عثمانؓ نے لوحِ خدا پر جابجا
میری قسمت مین نہ بچہ پایا کوئی لوح پر — جب نہو لوحِ خدا پر ہوگا پھر فرماؤ کیا
پھر تو جذبے سے کہا حضرت نے اس بڑہیا سے سن — تین کیا ہین چار بیٹے دیدیئے اللہ نے جا
پھر کہا عورت نے حضرت سے کہ مین بوڑہی ہوئی — کیلئے مجھے اولاد ہوگی اے حبیبِ کبریا
پھر کہا حضرت نے اوسکو سن تو بڑہیا ضد نکر — چار کیا لے پانچ بیٹے کر دیئے حق نے عطا
غوثؓ الاعظم سے کہا بڑہیا نے حضرت یہ کہو — مرد بوڑہا مین بھی بوڑہی ہے یہ اندیشہ بڑا
غوثؓ نے فرمایا اوس سے پانچ کیا لے چھے دیئے — چھے نہین لے سات بلکہ آٹھ ہووین خوش لقا
پھر کہا بڑہیا نے مین بوڑہی ہون شاید اسلیئے — کرتے ہین اسوقت مجھسے آپ ٹھٹھا بر ملا
سنکے حضرت نے کہا غصّے سے یہ ٹھٹھا نہین — آٹھ کیا لے نو دیئے دس بلکہ گیارہ غم نکھا
جب تو روح پاک احمدؐ نے کہا آکر وہان — ای میرے محبوب پیارے ای حبیب باصفا
بس کرو اب مونھہ کو روکو مت بڑہو اس سے زیاد — ہان خلل میری شریعت مین نہ پڑ جاوے بڑا
سچ ہے حق نے آپکو روزِ ازل سے ای حبیب — دیدیا ہے حکم سارا ہی قضا و قدر کا
پر رکھو کچھ پاس میری شرع کا ای نورِ چشم — ورنہ پھٹجاویگا پردہ اور کچھہ ہو جاویگا
سنکے فہمایش کو نانا کی جناب غوثؓ نے — روک لی اپنی زبان اوسوقت پر یک مرتبا
الغرض بڑہیا نے تب خاموش رہکے باادب — گھر کو جا کر مرد سے حال گذشتہ سب کہا
مرد تھا اوس بوڑہی عورت کا بڑا صاحب کمال — سنکے بولا غوث الاعظم نے کہا ہے سو بجا
قصہ کوتاہ کیا کہون اوس شبکو ہی ای مومنو — حاملہ بوڑہی ہوئی تھی غوث الاعظم کی دعا
نو مہینے جب کٹے راحت سے اس بڑہیا کو پھر — ہوگئی بیٹی تولد تھی یہی حق کی رضا
لیکے کچھ تحفہ خوشی سے ساتھہ دونون مرد و زن — غوث کی خدمت مین جاتے تھے وہ چنگ و دف بجا
جاتے تھے جس راستے سے وہ نہایت ہو کے خوش — مومنو وہ راستہ عثمانؓ کے گھر پر سے تھا
پوچھا جب عثمانؓ نے لوگون سے یہ کیا شور ہے — کیسا یہ باجا ہے تو اک شخص نے اوس سے کہا

آپ فرمائے تھے اوس بڑہیا کو حضرت اوندوزن — تیری قسمت مین نہین بچہ یہ لوح کبریا
ہوکے وہ غمگین جاتی تھی نہایت دل ملول — غوث الاعظم نے اوسے گیارہ کیے بیٹے عطا
جسمین یہ پہلا تولد ہے اسی باعث سے وہ — لے کے بچہ جاتی ہے بافرحت بے انتہا
سنکے یہ عثمان نے اللہ سے تب عرض کی — کیا سبب ایسا ہوا کہہ اے میرے جل و علا
دل سے تو اپنے مین اس بڑہیا کو کچھ بولا نہین — لوح پر دیکھا سو بولا اوسکو اے بار خدا
تو نے دی ذلت مجھے اس پیرزن کے روبرو — یا الٰہی کہہ کیا تھا مین نے کیا تیرا برا
یا تو دیگر جائے بھی لکھا ہے نام بندگان — یہ تو مین کیونکر کہون جھوٹا لکھا ہے لوح کا
جب ندا عثمان کو اللہ سے آئی اوسگھڑی — نخشم سے ایدوست میرے اتنا تو مت ہو خفا
پہونچکر کس کس جگہہ دیکھا ہے تونے کو بیان — مین تجھے کہتا ہون بعد از اوسکا سارا ماجرا
بولا تب عثمان حق سے اسطرف دیکھا ہو نہین — عرش پر کرسی پر اور لوح و قلم پر جابجا
بلکہ ہر اک برگ پر طوبیٰ کے دیکھا مین نسب — پر کہین اولاد کا اوس کے نہین پایا پتا
جب تو فرمایا خدا نے سنلے ای میری حبیب — سب جگہہ دیکھا زبان غوث پر بھی دیکھا گیا
ہم نے سن اسکی زبان پر لکھدیا ہے پیشتر — اوسکے کہنے سے اوسے اولاد ہوگی باوفا
یہ تو لکھا اوسکی زبان پر اور بھی تحریر ہے — وقت پر اپنے تمامی ہووینگے وہ ظاہرا
ہے نمونہ لوح کا میری زبان اوس غوث کی — جو وہ چاہے سو کرے گا جو وہ چاہا سو کیا
کارخانہ مین نے سونپا ہے خدائی کا اوسی — ہے مجھے منظور جو کچھ کار ہے اس سے ہوا
الغرض وہ پیرزن خدمت مین جاکر غوث کی — بولی یہ لڑکی ہوئی یا غوث حق در ابتدا
بولے حضرت وہ تو لڑکا ہے میری گود مین دے — گود مین دیتے ہی اس بیٹی کا بیٹا ہو گیا
تب نہایت ہوکے خوش آئی وہ عورت اپنے گھر — اور دس بیٹے ہوے بافضل حق اوسکے سوا
جبتلک جیتے رہے دنیا مین وہ خاوند و زن — کرتے تھے ہر گیارہوین کو شکر یہ کی فاتحہ
گیارہوین کا جب سی ہو دستور نکلا دوستو — ابتلک جاری ہے جو خلقت کے اندر جابجا
گیارہ بیٹے جیسے اس عورت کو بخشے آپ نے — میری بھی ہے آپ سے یا غوث گیارہ التجا
پہلا دینا علم دینی اور عزت دوسری — تیسری مجھکو بزرگی دیجیے اے شاہ ہدا

چوتھی یہ اعمال ہووین نیک تر میری تمام
پانچوین یہ رزق ہو جاوے فراغت سی میرا

چھٹوین یہ ہو تندرستی میری اور احباب کی
ساتوین ہووے صفائی قلب کی مجھکو عطا

آٹھوین اولاد اور احباب باعزت رہین
عاقبت مین خوش رہین دنیا مین رشک اغنیا

نوین یہ ہو خاتمہ بالخیر میرا مرتے دم
دسوین یہ ہے مکر سے شیطان کے دینا بچا

اور میری فکر کیجئے دور یا غوث کریم
گیارہوین یہ حشر مین ہو ظل دامان آپکا

ہے یہ سنی روز اول سے غلام کمترین
تم خدا سے یہ دلا دو اوسکا ہر اک مدعا

فضل سے دست کرم رکھدیجئے یا غوث اب
ہے تردد مین نہایت ہی یہ سنی آپ کا

کار جو ممکن نہ تھے وہ تم سے بر آمد ہوئے
کار اس سنی کا بھی تم سے بر آمد ہو ذرا

جب کسی بھی طور کی آوے بلا یا غوث تب
کچھ مدد ایسی کرو تم میری سب رد ہو بلا

ختم کر کر یہان سے اے سنی یہ نادر داستان
پڑھ درود آل و اصحاب نبی صل علی

غم نکھا رکھ دلکو خوش ہر حال مین سنی مدام
ایک نہ ایک دن تجھے فیض غوث جاری ہووےگا

ہووےگا اس ذات کا سب فضل تیری حال پر
کچھ نہووےگا مگر تو کچھ کا کچھ ہو جائے گا

کرامت حضرت غوث الاعظم زندہ شدن شوہر زن بیوہ

فیض اکرم غوث الاعظم دستگیر
رحم عالم غوث الاعظم دستگیر

غوث الاعظم ہے مسیحائے جہان
جس سے زندہ ہو گئے ہین مردگان

ہے روایت ایکدن حضرت کے پاس
آئی اک عورت بنا امید و یاس

بولی حضرت سے میری فریاد ہے
داد دو آقا کہ وقت داد ہے

اس سے حضرت نے کہا اے نیکنام
کیا تیری فریاد ہے کہدے تمام

تب کہا عورت نے ہون غم مین اسیر
مر گیا شوہر مرا یا دستگیر

آج اس غم سے ہوئی ہون دل دونیم
مین ہوئی بیوہ ہوئے بچے یتیم

پرورش بچون کی اب کسطرح ہو
یا محی الدین کچھ رحمت کرو

سنکے حضرت نے یہ اوس سے ماجرا
دے دلاسا اوسکو جب کچھ یک ذرا

جا کے جو تھے آسمان پر ایک دم
ہاتھ ملک الموت کا پکڑا بہم

پاس ملک الموت کے زنبیل تھی جسمین تھین روحین بھرین اوسپروزگی
بولے حضرت اس سے دے اک جان مجھے اب نہ جانے دونگا مین آگی مجھے
اس فرشتے نے کہا تم کون ہو نام کیا ہے آپ کا فرماؤ تو
آپ نے فرمایا اس سے ناگہان غوث الاعظم اسم میرا ہے عیان
تب کہا اوس نے یہ ہو کیونکر بھلا حکم رب پر حکم غالب آپ کا
امر حق سے روحین لیجاتا ہون اب کس طرح ملپٹے کہو یہ حکم رب
پھر تو حضرت کو جو غصہ آگیا چھین لی زنبیل اوس کی برملا
مُردے اوسدن کے ہوئے زندے تمام لے کے باالفت محی الدینؒ کا نام
اوس فرشتے نے کہا فریاد ہے یا الٰہی کیسی یہ بیداد ہے
حق تعالی نے سنی جب یہ فغان پوچھا کیا آفت ہے تجھپر کر بیان
عرض کی اوس نے خدا سے باادب اب میری فریاد یہ تجھسے ہے رب
حکم سے تیرے زمین پر مین نے جا لے کے کچھہ روحین وہان سے چلدیا
ہے کوئی بندہ تیرا ایک عالیشان آیا جو تجھے آسمان پر ناگہان
بولا دے ایک روح اسمین سے ہم جب تو رکھنے دونگا مین آگے قدم
مین اوسے بولا یہ ہے حکم خدا اس جگہہ چلتا ہے کسکا زور کیا
کچھہ تمھارے حکم کا تابع نہین ہان قضائے حق بھی پھرتی ہی کہین
یہ سخن میرا لگا اوسکو زبون چھین لی زنبیل میری کیا کہون
چھوڑ دین روحین تمامی ہی عجب مردے زندے ہو گئے اوسدن تک سب
نام پوچھا تو شتابی سے کہا ہے محی الدینؓ میرا نام جبا
سنکے خالق نے کہا خاموش رہ جائے خاموشی ہے اسجا کچھہ نہ کہہ
ہے تیری تقصیر اسمین سربسر ایک کے بدلے مین دین زنبیل بھر
روح ایک مانگی تھی اسنے تجھسے آ تو اگر دیتا نہ تھا تجھ سے گلا
فیصلہ ہوتا اوسی ایک روح پر اوسپہ ہی ہوتا تھا قصہ مختصر

وہ میرا محبوب جو چاہے کرے | وہ میرا مطلوب جو چاہے کرے
جو رضا اوسکی وہ ہے میری رضا | بس وہ ہے مختار جو چاہا کیا
وہ اگر چاہے نیا ہووے جہان | وہ اگر چاہے نیا ہو آسمان
وہ اگر چاہے اوٹھا دون مردے سب | پھر نئی خلقت کرون اوسکی سبب
الغرض عورت کا شوہر جی اوٹھا | ناگہان لے نام حضرت غوث رضہ کا
رہ گئے خدمت مین دونون مرد و زن | پہنچکر مقصد کو بے رنج و محن
ہے میری یا غوث رضہ تم سے التجا | کیجئے سب حاجتین میری روا
دل میرا مردہ ہے زندہ کیجئے | سب مرادین حق سے دلوا دیجئے
سب اقارب ہون میرے آمان سے | خاتمہ سبکا ہو بس ایمان سے
اور جو ہین اہل جماعت سبکے سب | یکدلی سے یہ رہین ہر روز و شب
بافراغت خوش رہین دنیا مین یہ | آپکے ہمرہ رہین عقبی مین یہہ
اور تمامی مومنون پر دمبدم | یا محی الدین کرو اپنا کرم
اور جو یہ سنی ہے افتادہ حقیر | دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر
آپکا گر فضل سے ہووے یہ بات | حشر مین سنی کی ہووےگی نجات

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کہ یازدہ دختران شخصی مردانہ گشتند

غوث حق باصفا مرحبا امرحبا | مقبل مصطفے امرحبا مرحبا
پہلے لکھتا ہون مومنو حمد خدا | بعد نعت محمد صلِّ علٰے
گوش دل سے اے مومنو سن لیجیے | غوث الاعظم کا لکھتا ہون کچھ ماجرا
غوث الاعظم کے ایک شخص آ روبرو | بولا یا غوث سن لیجیے عرض ذرا
دس ہین لڑکیان مجھکو یا غوث امم | گھر مین بیٹھی ہین وے ساری ناکتخدا
مجھکو مقدور شادی کا انکے نہین | فکر ہے یہی اب مجھکو صبح و مسا
میری گذران تنگی سے ہوتی ہے اب | اور کیا کام ہوویگا مجھسے بھلا
اونکی فکر سے گلتا تھا ہر روز و شب | اور دیکھئے تسپر علاوہ ہوا

آجکی شب کو یا غوث الاعظم سنو
فکر دلس کی مجھے تھی سو تھی کیا کہون
میری عرض سنو اب یہ سبط نبی
بطفیل اس دعائے مبارک کے مین
عرض سن لی جو اس شخص کی آپ نے
فکر مست کر تو اے شخص رکھہ دلکو خوش
جب یہ فرمایا حضرت نے اس شخص کو
خوب دیکھا ہون لڑکی ہے وہ بالیقین
پھر تو حضرت نے فرمایا اوس شخص کو
اوسنے حضرت سے اسطرح پھر عرض کی
چاہتا مین نہین ہون کہ لڑکے ہون دو
اوسکو حضرت نے فرمایا ای شخص سن
تین لڑکیان لڑکے کیئے حق نے لے
عرض اوس نے کی حضرت سے یا غوث اب
سنکے حضرت نے اس سے کہا اسگھڑی
تین کیا ہین کہ اب چار لڑکیان سن
اوس نے ایسا کہا جب تو الشاہ من
کیسا ہوینگے بیٹے یہ فرماؤ تو
سنکے حضرت نے فرمایا ای ہوشمند
چار کیا ہین کہ لے پانچ بیٹیان اب
پھر تو اوسنے کہا جب مین کہتا ہون کچھہ
سنکے حضرت نے فرمایا اس شخص کو
پانچ کیا ہین کہ چھے بیٹیان اب تیری
اور اک لڑکی پیدا ہوئی بر ملا
فکر گیارہوین تازہ ہوئی ظاہرا
حق مین میرے کرو کچھہ خدا سے دعا
تا کہ فکر معیشت سے پاؤن رہا
مونھہ سے اسوقت نکلا یہ بیساختہ
اب جو پیدا ہوا ہے سو لڑکا ہی جا
اوسنے کی عرض اے خاصۂ کبریا
کچھہ وہ بیٹا نہین ہے یہ کہتے ہو کیا
تیری دو لڑکیان لڑکے ہین غم نکھا
آپ بیشک و بیشبہہ ہو مقتدا
ایک بیٹا بھی گر ہو تو ہے اکتفا
مین جو کہتا ہون سچ جان کہنا میرا
دیکھہ جاکے تو اب گھر مین ای باصفا
مجھکو حیرت ہے یہ سنکے بے انتہا
مین جو کہتا ہون سنلے ہے کہنا میرا
چار بیٹے بنے ہین تیرے باوفا
میری گیارہ بھی ہین لڑکیا خوش لقا
مجھکو اندیشہ اسبات کا ہی بڑا
میرے کہنے پہ تو شبہہ لاتا ہے کیا
بنگئے بیٹے لے کر خدا کی ثنا
آپ اک اک بڑہاتے ہو لو ہی کیا
تجھکو کہنے سے میرے تعجب ہوا
ہوگئے بیٹے لے یہ خدا کی عطا

سنکے اوس نے کہا تب یہ سبطِ نبیؐ
غوث الاعظم نے سنکے کہا اس سے تب
چھے نہین سات لڑکیان اسوقت پر
عرض اوس نے کی یہ غوث الاعظم سے پھر
اوسکو حضرت نے فرمایا اسطرح کسے
سات کیا ہین کہ اب آٹھ بیٹیان لے
اوس نے اسوقت حضرت سے پھر عرض کی
میرے دلکو تسلی نہین ہوئی کچھ
بولے حضرت اوسے اب لے نو بیٹیان
پھر وہ بولا کہ اے شاہِ عالی ہمم
اوسکو فرمایا حضرت نے اے شخص اب
سنلے بیٹے جا تیری دس لڑکیان
اوس نے کی عرض یہ غوث اعظم سے جب
مجھکو حق کی رضا سے ہوئین بیٹیان
جب مین کرتا ہون کچھ عرض کہتے ہو تم
دو سے لے تین چار آپ نے کردیے
سات سے آٹھ نو نو سے دس ہوگئے
یہ تو ہے حکم حق پلٹے یہ کسطرح
سنکے غوث نے اوسکھڑکی فرمایا یہ
مجھکو حق نے ہے اپنی عنایات سے
جب مین کرتا ہون کچھ عرض اللہ سے
جبکہ اللہ میری مدد پر رہے
غیر حکم خدا کچھ مین کہتا نہین

میرا دل ہے یہ کہنے سے وحشی بنا
تیرا شبہہ نہین جاتا کیا ہوگیا
لڑکے ہوگئے جا ہے خدا کی رضا
دخل کیا ہو خدا کی رضا مین بھلا
مین جو کہتا ہون سنتا نہین کیا ہوا
ہوگئے بیٹے اسمین نہین کچھ خطا
جبکہ حضرت نے اسطرح سے کہدیا
یا حبیب خدا اے شہ اولیا
کردیے بیٹے حق نے خوشی دلیہ لا
چپ یہ کہتے ہو یا سچ ہے سارا کہا
مجھکو جھوٹا ہی اب تو نے ٹھہرادیا
شکر اللہ کا اسوقت پر لا بجا
ایک شک ہے مجھے اے شہِ اصفیا
اسمین زور چلے کیا کسی شخص کا
ایک کیا ہے کہ ہم نے کیے دو عطا
چار سے پانچ چھے سات تک ظاہرا
یہ عجب بات ہے بولو یہ ماجرا
آپ کے کہنے سے بولو کیا پلٹے گا
سنلے بات یہ میری تو اب اے فتا
رحم فرما کے مرتبہ ایسا دیا
بے تامل بر آتی ہے میری رجا
شبہہ کیا ہے جو بر آوے ہر مدعا
پر وہ کہتا ہون جیسا ہو حکمِ خدا

ہے خدا کا کرم یہ میرے حال پر
چاہتا ہون سو دیتا ہی مقصد میرا

تیری خاطر دعا مین نے دس بار کی
کی قبول اب خدا نے ہر اک التجا

بلکہ گیارہوین عرض بھی اب کر چکا
کی قبول اب اوسنے بھی سُن اے باصفا

تیری گیارہ کی گیارہ ہی سب بیٹیان
ہوگئے بیٹے جا مغز اب مست پکا

جب تو وہ آدمی سنکے حضرت سے یہ
ہوکے خوش دلمین بس اپنے گھر کو گیا

دیکھتا کیا ہے وہ لڑکیان سبکی سب
ہوگئے بیٹے تب خوش ہوا خوب سا

وہان وہ بیٹونکو سب لایا تب روبرو
سبکے سب ہوگئے خادم باصفا

جبتلک جیتا تھا وہ جوان دہر مین
حسن نیت سے بس کیا کہون بارہا

ماہ کی پہلی سے گیارہوین کی تلک
شکریئے کا سدا کرتا تھا فاتحہ

گیارہوین دہر مین نکلی ہے جب سے ہی
اے محبو سنو یہ سخن تم میرا

بس کر اے سنی تو فاتحہ پڑھ بہم
غوث الاعظم کی ہو تجہہ سے کیا اب ثنا

خدمت غوث مین عرض کر اب یہ تو
ہو تیرا افضل سے حاصلِ مدعا

باشہ غوث ہے التجا یہ میری
جو ہین قاضی عبد الکریم باصفا

اونکو خوش بامراد اور رکھو شادمان
اونکو فرزند نیک ایسا کیجیے عطا

عمر ہووے دراز اوسکی مانند خضر
ہو سکندر سا اقبال اسکا بڑا

ہو ترقی سدا مال اور جاہ مین
خوار ہوتے رہین اونکے دشمن سدا

زندگانی بسر ہووے راحت کے ساتھ
باغ جنت عنایت ہو بعد فنا

اپنے فضل و کرم سے شہِ اولیا
فرق پر انکے رکھدیجیے دست عطا

اور جو سنی کو ہے درد سر فکر کا
صندل رحم سے یا ودیگا وہ شفا

مناجات کہ بعد سلام در قیام مولود خوانان اورنگ آباد و سکندر آباد وغیرہ میخوانند

مومنو عاجزی و زاری سے
ملتجی ہو جنابِ باری سے

اے خدا تو ہے خالقِ عالم
اے خدا تو ہے رازقِ عالم

تجھکو پروردگار کہتے ہین
ربِ لیل و نہار کہتے ہین

ہمیشہ ہر دم تیری عنایت ہے
التجائین قبول کرتا ہے
کیا بیان ہون عنایتین تیری
دولت دین ہمین عنایت کر
فضل سے اپنے کردے ایسا غنی
الفت مصطفےٰ عنایت کر
اونکی چاہت کا دم بھرین ہر دم
محو عشق حضور ہو جائین
الفت مصطفےٰ بڑہا دین ہم
مدح کرتے رہین محمدؐ کی
یا الٰہی جو یہ جماعت ہے
رہتی ہے وصف مصطفائی مین
کرتی ہے دہوم دہام سے مولود
اسکی ہر اک مراد بر آئے
بزم میلاد شہ کرے اکثر
شوکت دین دکھائے عالم کو
اے خدا اسکو دیکھ رحمت سے
ہو مع الخیر خاتمہ سب کا
رہین دنیا مین یہ فراغت سے
جبکہ دنیا سے ہو گذر ان کا
پئے آل محمدؐ عربی
مرتے دم انکے لب پہ ہو کلمہ
نام احمدؐ زبان پہ جاری ہو

نگہہ فضل وچشم رحمت ہے
شاد طبع ملول کرتا ہے
تو غفور الرحیم ہم عاصی
ہین تہی دست اہل نعمت کر
نہ رہے پھر کسیکی محتاجی
عشق خیر الوریٰ عنایت کر
چاہتے ہین ہم اونکی عشق کا غم
مست جام سرور ہو جائین
خود کو اس راہ مین مٹا دین ہم
دے ہدایت تو نعت احمدؐ کی
واصف خاتم الرسالت ہے
نیک مشہور ہے خدائی مین
اسکا نعت رسولؐ ہے مقصود
ہاتھ زر اسکے اسقدر آئے
نعت احمدؐ پڑہے سُنے اکثر
اس طریقے پہ لائے عالم کو
اور رکھ شادمان عنایت سے
ہے الٰہی یہ مدعا سب کا
شادمانی سے اور راحت سے
عدم آباد ہو سفر ان کا
از نوال محمدؐ عربی
یعنے گیا لا الٰہ الا اللہ
یا محمدؐ زبان پہ جاری ہو

لحدِ تیرہ مین یہ جب جائین	اور فرشتے سوال کو آئین
یہ کہین بندۂ خدا ہین ہم	اور شیدائے مصطفےٰ ہین ہم
لب فرشتون کے بند ہو جائین	انکے رتبے بلند ہو جائین
جب قیامت مین انکا محشر ہو	ہاتھ مین دامنِ پیمبرؐ ہو
ہو شفاعت نصیب محشر مین	ہون سعادت نصیب محشر مین
شاد ہو کر بہشت مین جائین	نعمتین ہر طرح کی وان پائین
کبھی دیکھین وہان تیرا دیدار	کبھی دیکھین رخِ شہِ ابرار
کبھی باہم کرین ثنا تیری	کبھی تعریف سرورِ دین کی
الغرض انکا رتبہ اعلیٰ ہو	دونو عالم مین بول بالا ہو
اور جو یارب ہے بانئے محفل	اوسکی پوری ہو ہر مرادِ دل
دین و دنیا مین آبرو پائے	گوہرِ بحرِ آرزو پائے
اور جو ہین حاضرین بزم رسولؐ	اونکے دل کی بھی ہو دعا مقبول
شاد و خورم رہین زمانہ مین	ہو کے بیغم رہین زمانہ مین
دل مین ہر اک کے نورِ ایمان ہو	اور بخشش کا انکے سامان ہو
دشمن دین جو ہین بدکردار	قہر نازل ہو اونپہ یا جبار
نام انکا جہان سے ہو نابود	فتنہ پرور ہین یہ بڑے مردود
انکا دنیا سے نام مٹ جائے	شان و شوکت تمام مٹ جائے
ہر طرف دین کا بجے ڈنکا	دین اسلام دین ہو سب کا
اور سنی کے دلکے سب مقصد	پورے ہون ایخدا بپئے احمدؐ

قطعات تواریخ وفات حسرت آیات جناب مغفرت مآب جان محمد صاحب سنی مرحوم

چون کرد رحلت حضرتِ سنی ازین دارِ فنا	در دہر مانندش نشد پیدا ثنا خوانِ نبیؐ
کلکِ مخمور از پئے تاریخ سالش زد رقم	شد سوئے خلدِ برین آہ وا ثنا خوانِ نبیؐ

۱۲۸۸

جناب محمد عبد الرحیم صاحب حنفی برادر خورد حضرت مصنف مرحوم و مغفور

تا دمِ آخر بجز وصفِ محمدؐ مرحبا
رفت ازین دنیائے دون آن عاشقِ خیر الوریٰ
چونکہ حنفی دخل تعداد سر بخشش نمود
سوئے ہاتف دید و بس این مصرع تاریخ گفت

لفظ دیگر در دلِ سنی نیامد مرحبا
شد بتاریخ وفاتش فکر بیحد مرحبا
آن زمان ہم دست شد دامانِ مقصد مرحبا
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

۱۲۸۸ھ

قطعہ تاریخ طبع بستان سنی یعنی کامل دیوان سنی از تجمل جلالپوری مرتب دیوان ہذا

ہوئی پوری دل کی مرے آرزو
کہ بستان سنی کی ترتیب سے
کلام اونکا مطبوع مخلوق تھا
بہم کرکے اونکے قصائد جدید
مین ترتیب دون از سر نو اُسے
ہر اک کام دلخواہ پورا ہوا
تجمل لکھا کلک نے سالِ طبع

ترا شکر ہے خالقِ ذو الجلال
ہوئی مجکو فرصت بلا قیل و قال
جو تھے سنی شاعر خوش مقال
یکایک میرے دل کو آیا خیال
کرون اسکو کامل دکھاؤن کمال
چھپا آج دیوان وہ بے مثال
کہ ہے نظم سنی صاحب کمال

خاتمۃ الطبع۔ ہزار ہزار شکر و احسان اوس رب العالمین خالق آسمان و زمین کا کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے ایسے رسول پاک صاحب لولاک کی امت مین ہمکو پیدا کیا جسپر علم لدنی ہویدا کیا ہماری طبیعتون مین وصف احمدی کا جوش بڑھایا اور اسی سبب اجر عظیم ٹھہرایا۔ امابعد یہ کتاب شفاعت اسباب مخزن مدح رسول انام مقبول خاص و عام موسومہ بہ **بستان سنی یعنی کامل دیوان سنی** مصنفۂ جناب مغفرت مآب جان محمد صاحب سنی مرحوم مرتبہ عاشق جمال رسول الثقلین جناب حاجی الحرمین سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری مقیم بمبئی باضافۂ قصائد جدید و مناجات سعید باہتمام مستحق اجر عظیم قاضی عبد الکریم ابن المرحوم قاضی نور محمد صاحب تاجر کتب بمبئی۔ مطبع نامی گرامی واقع بمبئی طبع ہوکر نور افزائی چشم ناظرین باتمکین ہوئی

کتبہ مرزا عابد حسین لکھنوی